اشتہار

یہ کتاب خاص واسطے مومنین شیعہ اثنا عشری کے
چھپی ہے حضرات اہلسنت وجماعت نہ خریدیں نہ دیکھیں

بعونہ تعالیٰ شانہ کہ نسخہ متبرکہ

مودت الاسلام

یکے از مصنفات جناب تقدس مآب حاج
غلام حسن خانصاحب دام اقبالہ - بمقام لکھنؤ محلہ
فراشخانہ وزیر گنج بتاریخ ۱۵ ماہ رمضان سنہ ۱۳۲۰ھ

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

دیباچہ

باب اول آیات پاک کلام اللہ مشعر پنجاہ وشش آیہ

بیان مؤلف سے تمام شد

باب دوم در احادیث شریفہ صحیحہ و تحقیق حدیث

توضیح تمام شد

باب سیوم دربارہ شناخت دوستان و دشمنان آیمہ معصومین

تمام شد

لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربے

یہ کتاب مستطاب مودت الاسلام جا بجا سے
نحیف نے دیکھی ماشاءاللہ طرز خوب اور اسلوب مرغوب ہے
حق تعالے اسکے مولف عالیمراتب والامناقب
شاعر ماہر حبیب لبیب حسیب نسیب مومن دیندار
مخلص حیدر کرار مداح امام انس و جنہ الحائز بکل بیت بیتاً
فی الجنہ خان عالیشان والا دودمان غلام حسن خان صاحب
زائر کو خدا اجر جزیل اور ثواب جمیل عطا فرمائے
اور روز بروز انکی توفیق زیادہ کرے وہو الموفق والمعین

سید علی محمد

مطبع حسینی اثنا عشریہ میں سید عابد علی کی اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واہ واہ سبحان اللہ جَلَّ جَلالُہٗ وَجَلَّ شانُہٗ کیا جلوہ قدرت صانع پاک پروردگار عالم
کہ جسکی ادنی صناعیٔ حکمت سے کیسے کیسے نقش و نگار و گل و بوٹے رنگ برنگ کے بوستان
جہان میں نظر آتے ہین کہ اوسکے نظارہ سے عقل بشر حیران ہی اور اربعہ اخلاط یعنی آب و آتش
و خاک و باد سے طرح طرح کے صورتین مختلف یکے بادیگرے پیدا کی ہین کہ جسکی اصل کو عالم
ملکوت نے سجدہ کیا ہی اور کیسے کیسے مرتبے و عروج بخشے کہ زمین سے عرش برین تک پونہچایا
مولف بان لاپیچ ہی کہ جسکا تہا یہ سب جاہ و جلال ہنوز تو آدم ہی محمد بہی سن وصف کمال اَللّٰھُمَّ صَلِّ علی
مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جسکی شان مین لَولاکَ لِمَا خَلَقْتُ الْاَفْلاکَ آیا ہی یہ سب کرشمے
جو وحدہ لاشریک نے بنائے صرف باعث اسکا ذات بابرکات قدسی صفات سرورِ کائنات
افضل کل مخلوقات رسول الثقلین نبی الحرمین سید الکونین زینت قاب و قوسین
جد الحسن و الحسین علیہم السلام ہی کہ جسکا نور اسلام شرق سے غرب تک مانند آفتاب و ماہتاب
تا فردائی قیامت جلوہ افگن ہی الا لغرض اسے آیہ وافی ہدایہ قولہ تعالی قل لا

[illegible] تم خالق ہی یہ [illegible]

کہ لو اجر ہین تم ✤ اپنی امت سے اقارب کی ولا کا اقرار ✤ مخفی نرہے کہ محبت و مودت
طرفین سے پیدا ہوتی ہے اور مدار محبت کا اوپر اطاعت کے ہی چنانچہ جناب باری تعالی نے
پارہ ۳ سورہ آل عمران رکوع شروع ۴ مین فرمایا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ
فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ترجمہ یعنی اے محمدؐ کہو اپنی امت سے کہ اگر میری محبت چاہتے ہو
اور مجھسے محبت رکھتے ہو تو میری اطاعت کرو تا کہ باعث اوس اطاعت کے حق تعالے
تمکو دوست رکھی اب معلوم کرنا چاہئے کہ وہ کون کون بزرگوار اقربائے پیغمبر صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے برگزیدہ خلایق ہین کہ جنکی محبت و مودت ہم لوگ کہ امت مرحومہ سے
ہین اختیار کرین کہ باعث بخشش و نجات و خوشنودی رب العالمین ہم لوگونکی ہو سو وہ
کلام الہی و احادیث جناب رسالت پناہی و روایات اصح سے ثابت ہی ۳
علیؑ و فاطمہؑ زہرا و حسنؑ اور حسینؑ ہین انہین چار اقارب پہ محبت کا مدار ۴ بعد شبیرؑ کے
ہین عابدؑ و باقرؑ معصوم ✤ بعد از آن جعفرؑ و موسیؑ و رضاؑ ہین سردار ۵ بعد انکے
ہین تقیؑ اور نقیؑ اور حسنؑ ✤ ہی لقب عسکری اور ہین وہ امام ابرار ۶ بعد انکے
ہین محمدؐ جو ہین غیبت مین ہنوز ✤ قایم آل عبا کہتے ہین جنکو دیندار ۷ عدل سے
آپکے ہو جائیگی دنیا معمور ✤ جسگہڑی ہونگے عیان آپ بحکم دادار ۸ از علیؑ تا بہ محمدؐ
ہین امام برحق ✤ حق کے جانب سے یہی بارہ ہین دین کے مختار ۹ سچ مین کہتا ہون
نہین انکے سوا کوئی امام ✤ بجد اکذب ہے اسمین نہین مطلق گفتار ۱۰ ہی تولا کا انہین کے
لئے حکم خالق ✤ یہی معصوم ائمہ ہین و رہین یہی آل اطہار ۱۱ انسے برگشتہ جو ہے
جان لے اوسکو تو عظیم ✤ منہ کے بہل جائیگا دوزخ مین وہ کافر غدار ✤ چونکہ مذہب
حقہ اثنا عشریہ مین محبت و مودت آئمہ معصومین علیہم السلام کی [illegible]

[illegible]
کے ایمان و اسلام قایم و درست نہین رہتا ہی ہرگاہ جسکا ایمان درست نہین تو روزہ
ونماز و تقوی و طہارت اوسکی بالکل باطل و بیکار محض ہے اسمقام پر ایک رباعی
مرزا دبیر صاحب کی لکھی جاتی ہی رباعی کیا نفع جو متقی و پرہیزی ہی * تقوی و صلوۃ
فتنہ انگیزی ہی * واللہ کہ بے حب امیر کو شر * منہ دہونا وضو مین آبرو ریزی ہے *
پس انسان ضعیف البنیان کو چاہئے کہ خواب غفلت سے چونکے کہ موت ہر وقت ہر گھڑی
موجود ہے بقول ناسخ اجل سر پر کھڑی ہے خواب غفلت مین زمانہ ہی * چھپر کھٹ کے
عوض لازم جنازہ کا بنانا ہی * ایکا ایک جب وہ گلا دبائیگی اوسوقت بجز دست
تاسف ملنے اور کوئی بات بن نہ آئیگی چاہیئے کہ اپنے پروردگار و آئمہ اطہار کے
فرمان برداری جان و دل سے بجا لاوے اور اونکی راہ کہ صراط المستقیم ہی اوسپر چلے
اور نیک و بد کو پہچانے اونکے دوستون سے یاری اور اونکے دشمنون سے بیزاری
رکہے اور اونکی خوشی مین خوشی اور اونکے رنج مین رنج کا شریک ہو یہی محبت و مودت
پوری ہے اور وہی شخص بروز حشر بخشا جائیگا چنانچہ حق سبحانہ تعالی پہلے رکوع
مین اکیسوین پارہ کے سورہ احزاب مین فرماتا ہے مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِنْ
قَلْبَیْنِ فِی جَوْفِہٖ ترجمہ یعنے خدا نے کسی شخص کے جوف مین دو دل
نہین بنائے اور خود جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے لَا یَجْتَمِعُ حُبُّنَا وَحُبُّ
عَدُوِّنَا فِی جَوْفِ الْاِنْسَانِ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ لِرَجُلٍ قَلْبَیْنِ فَیُحِبُّ بِھٰذَا وَیُبْغِضُ
بِھٰذَا فقط یعنے نہین جمع ہوتی دوستی ہماری اور دوستی ہمارے دشمن کے جوف مین
کسیکے بلاشک خدا نے نہین بنائے ایک آدمی کے دو دل کہ چاہت کرے
اسکی اور بیر کرے اسکے پس انسان کو چاہئے کہ جس شخص سے دوستی رکہے اوسکے

دشمن ... ہی کرے کیونکہ دنیا مین تین طرح کے دوست اور تین طرح کے دشمن ہین تفصیل

دوست کی یہ ہے اوّل دوست ذاتی دوئم دوست کا دوست سیوم دشمن کا دشمن کہ وہ بھی بمنزلہ دوست کے ہی اور تفصیل دشمن کے یہ ہی اوّل دشمن ذاتی دوئم دشمن کا دوست سیوم دوست کا دشمن اوسکو بھی دشمن تصور کرنا چاہئے پس لازم ہے کہ جس شخص سے دوستی کیجئے اوسکے دشمن سے اتفاق اور میل نہ رکھئے اوسکو دل سے برا جانئے کیونکہ وہ دوست نہین ہے جو کہ دوست کے دشمن سے موافقت رکھے ضرور دوست اوس شخص سے باطن مین غدر کریگا و ہوشیار رہیگا دل مین یہ تصور کرے گا کہ یہ شخص ظاہر مین ہمارا دوست ہے مگر ہمارے دشمن سے بھی اتفاق رکھتا ہے ہرگز ایسے شخص سے کوئی بات دلکی نہ کہنے چاہئے ضرور ہمارے دشمن تک پہونچاویگا ایسے شخص کے دوستی کا کیا اعتبار ہے بلکہ ایسے شخص کا دشمنون مین شمار ہے اور خداوند عالم نے اپنے رسول و اہلبیت رسول پر بالکل حال نیک و بد کا ظاہر کر دیا ہے کہ جسمین بندے اوسکے راہ راست پر آوین کسی طرح سے نہ بہکنے پائین لہذا واسطے درستی ایمان و اسلام کی اس ہیچمدان سراپا قصور غلام حسنین خان عظیم ولد فتح خان مغفور ساکن بلدہ فاخرہ جونپور نے چند آیات کلام الٰہی و احادیث جناب رسالت پناہی تفسیر و کتب اہل سنت سے کہ کسی فریق کو انکار نہو معہ ترجمہ اوسکے دربارہ فضیلت آئمہ معصومین علیہم السلام اردو زبان مین یکجا کرکے نام اس رسالہ کا مودۃ الاسلام رکھا کہ تعلیم اطفال کے لئے رہبر ہو اور اسمین تین باب ہین پہلا باب صفحہ ۵ محبت آئمہ معصومین ع کے متعلق آیتونکے بیانمین دوسرا باب محبت و فضیلت آئمہ معصومین علیہم السلام کے صحیح حدیثونکے بیانمین تیسرا باب مامونکے دوستون و دشمنونکے خاتمہ مین معہ روایات وغیرہ کے ہی امیدوار ارباب بصیرت و مصنفین

عالی ہمت ...

بنظر اصلاح کے درست فرماوین اور جہان کہین سہو ونسیان واقع ہوا وسکو قلم عفو سے
صحت کو پونہچا دین طعن وتشنیع سے معاف فرماوین عیب پوشی کرین نکتہ چینی کو اوبدا دین
اور بدلے جانی دعا فرماوین کہ اجر اسکا بروز جزا درگاہ خدا وائمہ ہدا سے اس گنہگار کو
عطا ہو بحق محمد وآلہ الطاہرین الطیبین **پہلا باب** اون قرانی ایتونکے بیانمین کہ جو محبت
وفضیلت آئمہ معصومین مین نازل ہوئین اور یہ مشتمل ہے پچپن آیتون پر قولہ تعالی
قُل لَا أَسْئَلُكُم عَلَيهِ أَجرًا إِلَّا المَوَدَّةَ فِي القُربَىٰ وَمَن يَقتَرِف حَسَنَةً نَزِد لَهُ فِيهَا
حُسنًا ترجمہ یہ ہے کہہ ای محمد نہین چاہتا مین تم سے احکام خدا کی پونہچانے مین مزدوری مگر دوستی اقربا
اپنے کی اوجو درا ای کا نیکی مین تو ہم زیادہ کرینگے اوسکے لیے نیکی اور ثواب فقط یہ آیہ تیسرے
رکوع مین پچیسوین پارہ کے سورہ شوری مین مرقوم ہے ابو حمزہ ثمالی نے
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ کو تشریف
لے جاتے تھے تو اہل مدینہ نے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول خدا
جو خرچ درکار ہو ہم مہیا کردین اوسوقت حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور ثعلبی نے
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اقتراف حسنہ مودت آل عبا ہی اور ابو القاسم حسکانی
نے شواہد التنزیل مین بہ اسناد ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیہ نازل ہوا
صحابہ نے پوچھا کہ کسکی محبت ومودت کا حکم ہے حضرت نے فرمایا کہ علی وفاطمہ وحسن
وحسین اور اونکے فرزندونکے اور تفسیر بیضاوی ومعالم التنزیل وتفسیر کشاف
وغیرہ سے تائید اسکی پائی جاتی ہی اور تفسیر نیشاپوری مین یہ لکھا ہی جسکا ترجمہ یہ ہے
کہ آل رسول کے واسطے یہ بات شرف وفخر کے کفایت کرتی ہے کہ کلمہ تشہد کا

درود بہیجا جاتا ہے اور عبد اللہ بن حامد اصفہانی اپنے اوستاد سے راوی ہے
کہ اونہنے جریر بن عبد اللہ بجلی سے سُنا کہ کہا اونے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا
جو شخص دوستی پر میرے آل کے فوت یا شہید ہو وہ تایب و مغفور و کامل الایمان و مرحوم
ہوتا ہے اور ملک الموت اوسکو خوشخبری بہشت کی دیتے ہین اور جو شخص کہ مودت پر
میرے آل کی مرے وہ باناز و نعمت بہشت مین بہیجتا ہے جسطرح سے عروس کو بزیب
و زینت پاس شوہر کے لی جاتے ہین اور دروازہ بہشت کے اوسکی قبر مین کہولتے ہین
اور میرے آل کی محبت کے زیارت گاہ ملایکہ ہوتی ہے اور جو شخص کہ دشمنی پر میرے
آل کی مرتا ہے اوسکے دونو انکہونکے درمیان لکہا ہوتا ہے کہ ناامید ہے رحمت
خدا سے اور وہ شخص کافرونکے ساتہہ محشور ہوگا اور بوی بہشت سے محروم رہیگا
اور ابو تمامہ باہلی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خداؐ نے کہ حق تعالی نے انبیا
علیہ السلام کو مختلف درختونسے پیدا کیا ہے اور مجکو اور علیؑ کو ایک درخت سے مین
اوس درخت کے جڑ ہون اور علیؑ شاخ اوسکے ہین اور فاطمہؑ شگوفہ ہے اور حسنینؑ
میوی ہین اوسکے اور شیعہ پتے ہین اوس درخت کے جو شخص اوسکے شاخ کو چنگل ماریگا
اور ہاتہہ سے پکڑے گا نجات پاویگا اور جو شخص اوس درخت سے منحرف ہوگا ہلاکت
ابدیکو پوہنچیگا اور بغض رکہنے والا ہمارا ہزار برس اگر درمیان کوہ صفا و مروہ کے
عبادت کرے اور بعد اسکے ہزار برس کعبہ مین عبادت کرے یہان تک
کہ مثل مشک کہنہ کے بوسیدہ ہوجاوے لیکن حق تعالے اوسکو سرنگون دوزخ
مین ڈالیگا بعد اسکے آیہ ممدوحہ بالا کو تلاوت فرمایا فقط ہر گاہ حکم رب العالمین

لازم ہے کہ فرمان خدا اور رسول خدا دل و جان سے بجا لاوے اور منکر اس آیہ کا دشمن خدا اور رسول خدا ہے اور ایذا دہندگان اہلبیت علیہم السلام بے شبہہ جہنمی ہین اور اون پر اطلاق کفر کا ہے فقط قولہ تعالی فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ترجمہ اور جو کوئی بحث باہمی کرے تمسے اے محمد عیسے کے باب مین بعد اسکے کہ حاصل ہو گیا ہے تمہین یقین پس کہدو کہ آؤ لاوین ہم اپنے فرزندونکو اور تم اپنے فرزندونکو اور اپنی عورتونکو اور تمہاری عورتونکو اور اپنی جانونکو اور تمہاری جانونکو پہر بد دعا اور رجوع بخدا کرین پہر گردانین ہم لعنت خدا جہوٹہون پر فقط یہ آیہ چہٹے رکوع مین تیسری پارہ کے اور سورہ آل عمران مین ہے فقط خلاصہ نزول اس آیہ مباہلہ کا یہ ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قوم نصاری اہل نجران کو واسطے مباہلہ کے طلب فرمایا اسوقت یہ آیہ نازل ہوا چنانچہ بحکم رب العالمین بروز مباہلہ جناب سید المرسلین دولت سرا سے اسطرح باہر تشریف لائے کہ جناب امام حسین ع کو کنار مین اپنے اور جناب امام حسن ع کا ہاتہ پکڑی اور پیچہے حضرت کے جناب فاطمہ زہرا ع اور اونکے پیچہے جناب امیر علیہ السلام تہے اور فرمایا کہ مین دعا کرون تم لوگ آمین کہنا پس ابو حارث یعنی عبد المسیح نصاری کہ سرآمد علما اوس قوم کا تہا مباہلہ سے دست کش ہو کر دو ہزار حلہ و تیس زرہ جزیہ دینا قبول کر لیا فقط اور عایشہ بہی خود راوی ہین کہ جب یہ آیہ نازل ہوا اوسکے صبح کو جناب رسول خدا گہر سے باہر تشریف لائی ایک عبا صوف یا خز کے سیاہ بالونکی پہنے ہوے تہے پس آئے حسن ع اونکو داخل عبا کیا بعد آئے حسین ع اونکو بہی داخل عبا کیا اسیطرح سے آئین فاطمہ ع اور پہر آئی علی ع اونکو بہی داخل عبا کرکے فرمایا اللّٰہم ہؤلاء اہلبیتی یعنے بار خدایا یہی ہین اہلبیت میرے فقط توضیح ح یہ آیت دلالت کرتے ہے

مباہلہ آل عمران [illegible]

چند وجہون سے اول یہ کہ جناب رسالتمآب کو بڑا اعتماد اونکے حقیت پر تھا نہین تو کیون
اونہین مباہلہ مین ہمراہ رکہتے فقط دوسرے یہ کہ مباہلہ مین اندیشہ مبتلا ہونیکا عذاب خدا مین تھا
تو ایسی خوفناک امر مین وہ حضرات کیونکر شریک ہمراہ ہو جاتے اگر یقین واثق دینے رہتی کا نرکہتے ہوتے
تیسرے یہ کہ باز رہنی سے نصاری کے مباہلہ سے حقیت جناب رسالتمآب کی اور اونکے اہلبیت
اطہار کی صاف ظاہر ہوتی ہے چوتھے یہ کہ نصاری مباہلہ سے گریز کرتے تھے اور جناب رسالتمآب
کے نبوت کے دل سے معتقد تھے اور اونہین خاتم الانبیاء سمجھ چکے تھے اور اونکے اہلبیت کی بزرگی
بخوبی جانچ چکے تھے جیسا کہ اکثر معتبر حدیثون مین وارد ہے بلکہ ایک روایت مین یہانتک وارد ہے
کہ باہم وہ کہنے لگے کہ مباہلہ سے اب باز آنا چاہیئے اسلئے کہ انکے چہرون سے ظاہر ہے کہ اگر خدا چاہے
تو اونکی دعا کی برکت سے پہاڑونکو اونکے مقامون سے زایل کر سکتا ہے فقط پانچوین یہ ہے کہ
اس قصے سے ظاہر و آشکار ہے کہ حضرت علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام بعد جناب رسالتمآب کے بزرگ تر
خلق خدا سے ہین اور عزیز تر اور لوگون سے نزدیک رسول خدا کے ہین کسلئے کہ زمخشری و بیضاوی
و فخر رازی علمانے سبا انکا اقرار کیا ہے اور زمخشری کتاب کشاف مین بعد عبارت
سابق الذکر کے لکھتا ہے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ مباہلہ کرنا اسلئے تہا کہ کذب ایک جانب کا
ظاہر ہوتا پس ہمراہ لے جانا لڑکون اور عورتون کا کیا فایدہ تھا زمخشری کہتا ہے کہ جواب مین
اوسکے ہم یہ کہین گے کہ ہمراہ لیجانا لڑکون اور عورتونکا کمال اعتماد اپنی حقیت کی دلیل ہے اسلئے
کہ ہمراہ لینے ایسے لوگونکے کہ عزیز تر و پارہائے جگر ہے کمال یقین حقیت اپنی کا پایا جاتا ہے
لہذا تنہا جانے پر اپنے اکتفا نکیا اور دلیل ہے اسبات پر کہ دشمن کو کمال دروغ گو سمجھتے تھے
کہ اگر مباہلہ واقع ہو تو وہ دشمن ساتھ عزیز و احبا اپنے کے ہلاک ہون اور واسطے مباہلہ کے
پسران و زنان کو مخصوص کیا اسلئے کہ یہ لوگ عزیز ترین اقربا ہین اور دلمین زیادہ دوسرونسے

معرض ہلاکت مین ڈالتا ہے اور ایسے باعث سے لڑائی مین زن و فرزند کو ہمراہ لے جاتے ہین

تا کہ گریز نکرین اور اسی جہت سے حق تعالی نے آیۂ مباہلہ مین انکو نفس پر مقدم رکھا ہے کہ آگاہ ہون

کہ یہ لوگ جان پر مقدم ہین بعد اسکے زمخشری نے کہا ہے کہ یہ ایسی دلیل ہے کہ اس سے قوی کوئی

دلیل فضیلت آل عبا پر نہین ہے انتہای کلام زمخشری فقط پس ہر گاہ معلوم ہوا کہ حبیب ترین و عزیز

ترین خلق کے یہ لوگ یعنی آل عبا نزدیک رسول خدا کے تھے پس چاہیئے کہ بہترین خلق بھی بعد حضرت کے ہون

کیونکہ عاقل پر ظاہر ہے کہ حضرت رسولخدا کو محبت ان لوگونکی از راہ بشریت کے نہ تھی بلکہ جو شخص کہ نزدیک

خدا کے دوست ہوتا تھا اوسکو حضرت بھی دوست رکھتے تھے اور حضرت کی سیرت تھا کہ اپنی عزیزونکو

بسبب اسکے کہ وہ دوست خدا کے نہ تھے دوست نرکھتے تھے اور غیرونکو بجہت خوبی ایمان کے

مثل مقداد و سلمان وغیرہ کے دوست رکھتے تھے چنانچہ امام زین العابدین علیہ السلام صفت مین

حضرت کے فرماتے ہین والی الابعدین وعادی فیک الاقربین یعنے دوستی کی تیری راہ

بعیدون سے اور دشمنی کی تیری راہ مین قریبونسے فقط پس اصحاب عبا نزدیک حق تعالی کے محبوب

ترین خلق ہوئی تو لاریب بہترین امت سے ہوئی اسصورت مین مقدم کرنا غیرونکا اوپر ان بزرگوارونکے

از روی عقل کے قبیح ہے ششم یہ کہ فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین لکھتا ہے کہ ایک شخص ری مین

رہتا تھا اور محمود بن الحسن الحمصی واسطے کہا جاتا تھا اور وہ متکلمین اثنا عشری سے تھا اوسکو زعم یہ تھا

کہ حضرت علی علیہ السلام بجز رسول خدا کے تمام انبیا سے افضل ہین اور دلیل اس امر پر قول خدا

انفسنا و انفسکم لاتا تھا اور مراد قول انفسنا کی نفس محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نہین ہے

اسلئے کہ انسان اپنے نفس کو نہین طلب کرتا ہے بلکہ مراد غیر نفس محمد سے ہے پس اس آیہ سے

یہ پایا گیا کہ نفس علی مثل نفس محمد ہے نہ کہ نفس علی بعینہ نفس محمد ہے لیکن محمد صلعم نبی تھے اور علی

[illegible]

ساتھ اس آیہ کے اوس شخص نے کیا ہے بعد اوسکے اوس شخص نے اس حدیث کو جو مقبول لہ
طرفین ہے، استدلال کرتا ہے وہ حدیث یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو شخص کہ ارادہ کرے
کہ دیکھے آدم کو بیچ علم اونکے کے اور نوح کو بیچ طاعت اونکے کے اور ابراہیم کو بیچ خلیل ہونے
اونکے کے اور موسی کو بیچ قرب اونکے کے اور عیسے کو بیچ برگزیدہ ہونے اونکے کے پس چاہیئے کہ
نظر کرے وہ طرف علی علیہ السلام کے فقط یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسبات پر کہ مجتمع تھے
حضرت علی میں وہ اوصاف کہ جو متفرق ان انبیا میں تھے اور یہ دلیل اسپر ہے کہ حضرت علے
افضل ہیں سب انبیا سے بجز محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیکن سایر شیعہ قدما و متاخرین ہے
بتحقیق استدلال کرتے ہیں ساتھ اس آیہ کے اور فضیلت حضرت علی کے سایر صحابہ سے
اور یہ استدلال اسطرح سے ہی کہ ہرگاہ آیت مذکورہ دلالت رکھتی ہے کہ نفس علی مثل نفس
محمد صلعم کے ہی تمام امور میں مگر اوس امر میں کہ بدلیل خارج ہو گیا ہو اور نفس محمد افضل ہے
صحابہ سے یقیناً پس نفس علی بھی افضل ہو سایر صحابہ سے یہ تقریر کلام شیعہ کی ہے اور جواب
ازطرف فخرالدین رازی یہ ہے کہ بتحقیق کہ جسطرح سے اجماع مسلمین منعقد ہوا ہے کہ محمد صلعم
افضل علے علیہ السلام سے ہیں پس اسیطرح سے اجماع منعقد ہوا ہے کہ نبی افضل ہوتا ہے
غیر نبی سے حالانکہ جب تک یہ شخص باشندہ ری پیدا بھی نہوا تھا فقط اور اتفاق ہے
کہ علی علیہ السلام نبی نہ تھے پس لازم ہے یقین کرنا اس امر کا کہ جسطرح ظاہر آیہ مخصوص ہے
حق محمد صلعم میں اسیطرح سے بیچ حق سایر انبیا کے ہے تمام ہوا ترجمہ کلام فخر رازی کا پوشیدہ
نہ ہے کہ کلام فخرالدین رازی کا چاو جو ہونسے باطل ہے اول یہ کہ اجماع سے کیا مراد ہے
اگر کثرت مراد ہے پس یقیناً حجت نہیں ہے اور کافی ہے واسطے رد اوسکے وہ قول حق تعالے
کا پارہ ۲۲ سورہ سبا کو ع ... قولہ تعالی وقلیل من عبادی الشکور بہت کم

رکوع ۲۳ مین واقع ہے **قولہ تعالی** کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً ترجمہ اور کتنی

تھوڑی جتہے ور ہوگئے ہین بہت سی جتہے پر اور کافی ہے قول رسولخدا صلعم کا کہ باتفاق فریقین ثابت ہے سَتَفْتَرِقُ

اُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَة ترجمہ عنقریب متفرق ہو جاویگی میرے

امت تہتر فرقو نمین کہ وہ سب جہنم مین جاوینگے مگر ایک فرقہ فقط پس اگر کثرت حجت ہو تو چاہیے

کہ بہتر فرقے ناجی ہوون اور ایک ناری اور اگر اجماع کل امت سے مراد ہے تو حجت انکی مسلم لیکن یہ

اجماع کہان ہے اسلئے کہ یقین ہونا اس بات کا کہ علما از شرق تا غرب کہ مسلمانونسے اس امر

متفق ہین یہ غیر ممکن ہے خصوصاً کہ خود فخر رازی مقر ہے کہ محمود بن الحسن الحنفی افضل جانتے

علی کا انبیائے سابق سے فقط ثانیاً یہ کہ تقریر اخیر طرف شیعہ سے تہی کہ حضرت علی علیہ السلام

سایر صحابہ سے افضل تہے مطلقاً واصلاً جواب وسکا نہین لکہا نہ معترض ہوا ہے فقط

ثالثاً یہ کہ دعوی کرنا اس امر کا جسطرحسے کہ اجماع عدم افضیلت علی کا اوپر محمد صلعم کے ہے

پس اسیطرحسے اجماع افضلیت علی کا اوپر سائر انبیا کے ہے باوجود مقر ہونیکے کہ محمود بن الحسن

الحنفی اس اجماع سے خارج ہے کمال ایسے عالم سے تعجب و بیجا ہے فقط رابعاً یہ کہ

فخر رازی خود قایل ہے کہ تقدیم مفضول جاہل کی فاضل پر درست ہی چنانچہ خود استدلال کرتا ہے

کہ جواز اس فایدہ کا معلوم ہوتا ہے امیر کرنے جناب رسالتماب کے اسامہ بن زید کو ابوبکر و عمر پر

بنا بر اختلاف روایت کے باوجود اسکے کہ یہ دونون بالاتفاق افضل اسامہ سے تہے اور

اسیطرحسے امیر کرنا عمرو بن عاص کا ان دونو پر پس بنا بر مسلک فخر رازی وغیرہ سنیونکے

افضل ہونا رعیت کا امام اپنے سے درست ہوا اگر امام و نایب نبی کا افضل نبی سے ہے

تو کیونکر جایز نہوگا اسلئے پہر تکلیف و سعی کرتا ہے کہ جناب امیر المومنین اور نبیونسے افضل

نہین [illegible] اور طرفہ یہ ہے کہ [illegible] افضل خاتم النبیین سے سمجھتا ہے اور

جاتے ہین پس کسی سُنی کی آتش حمیت شعلہ ور نہین ہوتی کہ ایسے شخص کے لئے طعن و تشنیع
کرے برخلاف اسکے ہر ایک سُنی اپنے اپنے طور پر عدم افضلیت جناب امیر علیہ السلام کے
سایہ انبیا پر کرتے جاتے ہین باوصف اسکے کہ حضرت کو خلیفہ چہارم جانتے ہین باعث
اسکا بجز عداوت قلبی کے کیا تصور کیا جائے علاوہ اسکے غزالی احیاء العلوم مین لکھتا ہے
کہ اَلشَّیخُ فِی قَومِہٖ کَالنَّبِیِّ فِی اُمَّتِہٖ یعنے مرتبہ شیخ کا اپنی قوم مین مثل نبی کے ہی اور فخر الدین
رازی ابو ہریرہ سے روایت کرتا ہے کہ جو شخص پیچھے کسی عالم کے نماز پڑہے پس گویا نماز پڑہی
اوسنے پیچھے نبی کے بلکہ اہل سنت لکھتے ہین کہ عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِی اِسْرَائِیلَ یعنے علمائے
امت میرے مثل پیغمبران بنی اسرائیل کے ہین فقط پس مقام حیف ہے کہ باوجود ہونے ان
احادیث کے اپنے مذہب مین تو ایسا ہے اور دربارہ حضرت جناب امیر علیہ السّلام کے
نزع قایم کرتے ہین سبحان اللہ کیا دین ہے اور کیا انصاف ہے فقط و بعضے معاندین خاندان
جناب رسالت اپنے جرح و قدح اس آیہ مین اسطرحسے کی ہے کہ یہ لوگ اہل بیت مین داخل نہین ہین
اگر اہلبیت مین ہوتے تو جناب رسول خدا ایسے تہلکہ عظیم مین ان لوگونکو نہ لے جاتے آخر
جو اہلبیت اصلی تہی اونکو ہمراہ اپنے نہ لے گئے فقط جواب اسکا چار وجہ ہونسے ہی اوّل
یہ کہ اہلسنت معاویہ شاہی اپنے پندار مین عایشہ وغیرہ کو اہلبیت سمجہے ہین وہی عایشہ
خود راوی ہے کہ جب رسول خدا مکان سے باہر تشریف لائے ایک عبا صوف یا خز کے
پہنے تہے پس آئے حسنؑ اونکو داخل عبا کیا بعد آئے حسینؑ اونکو داخل عبا کیا بعد اسطرحسے
آئین فاطمہؑ بعد آئے علیؑ اونکو بھی داخل عبا کیا اور فرمایا کہ بار آلہا یہی ہین اہلبیت
میرے پس کیونکہ ازواج آل عبا مین داخل ہوئے دوئیم یہ کہ ہمراہ لے جانا ان لوگون کا
بموجب حکم خدا کے تہا حضرت اپنے رائے سے نہین لے گئے تہے بلکہ وجہ اسکے اوپر لکہی گئی

حضرتؑ نے ایسے تہلکہ عظیم سے بچایا اور خود گئے پس وہ کیسے عزیز واقربا حضرتؑ کے ہے کہ جناب کو
دیدہ ودانستہ ایسے تہلکہ عظیم مین جلنے دیا آپ لوگ یا حضرتؑ کے سالی سسر تہے جنکو دعوے
قرابت قریبہ کا تہا کیونہ ہمراہ حضرتؑ کے کسی بہانہ وغیرہ سے یا بحیلہ دیکہنے تماشے کے چلے گئے تو سمجہا
جاتا کہ آخر عزیز نہ تہے ان باتونکے تاب نہ لائے ہمراہ حضرتؑ کے گئے پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ نہ یہ لوگ
آل عبا مین داخل ہین و نہ یہ لوگ مراد ہین جو اہلبیتؑ تہے اونکو ہمراہ لے گئے تہے چہارم یہ کہ اہل سنت
معاویہ شاہی اسقدر بغض و عناد مین جناب امیر علیہ السلام کے دیوانے و مسخ ہو گئے ہین
کہ جناب امیر علیہ السلام کے حسد سے جناب رسولخدا پر بہتان و افترا کر کے عمداً کافر ہو گئے کہتے ہین
کہ جناب رسولخدا جنلوگونکو مباہلہ مین ہمراہ لیگئے تہے وہ اہلبیت نہ تہے غیر تہے جو اہلبیت اصلی تہے
اونکو تہلکہ سے بچایا ہمراہ نہ لیگئے معاذ اللہ جناب رسولخدا گویا برخلاف حکم حق سبحانہ تعالے
کے جنکے نام حکم آیا تہا اونکو ہمراہ نہ لیگئے بچایا اپنی رائے سے غیر کو تہلکہ عظیم مین لے گئے اب اس سے
زیادہ تر کون سا افترا و بہتان جناب رسولخدا پر ہوگا پس انکے کفر کا بجز سکوت کے کیا جواب
دیا جائے فقط اسجگہ پر ایک نقل بطور لطیفہ کے یاد آئی ہے اوسکا لکہنا ضرور ہے وہ یہ ہے
لطیفہ ایک خارجی ساکن صفد کسی مسجد مین نماز کے لئے گیا دیکہا کہ محراب مسجد مین نام
چارو خلیفہ کا بخط جلی لکہا ہے ناگاہ نظر اوسکی نام پر جناب امیر علیہ السلام کے پڑے
اوسنے براہ حسد کہکہار کے تہوکا اتفاقاً لعاب دہن یعنے کف اوسکا اوپر نام دوم کے پڑا اور
نام سوم تک بہ آیا وہ مردود غضب مین آکر جسکے نام پر کف پڑا تہا خطاب کر کے
کہا کہ لے ایسے کے تئیسے جیسا تونے کیا ویسی تیری سزا ہے تو کیون ایسے کے ساتہ رہا
کہ تہوک تیرے منہ پر پڑا فقط پس اس سے غرض یہ ہے کہ یہ لوگ ایسا جناب امیر سے جلتے ہین
کہ حضرت کے حسد سے اپنی بزرگوار کو سخت و سست کہہ ڈالتے ہین کچہ خیال دین

عَنکُمُ الرِّجسَ اَہلَ البَیتِ وَیُطَہِّرَکُم تَطہِیرًا ترجمہ یعنے سیوائے اسکے نہین کہ چاہتاہے
اللہ تعالے کہ دور کرے تمسے نجاست کو اور پاک کرے اللہ تمکو جیساکہ حق پاک کرنے کا ہے
فقط یہ آیہ مشہور بآیہ تطہیر ہے پارہ ۲۲ سورہ احزاب رکوع ۴ مین واقع ہے
ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ یہ آیہ نازل ہوا ہی پانچ
شخص کے حق مین ایک مین ہون دوسری علیؑ ہین تیسرے فاطمہؑ ہین چوتہے حسنؑ ہین
پانچوین حسینؑ ہین اور تفسیر بیضاوی مین بہی یہ حدیث لکہے ہے لیکن قاضی بیضاوی
لکہتاہے کہ یہ حدیث دلالت کرتے ہے اس بات پر کہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنین علیہ السلام
اہلبیت مین ہین الا اغیر انکے بہی مثل ازواج کے داخل ہین اور بعض مفسرین اہلسنت نے
لکہا ہے کہ اس آیہ سے صرف مراد اہلبیت سے ازواج ہین اور مسلم نے عایشہ سے
روایت کی ہے کہ کہا عایشہ نے کہ جب یہ آیہ نازل ہوا مینے دیکہا کہ رسولخدا نے ایک
عبا گلیم سیاہ منقش خود پہنے ہوئے تہے اوسکو حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنین علیہم السلام
پر اور خود اپنے اوپر اوڑہائی تہی اور فرمایا اَللّٰہُمَّ ہٰؤُلَآءِ اَہلُبَیتِی بِاَذہَبَ عَنہُمُ
الرِّجسَ وَیُطَہِّرَہُم تَطہِیرًا فقط وَقَالَت اُمّ سَلَمَہ اَنَا مَعَہُم یَارَسُولَ اللہ قَالَ
اَنتِ عَلٰی خَیرٍ یعنے بار الہا یہ میرے اہلبیت ہین پس دور کر انسے نجاست کو اور پاک کر
انکو جیساکہ حق پاک کرنے کا ہے اور ام سلمہ نے کہ ازواج رسول خدا نے کہا کہ مین بہی
آؤن یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے جگہہ پر بیٹہے رہ کہ عاقبت تیری بخیر ہے
اور بقول صاحب جامع الوصول و ترمذی کے کہ اوس روز سے بوقت صبح ہر روز
دروازہ حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنین علیہم السلام پر بنفس نفیس خود جناب رسول خدا
صلعم تشریف لیجاتے تہے اور فرماتے تہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیکُم یَا اَہلَ البَیتِ فقط

محض مردود و باطل ہے براہ تعصب کے ہی اوّل یہ کہ کہنا اون مفسرین کا اوسوقت صادق آتا
کہ اس آیہ مین ضمایر مؤنث کے ہوتی نہ مذکر دوئم یہ کہ ثعلبی و بیضاوی نے پہلے ایک حدیث
حضرت رسولخدا سے لکہا ہے کہ اس آیہ مین صرف پنجتن سے مراد ہے اور نام پنجتن کا لکہدیا ہے
تیسرے یہ کہ خود عایشہ راوی ہے کہ جب یہ آیہ نازل ہوا مینے دیکہا کہ رسول خدا گلیم سیاہ مین
اپنے کو اور علی و فاطمہ و حسنین کو داخل کیا چوتہے یہ کہ ام سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ مین بہی
آؤن اس گلیم کے اندر حضرت نے فرمایا کہ تو اپنی جگہہ پر بیٹہے رہ کہ عاقبت تیری بخیر ہے پانچوین یہ کہ
ظاہر اس آیہ کا چاہتا ہے اس امر کو کہ جمیع قبایح تطہیر حاصل ہو سو یہ بات بجز پنجتن پاک کے
بالاتفاق کسیکو حاصل نہین ہے چہٹے یہ کہ ہر گاہ خود جناب رسولخدا صلعم نے بر وقت کے لفظ
ہؤلاءِ کا نسبت علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام کے فرمایا کہ یہی لوگ اہلبیت میرے ہین
تو اب کونسا عذر اہلبیت بنانیکا نسبت دیگران کے باقی رہ گیا فقط یہ وہی مثل ہے کہ مدعی
سست و گواہ چست پس نہین معلوم کہ یہ کیسی عداوت قلبی ان لوگونکو حضرت علی و فاطمہ
و حسنین علیہم السلام سے ہی کہ دیدہ دانستہ خود مرتکب گناہ دنیا و عقبی مین روسیاہ ہوگئے
قطعہ از سعدی شور بختان بآرزو خواہند ✽ مقبلان را زوال نعمت و جاہ ✽ گر نبیند
بروز شپرہ چشم ✽ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ✽ **قولہ تعالی** وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي
نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ترجمہ یعنے کوئی ایسا شخص ہے
کہ بیچے اپنی جانکو راہ خدا مین واسطے طلب رضا خدا کے اور اللہ زیادہ مہربان ہے
اون بندون پر جو اپنی جانکو اوسکے رضا و خوشنودی مین کہووین فقط یہ آیہ پارہ ۲
سورہ بقر رکوع ۱۲ مین واقع ہے فقط تفسیر ثعلبی و کشاف و احیاء العلوم مین ابن
عباس سے مروی ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ جب جناب رسول خدا صلعم مشرکان

خدمت مین جناب رسالت مآب کے آکر بالکل حال بیان کیا اور کہا کہ آپ مکہ سے نکل جائین اور
اپنی جگہہ پر حضرت علی علیہ السلام کو سلائین اوسوقت جناب رسول مقبول نے حضرت
علی علیہ السلام کو طلب کیا اون روزونمین سن شریف حضرت علی کا اکیس سال کا تہا
فرمایا کہ یا علی کفار قریش متفق ہوئے ہین کہ مجھے ہلاک کرین حکم خدا یہ ہے کہ تم میرے فرش پر
آرام کرو اور ملبوس میرا تم پہنو تا کفار جانے کہ مین سوتا ہون اور مین باہر اوس جگہہ پر جاؤن
کہ اونکے شر سے پناہ ملے حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی کہ میرے سو رہنے سے کچھہ آسیب تو
آپکو نہ پونہچے گا حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اسطرح پر عمل کروگے تو مجھپر کچھہ آسیب نہ پونہچے گا
حضرت علی نے یہ سخن سنکر عرض کی کہ مجھے اپنی موت کا کچھہ خوف نہین ہے آپکی سلامتی
کی مجھے خوشحالی ہے پس جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اس چادر سبز کو اوڑہ لو
تا کفار دور سے دیکھہ کر خیال کرین کہ یہ محمد سوتے ہین اسوجہہ سے تفحص میرا دوسری جگہہ
نکرینگے اور مین منزل امن مین پونہچ جاؤنگا اور فرمایا کہ اگر حق تعالی نے تجھکو حیات بخشے
تو مکہ مین میرے بعد سبکو آگاہ کرنا کہ جس شخص کے نزدیک محمد کے امانت یا قرض ہو وہ مجھسے
لیوے ہرگاہ ادائے دین وغیرہ سے فراغ پایا اپنی والدہ وفاطمہ دختر میری وزبیر ابن
عبدالمطلب کو ہمراہ اپنے مدینہ مین لئے چلی آنا یہ فرماکر جناب رسول خدا طرف غار ثور
تشریف لیگئے اور جناب امیر علیہ السلام چادر سبز اوڑہ کر مسند رسول خدا پر بحکم
جناب احدیت بلاخوف تلوار زیر چادر رکہہ کر آرام فرمایا اور اوسی شب کو کفار
قریش باتفاق مکان رسول مقبول کا محاصرہ کرلیا تہا کہ حضرت نکلنے نہ پاوین
اور ہر طرف سے پتہر خوابگاہ آنحضرت پر پہینکتے تہے لیکن جناب امیر علیہ السلام
توکل بخدا کرکے فرش سے اصلا حرکت نکی و نہ اضطراب کیا تا انکہ صبح ہوے

کفار نے یکبارگی ہجوم کرکے دستبرد بچھونے کو ...

ہلاکت کے ہوئے اوسوقت جناب حیدر کرار نے بیدار ہوکر شمشیر آبدار حملہ آور کفار

پر ہوئے پس کفار جملہ جناب سے خوفناک ہوکر اونکے پیشوو سرغنا مثل ابوجہل و خالد

بن ولید و حنظلہ وابوسفیان نے کہا کہ یا علی ہم لوگ کو تمسے کام نہین ہے مقصود ہمارا محمد ہے

تم سچ کہو کہ وہ کہان ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ پناہ خدا مین ہین اور تمہارے شر سے

محفوظ ہین پس وہ سب ہانسے نا امید پہرے اور باجماع عقلا ثابت ہے کہ کوی شخص

مثل علی علیہ السلام کے جوانمرد و ساونت نہین ہے اور مقدور بشر سے باہر ہے کہ جسطرح

جناب امیر علیہ السلام بستر رسول خدا صلعم پر بے خوف جان زیچ کر سورہے ایسا کوئی

شخص عمل مین نہین لاسکتا ہے ایسے وجہہ سے بعضے علما نے اپنے کتب مین لکہا ہے

کہ خواب کرنا جناب امیر علیہ السلام فرش رسول خدا پر اور راضی ہونا اپنے قتل پر

مقتول ہونا دست دشمن دین سے اولی تر ہے مثل اسکے کہ حضرت اسمعیل واسطے ذبح ہونے

اپنے کے دست پدر بزرگوار اپنے سے خوش ہوے تھے اوسیطرح جسے یہ واقع ہوا ہے

لاریب کہ یہ امر طبیعت بشری اور نفس انسانی سے نہایت بعید ہے بغیر توفیق

الہی یہ بات غیر ممکن ہے اور خطیب خوارزمی کتاب مناقب مین لکہتا ہے کہ صبح

شب غار کو جبریل علیہ السلام خدمت مین جناب رسول خدا کے نازل ہوے

اوسوقت بہت خوشحال و خرم تہے حضرت نے سبب خوشحالی استفسار فرمایا جبرئیل

نے کہا کہ کیونکر نہ مسرور ہونین کہ حق تعالے نے برادر پسر عم اور وصی تمہاریکو

بعوض آرام کرنے تمہارے فرش خواب پر کرامت و بزرگی عطا فرمائی ہے

و جمیع ملایکان و حاملان عرش سے مباہات و مفاخرت کرتا ہے کہ مین ایسا

بندہ فرمانبردار رکہتا ہون کہ جسنے نقد جان کو اپنے مرے حبیب پر نثار کیا ہے

کہ میرے حبیب کو سر اقدس سے بچایا اور آپ بدلے انکے بستر پر سلایا ہوا اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے

کہ جسوقت یہ امر جناب امیر علیہ السّلام سے ظاہر ہوا تو زمین و آسمان و جن و انس و ملائکہ اس حال سے متعجب ہوئے

اور حق تعالی نے جبرئیل و میکائیل کو وحی کی کہ مینے تمکو پیدا کیا ہے اور ایک دوسریکو برادر کیا ہے

اور عمر ہر ایک کو دراز کرتا ہون پس تم میں سے کوئی درازی عمر کو اپنی دوسریکو دے سکتا ہے

اونہون نے عرض کی کہ خداوندا ہم درازی عمر کو اپنی دوسرے کو نہ دینگے پس حق تعالی نے فرمایا

کہ تم کسواسطے مثل علی کے نہین ہوسکتے ہو کہ برادری دی ہے ہمنے اوسکو اپنے حبیب سے

پس اوسنے نقد جان کو اپنے میرے حبیب پر کسطرح نثار کیا اور فرش پر اوسکے کس

اطمینان سے سو رہا ہے اب تم دونو جاکر اوسکی محافظت کرو لہذا ہم دونو نازل ہوئے

جبرئیل جانب سر مبارک اور میکائیل جانب پائے مبارک علی علیہ السلام کے نگہبانی

کرتے رہے اور کہتے تھے کہ بشارت ہو تجھے اے پسر ابو طالب کہ کون مانند تیرے ہے

کہ حق تعالی نے تیری جانب سے فخر و مباہات کرتا ہے فقط مخفی نرہے کہ اس مقام پر

فخر و مبات کرنا حق تعالی کا اوپر ملائکہ مقربین کے باعث سو رہنے بستر رسول پر نسبت

جناب امیر علیہ السّلام کے دلیل قاطع و بین ہے فضیلت خلافت و امامت پر اوس

جناب کے فقط پوشیدہ نرہے کہ اس آیہ ممدوحہ بالا کے تفسیر کے بیانمین دو آیہ اور ہین

کہ جسکو خلیفہ ثالث نے بروقت ترتیب کلام شریف کے ہیر پہیر کردیا ہے یعنے آیہ اوّل

جو پارہ - ۹ - سورہ انفال رکوع ۴ - واقع ہے مشعر اسکے کہ جسوقت کفار قریش نے

باخود ہا مشورہ کیا ہے کہ رسوّل خدا کو مارنا چاہیے اور جبرئیل نے حضرت کو

خبر دی ہے قولہ تعالی وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلَی آخرہ بعد ازان آیہ

دویم جو پارہ دو سورہ بقر رکوع ۱۰ - مین واقع ہے جسکا بیان ہوچکا ہے بعد آیہ

ابوبکر کو ہمراہ اپنی غار ثور مین لیگئے ہین اسپر اہلسنت کو بڑا غرہ ہے وہ یہ ہے لیکن
باعث ہیرپھیر کے تین مقام پر مندرج ہین اگر ایک جگہہ پر علی الترتیب ہوتی تو قصّہ
غار ثوری بخوبی لکہا جاتا پس یہ ادنی ہیرپھیر کلام آلہی مین ہوا ہے قولہ تعالے
اِلَّا تَنۡصُرُوۡہُ فَقَدۡ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذۡ اَخۡرَجَہُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ثَانِیَ اثۡنَیۡنِ اِذۡ ہُمَا فِی الۡغَارِ
اِذۡ یَقُوۡلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا فَاَنۡزَلَ اللّٰہُ سَکِیۡنَتَہٗ عَلَیۡہِ وَ اَیَّدَہٗ بِجُنُوۡدٍ
لَّمۡ تَرَوۡہَا وَ جَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا السُّفۡلٰی ترجمہ یعنے اگر یاری نکروگے تم پیغمبر کے
پس بتحقیق کہ یاری کی اوسکی خدا نے وقتیکہ نکالا پیغمبر کو لوگون نے کہ کافر ہوی درحالیکہ
ایک تہا دوسے جسوقت کہ وہ دونون بیچ غار کے تہے وقتیکہ کہا پیغمبر نے واسطے اپنی ہمراہی کے
نہ غمگین ہو تو بدرستیکہ خدا ہمارے ساتہہ ہے پس نازل کیا خدا نے رحمت اپنی کو اوپر
پیغمبر کے اور مدد کی ساتہہ لشکر کے کہ دیکہا مینے اونکو اور گردانہ سخن اون لوگونکو کہ کافر
ہوے پست تر فقط خلاصہ تفسیر یہ ہے کہ جب جناب رسول خدا طرف غار ثوری کے
تشریف لیچلے راہ مین ابوبکر سے ملاقات ہوی اونکو بھی ہمراہ اپنے غار مین لے گئے راوی
کہتا ہے کہ بعد داخل ہونے حضرت رسالت پناہ کے غار کے منہ پر مکڑی نے بحکم خدا
جالا تن دیا اور کبوتر صحرای نے انڈے دیکر وہان رہا جب صبح کو کفار تبلاش
رسول خدا چلے تو سراقہ بن مالک قدم حضرت کے پہچانتا تہا اوسی کی رہبری سے کفار
مکان حضرت سے غار تک مطابق نشان قدم کے آئی اوسجگہہ سے پہر نشان قدم پایا نگیا
قصد اندر غار کا کیا دیکہا کہ عنکوت نے جالا لگایا ہے اور کبوتر انڈے چہوڑکر اڑگئے
اور ایک کافر غار کے منہ پر بیٹہ کر پیشاب کرنے لگا اور سراقہ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے
کہ اسیجگہ سے حضرت آسمان پر ہوگئے پس ان سب علامات کفار نے دیکہکر وہانسے

تین شبانہ روز رہے اور آیہ مذکورہ کو حضرت جبرئیل وسی غار مین لائے اس اثنا مین
ابو بکر کو سانپ نے انگوٹھے مین کاٹا غار مین رونے لگے اور اوسوقت کفار غار پر
جمع تھے حضرت نے منع کیا کہ نہ رو تو خدا ہمارے ساتھ ہے اور لب مبارک
زخم پر لگادیا فقط واضح رہے کہ اہل سنت کو اس آیہ پر کمال غرہ ہے کہ ابو بکر
افضل صحابہ سے ہین اور خدا نے انکو صاحب کہا ہے اور سکینہ خلیفہ اول پر
نازل کیا ہے فقط جواب اسکا مختصرا نہ کتاب عماد الاسلام سے دیا جاتا ہے
اول یہ کہ مقارنت مکانی کو فضیلت لازم نہین آتی ہے اور اگر یہ افضیلت
باعث امامت وولایت کے ہو تو سزا وار ہے کہ زوجہ نوح کی اور زوجہ لوط کی
مکان واحد مین فرش واحد پر ساتھ نوح اور لوط کے استراحت کرتی تھین بلند تر
مرتبہ ہون حالانکہ بدی اون دونون کی قران سے ثابت ہے اور اسیطرح سے معیت
فرعون کی ساتھ زوجہ اپنی آسیہ کے فرش واحد مین موجب فضیلت فرعونکا ہو
اور اگر کوئی کہے کہ زوجہ نوح اور زوجہ لوط کافرہ تھین اور ابو بکر مسلمان تھے
پس قیاس کفار کا مسلمان پر نکیا چاہئے پس جواب اوسکا یہ ہے کہ حق تعالی نے
کفار کو بھی بصاحب تعبیر کیا ہے چنانچہ سورہ یوسف مین حکایت عن قول یوسف
فرماتا ہے کہ یا صاحبی السجن اور وہ دونو کافر تھے اور حق تعالی فرماتا ہے قولہ تعالی
وما صاحبکم بمجنون اور حق تعالی فرماتا ہے سورہ کہف رکوع ۵ مین قولہ تعالی
قَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ وَھُوَ یُحَاوِرُہٗ اَکَفَرْتَ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ مِنْ تُرَابٍ ترجمہ یعنے
کہا واسطے اوسی کافر کے مومن نے کہ ساتھی اوسکا تھا درحالیکہ وہ گفتگو اوس سے
کرتا تھا آیا کافر ہوا ساتھ اوس خدا کے کہ پیدا کیا تجھے خاک سے فقط اور ہرگاہ

باعث فضیلت کی نہو گی دوئم یہ کہ ضمیر علیہ کی جناب نبوی کیطرف پہرتی ہے اسواسطے
کہ اکثر ضمایر اس مقام کے طرف جناب نبوی کے عاید ہین مثل اَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْہَا کے
اور غیر اسکے کے اور موید اسکے آیہ دیگر ہے کہ حق تعالے نے جنگ حنین مین پارہ ۲۶
سورہ فتح رکوع ۳ مین فرماتا ہے قولہ تعالی فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی
الْمُؤْمِنِیْنَ پس اس آیہ مین حق تعالی نے انزال سکینہ مین اون مومنین کو کہ جو بہاگے
نہ تہے شریک جناب رسول خدا کیا اور روز غار خلیفہ اول کو شریک نہ کیا پس
معلوم ہوا کہ درجہ معیت فی الغار کا معیت چند مومنین سے اور جنگ حنین بمراتب
کمتر تہا اور اگر اسطرح کے استدلال سے خلافت خلیفہ اول کی ثابت ہو پس بطریق
اولی خلافت جناب امیر علیہ السلام کے ثابت ہوتی ہے اسلئے کہ روز حنین مین
فرار نکیا ثابت قدم رہے لہذا انزال سکینہ مین اور اونکے یقینا شریک
جناب نبوی ہین اور علاوہ اسکے اس آیہ سے ضعف ایمان خلیفہ اول ثابت
ہوتا ہے کیونکہ کلمہ لَا تَحْزَنْ سے قلت یقین اور ضعف ایمان خلیفہ اول کا پایا جاتا ہے
اس جہت سے کہ حق تعالی پارہ ۱۱ سورہ یونس رکوع مین فرماتا ہے قولہ تعالی
اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ ترجمہ یعنے آگاہ ہو بدرستیکہ
دوستان خدا نہین ہے خوف اوپر اونکے اور نہ وہ غمگین ہون گے فقط
اور بہی بہ تقریر دیگر کہا جاتا ہے کہ حزن ابو بکر کا موافق رضائی الہی کے تہا
یا نہ برتقدیر اول نہی جناب نبوی باطل ہوتی ہے اور بہ تقدیر ثانی مقصد ہمارا
ثابت ہوتا ہے بلکہ حزن کرنا معصیت ہوتا ہے بدیدہ انصاف دیکہا چاہیے
آیا وہ شخص افضل ہے کہ غار مین ساتھ ہوا اور محزون ہوا اور سکینہ اوسپر

عاقل منصف پر یہ امر پوشیدہ نہین ہے اور یہی ساتھہ لینا ابو بکر کا اگر اول امر سے ہوتا
تو البتہ جاے گفتگو فضیلت اوسکے پر ہوسکتی بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اثنای راہ مین ملاقات
ہوئی پس اوسکو ہمراہ لے لیا تاکہ افشای راز نکرے اور موید اسکے وہ روایت ہے
کہ روایت کی ہے محمد بن جریر طبری شافعی نے جزو سیوم مین بیچ کتاب تاریخ اپنی کے
کہ خلیفہ اول آئے نزدیک علی علیہ السلام کے اور پوچھا کہ رسول خدا کہان ہین حضرت نے
فرمایا کہ طرف غار ثور کیے گئے ہین پس خلیفہ اول بھی اوسی طرف گئے راہ مین اواز قدم
ابو بکر کی معلوم ہوئی شب تار تھے حضرت نے گمان کیا کہ کوئی مشرکین سے ہے پس سرعت
چلے تا اینکہ بند نعل حضرت کا ٹوٹ گیا اور ٹھوکر لگی کہ انگوٹھے سے خون جاری ہوا
اوسوقت ابو بکر سے ملاقات ہوئی کہ داخل غار ہوے فقط اور آیہ ممدوحہ سے
صاف ثابت ہے کہ جب ابو بکر سے ملاقات راہ مین ہوئی حضرت نے ہمراہی کے لئے اوس سے
کہا اوسنے حیلہ جوئی کے اسلئے حق تعالی بزبانی حضرت کے فرماتا ہے کہ اگر تم اسوقت
ہماری یاری نہ کروگے تو اللہ ہمارا مددگار ہے لہذا ابو بکر ہمراہ رسول خدا
غار مین گیا اور وہان جاکر جب غلبہ کفار کا در غار پر دیکھا بہانہ کانپنے کا
رونے لگا اسوجہہ سے کہ اگر کفار نے حضرت کو پکڑ لیا تو ہم بھی شراکت مین ماری جاینگے
اور اگر ہمارے رونے سے کفار آواز ہماری سنکر حضرت کو پکڑینگے تو گویا
ہماری سعی سے حضرت کی گرفتاری ہوجاینگے اور ہم بچ جاینگے چنانچہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ رو ہمارے ساتھہ خدا ہے مگر نہ مانا بلکہ جو شخص کہ در غار پر پیشاب
کرتا تھا حضرت نے ابو بکر سے کہا کہ دیکھہ یہ شخص ہمکو نہین دیکھتا ہے اب بھی تو شور سے

ملقب چوندہوین رات کا چاند کے نوین موعظ مین ذکر خواب جناب شیخ
علیہ الرحمۃ کا مرقوم ہے کہ احتجاج طبرسے وغیرہ مین ہے کہ جناب خود فرماتے ہین کہ
خواب مین دیکھتا ہون کہ بہت سے لوگ حلقہ باندہی بیٹھے ہین مینے پوچھا کہ یہ کیا
ہے لوگون نے کہا کہ اسمین ایک قصہ خوان ہے مینے کہا کہ وہ کون ہے لوگون نے کہا کہ
بن خطاب ہے لوگونکو ہٹا کے گیا دیکھا کہ وہ کچھہ باتین بنا رہا ہے کہ جو مطلق میری
سمجھہ مین نہ آئین مینے یہ بات کاٹ کے کہا کہ اے شخص آیہ غار سے کون سے فضیلت
یار غار بلکہ یار غار کی نکلتے ہے عمر نے کہا چھہ جھون سے پہلے یہ کہ اس آیہ مین خدا
ذکر نبی سے فرمایا اور اونکے ساتھی ذکر ابو بکر آیا انہین اول اور اونہین ثانی
پس فرمایا دوسرا دو آدمیونسے دوسری یہ کہ اون دونکو ملکین الامکان سے
ایک ہی مکان مین قرار دیا کمال الفت و اتحاد کی راہ سے پس فرمایا کہ جب وہ دو
غار مین تھے تیسرے اونہین مصاحب پیغمبر قرار دیا اور فرمایا کہ جب نبی کہتے تھے
اپنے مصاحب سے چوتھے اس آیہ سے کمال شفقت نبی حال ابو بکر ثابت ہوتی
کہ حضرت نے اوسکے تسلی کے لئے فرمایا کہ ہراس نکر کچھہ پروا نہین خدا تو ہمارے
ساتھہ ہے پانچوین یہ کہ خدا کو جسطرح اپنے کہا اوسیطرح ابو بکر کے ساتھہ کہا
اور فرمایا کہ خدا ہمارے ساتھہ ہے نہ یہ کہ میرے ساتھہ ہے چھٹے یہ کہ خدا نے
اوسپر تسکین بھیجی یعنی من جانب اللہ تسکین ہوئے ابو بکر کو اسلئے کہ حضرت کو
ہمیشہ ہی سے تسکین تھے پس یہ فضیلتین ایسی ہین کہ تمسے ایک بھی نہین اوٹھا
مینے کہا کہ تمنے خوب باتین گڑہی ہین مگر قریب ہے کہ راکھہ کے طرح ہوا کے جھونکے
اوڑکے خاک مین ملجای اور میری ابیشلنے پر شک بھے نہ آئے یہ جو تمنے کہا

مومن کے ساتھہ یا ایک مومن دوسرا کافر کے ساتھہ مل بیٹھین گے تو وہ دو کہلاوینگے اس سے کیا حاصل
اور اسیطرح ایک مقام پر ہونے سے کیا ہوتا ہے اکثر نیک و بد مومن و کافر ایک جگہہ
ہوتے ہین جیسے کہ مومن و منافق و کافر مسجد نبی مین جمع ہوئے کہ جو غار سے بہی بڑہ کے
تہے اوسیطرح کشتی نوح مین نیک و بد سب طرح کے تہے اور شیطان بہی تہا اور کتا بہی
تہا اور لیکن ذکر صحبت تو اسمین کیا فضیلت ہی جب قرآن مین کافر پر اطلاق
صاحب و مصاحب آیا اور اہل زبان نے جانور اور تلوار اور گدہی تک کو صاحب
کہا تو اب اس لفظ سے خلیفہ صاحب کو کیا صاحبی لگ جائے گی اور یہ جو تمنے کہا
پیغمبر نے اونکی تسکین کو کہا کہ نہ ڈر تو یہ مدح نہین بلکہ مذمت ہی اسلئے کہ اگرچہ ڈر اونکا
بجا تہا تو پیغمبر کو منع کرنا اوسے کب مناسب تہا پس ضرور وہ بیجا تہا اور یہ خیال
کہ پیغمبر نے تنہا اپنے ساتھہ خدا کو نکیا بلکہ بطور جمع فرمایا کہ ہمارے ساتھہ خدا ہے
تو ہوسکتا ہے کہ تعظیما اطلاق جمع کیا ہو جیسا کہ خود خدا فرماتا ہے کہ ہمنے نازل
کیا قرآن اور ہم اوسکے حافظ و محافظ ہین اور یہ بہی ایک قول ہے کہ ابو بکر نے
کہا کہ مین اپنے لئے نہین روتا بلکہ مجہے آپکا اور جناب امیر کا رنج ہے تو اسلئے حضرت نے
فرمایا کہ بیہودہ غم نکہا تو نہین جانتا کہ خدا میرے اور علی کے ساتھہ ہے اور لیکن
تسکین دینا خدا کا تو قران مجید سے صاف ظاہر ہے کہ تسکین اوسکو دی گئے تہے
جسکی مدد لشکر سے کی گئی اور اگر صاحب لشکر بہی خلیفہ صاحب ٹہرے تو انکے
پاس نہ لاو نہ لشکر دوسری اسمین جناب رسالت مآب کے نبوت باطل ہوئی جاتی ہے
طرفہ یہ کہ اور دو آیتو نمین نزول تسکین کا ذکر آیا ہے اور اوسمین بتصریح خدا
مومنین کو ...

بھولی بہنارے پس اگر یہان بھی کوئی مومن حضرتؐ کے ساتہہ ہوتا تو شریک حضرت کیا جاتا

پس خلیفۂ اوّل کا تسکین سے خارج ہونا دلیل ہے اونکے خارج ہونے کے ربقۂ ایمان سے

بہرطور وہ خارجی ٹہرے یہ سخن سنکے وہ سُن ہوگیا کچہہ جواب مین نہ بولا یہان تک

کہ مین جاگ اوٹہا فقط واضح رہے کہ معاندین اسپر یہ دلیل لاتے ہین کہ اہل تشیعہ سے

جب کچہہ بن نہین آتی ہے تب خواب و خیال اپنی طبیعت سے قایم کرکے دلکو تسکین دیتے ہین

جواب سکا یہ ہے کہ اہلسنت اپنا منہ چہپاوین کہ خود خواب و خیال کو بطور حدیث کے باندہ کر

سلسلہ اوسکا رسولخدا تک پہونچا ہے اس دروغ کا کچہہ ٹہکانا ہے کہ خود کاذب ہوئی اور بہتان

رسولخدا پر باندہا چنانچہ پانچ احادیث وضعی خواب و خیال کے صاحب جلد تحقیق نے بستان

خلفائے ثلثہ کے فضل ۵ ے صفحہ ۷۰ امین حدیث نمبرے ۴ و صفحہ ۷۱ امین نمبرے ۵ و صفحہ

۲۷ امین حدیث نمبرے ۶ و فضل ۶ ے صفحہ ۲۰۵ مین نمبرے ۱۰ افضل ۸ ے صفحہ ۲۳۰ مین

حدیث نمبرے ۴ مندرج ہین جسکو شک ہو ملاحظہ کرلیوے اور راوی انکے ابی بکر

و عبداللہ بن عمر و ابی ہریرہ وغیرہ ہین فقط مثل مشہور ہے اپنا ڈہینڈہر چہپاوے

اور دوسریکی پہولی دیکہے فقط اور جو صاحب روضۃ الصفا و روضۃ الاحباب

لکہتے ہین کہ بروقت بت شکنے کعبہ کے جناب رسول خدا نے حضرت امیر علیہ السّلام سے

فرمایا کہ بار نبوت تمسے نہ اوٹہہ سکیگا اور خود جناب امیرؑ نے اعتراف کیا اور راوسی بارکو

ابوبکر یار غار نے شب غار کہ باعث لگنے ٹہوکر کے انگوٹہے سے خون حضرتؐ کے جاری

ہوا تہا اپنے کاندہے پر اوٹہا کے غار تک پونہچا دیا اسلئے ابوبکر جناب امیرؑ سے

افضل ٹہرے فقط جواب سکا یہ ہے اوّل یہ کہ مذہب اثنا عشریہ مین یہ بات کہین

پائی نہین جاتی مصرع باطل ست آنچہ مدعی گوید ✤ دوئم یہ کہ اگر کاندہے

کیونکہ غار تک تا جہانسے ابوبکر نے اپنے کاندہے پر حضرت کو سوار کیا تہا وہین سے
سب کفار پہر جاتے غار تک ہرگز نہ آتے پس دونون روایات مین ایک روایت
دوسریکی تکذیب کرتی ہے پس کاذبکے حق مین ہمارا انکو کہین نہین گیا ہے ایک ضرور
زیر کفش آئیگا ۳ سیوم یہ کہ روایت ابن عباس سے ثابت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا
کہ تمام دنیا کے لوگ میرے ایک عضو کا بار اوٹہانے پر قادر نہین ہین پس بمقابلہ
کلام مخبر صادق کے تکذیب روایت سابقہ کی پائی جاتی ہے ۴ چہارم یہ کہ جسطور سے
ناقہ و اسپ و دراز گوش وغیرہ سواری حضرت کی دیتے تہے اگر اوسی طرحسے خلیفہ اول
نے بہی حمالی کی ہو تو اسکا فخر نہین ہے مثل دراز گوش کے یہ سمجہے جائینگے اس سے
معلوم ہوا کہ حافظ شیرازی نے جب ابوبکر خلافت پر بیٹہے ہین اسی بارہ مین کہا ہے
شعر اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان ٭ طوق زرین ہمہ در گردن خرمی بینیم
۵ پنجم یہ کہ قبل اسکے عرب و عجم و ہندوستان وغیرہ مین رسم کہاری کی نہ تہی اس روایت
موضوعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جب سے حضرت بمجبوری ابوبکر پر سوار ہو کر غار ثور تک
تشریف لیگئے ہین اوسی روز سے رسم کہاریکی عرب و عجم و ہندوستان وغیرہ مین
جاری ہو گئے ہے چنانچہ جس مقام پر کہاران قوم مسلمان ہے ہین خلیفہ اول کے
نسل سے ہین علاوہ اسکے بہت سے وجوہات ہین بہ باعث طول کے نہین لکہے گئے
قولہ تعالی یَآ اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ
مِنْکُمْ ترجمہ یعنے اے وہ لوگ ایمان لائے اطاعت کرو تم خدا کی اور اطاعت
کرو تم رسول کی اور صاحبان حکم کی اپنے مین سے فقط یہ آیہ پارہ ۵ سورہ نسا
رکوع ۸ مین واقع ہے فقط حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سے

حق تعالی نے واجب کی ہی مثل واجب کرے اطاعت اپنی کے اور اطاعت رسول اپنی کے
تمام مکلفون پر اور درست نہین ہے کہ حق تعالی واجب کرے اطاعت کسیکی تمام امور مین
مگر یہ کہ وہ بزیور آراستہ ہو اور باطن و ظاہر اوسکا ایک ہو اور یہ صفت امرا و علما غیر ائمہ
مین مفقود ہے اور قرینہ اس مطلب کا یہ ہے کہ حق تعالی نے درمیان اطاعت رسول اپنی کے
اور اطاعت اولی الامر کے مساوات دی ہے جسطرح سے کہ حق تعالے تمام قبایح
سے منزہ ہے اسیطرح سے رسول اوسکا بھی ہر گناہ سے معصوم و مبرا ہے واسیطور سے
اولی الامر کو بھی چاہئے کہ وہ منزہ ہون سب گناہون سے اور باتفاق فریقین بعد
از رسول خدا کے بجز ائمہ اثنا عشر کے کوئی شخص معصوم نہین ہے پس مراد اولی الامر سے
علے العموم ہوی تو چاہئے کہ جو حاکم اور عالم بنابر حق حکم کرے بیعت اوسکی حکم کے
چلہئے اور یہ بات باجماع باطل ہے اور احادیث صحیحہ دلالت کرتی ہے اس بات پر
کہ اولی الامر سے ائمہ معصومین اثنا عشر مراد ہین بجملہ روایات مشہورہ و متواترہ سے
یہ ہے کہ روایت کی ہے جابر ابن عبداللہ انصاری نے کہ مینے رسول خدا سے
پوچھا کہ رسول کو پہچانتا ہون لیکن اولی الامر کو مین نہین جانتا ہون کہ کون ہے
پس فرمایا رسول خدا نے کہ اے جابر مراد اس سے خلفا ہمارے ہین کہ اول ان کے
علے ابن ابیطالب ہے بعد اوسکے حسن و بعد اوسکے حسین و بعد اوسکے علی بن الحسین
و بعد اوسکے محمد بن علے ہین کہ توریت مین بہ باقر تعبیر کئے گئے ہین اور تو اونکو
پاویگا اور ہر گاہ تو اونکو دیکھے تو سلام ہمارا کہیو بعد رسول خدا نے ایک ایک کا
نام لیا اور فرمایا کہ وہ ایک مرد ایسا ہوگا کہ نام اوسکا میرا نام ہوگا اور کنیت
اوسکی میری کنیت ہوگی وہ حجت خدا ہے درمیان بندونکے اور حق تعالی

غایب ہوگا بحدیکہ بسبب درازی مدت غیبت کوئی تصدیق کرنے والا اوسکے
وجود کا نہوگا مگر وہ مومن کہ حق تعالی نے اوسکے دل کو ایمان مین امتحان کر لیا ہو
جابر نے عرض کی یا رسول اللہ شیعہ اوسکے ساتھ علت ہین نفع پاوینگے
حضرت نے فرمایا آرے مگروہ کہ اہل اوسکے سے ہو فقط جابر کہتا ہے کہ ہرگاہ ایک مدت
گذری ایک روز مین نزدیک علی ابن الحسین علیہما السلام کے بیٹھا تھا ناگاہ پسر اونکے
محمد بن علی الباقر علیہما السلام حجرہ سے باہر تشریف لائے حضرت اوسوقت صغیر سن تھے
اور گیسوے مبارک رخساروں پر لٹکتے تھے ہرگاہ اونکو دیکھا مینے لرزان و خایف
ہوا مین اور تمام بال میرے جسم پر کھڑے ہو گئے پس کہا مینے کہ میرے طرف تشریف
لائے حضرت آئے مینے عرض کی کہ آپ پشت مبارک میرے سمت کیجے چنانچہ حضرت نے
ویسا ہی کیا پس بخدائے کعبہ دیکھا مینے کہ تمام شمایل جناب رسول خدا کے تھے
تب مینے اسم شریف پوچھا فرمایا کہ محمد کہا مینے کہ نام والد ماجد کیا ہے فرمایا کہ
علی بن الحسین علیہما السلام ہے پس کہا مینے کہ تن و جان میرے تمپر فدا ہو تم وہی باقر ہو
حضرت نے فرمایا کہ اے پیغام رسول خدا کا کیون نہین پونہچایا جابر کہتا ہے
کہ مین اس قول سے نہایت حیران و متعجب ہو گیا حضرت نے خود فرمایا کہ رسولخدا نے
مجھکو بشارت دی ہے کہ تو اونسے ملاقات کرے گا ہرگاہ اونکو دیکھنا تو میری طرف سے
سلام پونہچانا پس جابر نے سلام جانب رسولخدا سے پونہچایا حضرت نے فرمایا کہ
عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ السَّلَامُ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰاتُ وَالْاَرْضُ وَعَلَیْکَ یَا جَابِرُ
بِمَا بَلَّغْتَ السَّلَامُ یعنے سلام حق تعالی کا اوپر رسولخدا کے ہو جب تک
زمین و آسمان قایم رہے اور تجھپر سلام ہو بسبب اسکے کہ سلام رسول خدا تونے

ایک مسئلہ پوچہا جابر نے قسم کہا کر کہا کہ مین جراءت نہین کر سکتا خلاف رسول خدا کے
کہ تم خلفا زمان اوسکا ہو اور حلیم ترین ہو لوگونسے کودکی مین اور دانا تر ہو لوگون سے بزرگے
مین و تعلیم کنندہ علمای زمان ہو حضرت نے فرمایا کہ صدق جدی رسول اللہ یعنے راست کہا
جد میرے رسول خدا نے فقط اے جابر اس مسئلہ کو مین تجہسے بہتر جانتا ہون کیونکہ مجہکو حلم
و حکمت دی ہے حق تعالی نے اور رسول خدا نے اپنے فضل و برکت سے فقط رسالہ صدیق
المتقین مین کہ جو بیچ فضایل جناب امیر المومنین علیہ السلام کے ہی اوسمین تحریر ہے کہ جابر
بن سمرہ جناب رسول خدا صلعم سے سایل ہوا ہے کہ یا رسول اللہ اولی الامر کون ہے
کہ حق تعالی نے اطاعت اونکے ساتہہ اطاعت اپنے کی متصل کیا ہے حضرت نے فرمایا
کہ اولی الامر خلفا ہمارے ہین کہ سب پیشوا ہین آگاہ ہو کہ اول اونکا علی ابن ابیطالب
علیہ السلام ہے اور یعقوب بن یوسف ہمدانی نے ابی الحسن بن یحیی سے روایت کی ہے
کہ اوسنے ابان بن ابی عیاش سے اور اوسنے سلیم ابن قیس ہلالی سے اور اوسنے
علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امیر نے کہ سنا مینے
جناب رسالتماب سے کہ شریکا میرے وہ لوگ ہین کہ خدا نے اطاعت اونکی متصل
بطاعت خود کی ہے اور اونکے حق مین فرمایا ہے کہ اولی الامر منکم پس ہر گاہ
نزاع واقع ہو درمیان تمہارے چاہیئے کہ اوس واقعہ مین بقول خدا اور رسول خدا
طرف اولی الامر کے رجوع کرو اور فرمان اونکے سے باہر نجاؤ فقط اور جب حضرت علی
علیہ السلام نے اس آیہ کو سنا حضرت رسول خدا سے پوچہا کہ اولی الامر کون ہے
حضرت نے فرمایا کہ یا علی تو اول اونکا ہے فقط بعضے مخالفین تفسیر اولی الامر کے

حال آنکہ طریق شیعہ و سنی سے صحت پونہچا ہے کہ جناب رسول خدا نے خالد بن ولید کو واسطے دعوت اسلام کیطرف بنی خزیمہ کے بہیجا اور خالد اون لوگونسے دشمنی رکہتا تہا باعث دشمنی کے برخلاف حکم رسولخدا کے اون لوگونکے ساتہہ محاربہ کیا جب یہ بات بسمع رسول خدا پونہچی نہایت غمگین ہوئے اور روبقبلہ کہڑے ہوکر دست دعا بتضرع بلند کرکے اسطرح مناجات کی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَءُ اِلَیْکَ مِمَّا فَعَلَ خَالِدٌ یعنے بارالہا بیزار ہومین اوس حرکت سے کہ عمل مین لایا خالد فقط پس اگر اولی الامر کے خالد و امثال اوسکے صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ حق تعالی نے امر کیا ہو ساتہہ معصیت کے کیونکہ امر کرنا ساتہہ متابعت عاصی کے امر بعصیان ہے تَعَالَی اللّٰهُ عَنْ ذٰلِکَ عُلُوًّا کَبِیْرًا یعنے خدا برتر ہے اس سے کہ نہایت برتر و بے نہایت برتر ہے فقط فایدہ اس آیہ مین چند وجہ احتمال کی ہین اوّل یہ کہ اطاعت کرو اولی الامر کے جمیع اقوال و افعال مین دوئیم یہ کہ اطاعت کرو دونون امر مین سے ایک کے یعنے خواہ اقوال مین خواہ افعال مین ان دونون سے ایک کے اطاعت کرو سیوم یہ کہ اطالت کرو غیر حرام مین فقط پس وجہ دوئیم و سیوم مراد اس آیہ سے نہین ہو سکتے اسلئے کہ وجہ دوئیم کا کوئی قایل نہین ہے مگر وجہ سیوم اس جہت سے کہ اولی الامر اوسکو باز رکہے حرام سے پس اگر وہ معصوم نہو تو لازم ہے کہ اسکے واسطے بہی ایک دوسرا اولی الامر ہو علی ہذا القیاس تسلسل لازم آوے گا اس دلیل سے اور وہ باطل ہے باقی رہے وجہ اوّل کہ اطاعت کرو اولی الامر کے سب اقوال و افعال مین پس یہ امر بغیر معصوم کے راست نہین آتا ہے کہ خدا نے حکم کیا ہو کہ عصیان مین بہی اونکے اطاعت کرو بنا بر اسکے

کہے کہ معصوم سے مراد اجماع ہے پس جواب وسکا یہ ہے حاشیہ آیہ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ جو پارہ ۱۱ سورہ توبہ رکوع شروع ۱۵ مین واقع ہے
دریافت ہوتا ہے مَنْ شَاءَ فَلْیَرْجِعْ اِلَیْہَا اور فخر رازی نے اسپر اعتراض کیا ہی اسطرح سے
کہ اول از طرف امامیہ نقل کیا ہے دسوین دلیل اوپر عصمت آیہ کے یہ ہے کہ حق تعالی نے
امر بطاعت اولی الامر کیا ہے اپنی کتاب مین اور جو شخص امر کیا گیا ہو ساتھہ طاعت وسکے
کے اور قرین کی گئے ہو طاعت اوسکے ساتھہ طاعت خدا کی اور رسول کی چنانچہ دلالت
کرتا ہے آیہ ممدوحہ بالا پر پس واجب ہے کہ وہ شخص معصوم ہو بعد اسکے فخر رازی نے جواب دیا ہے
کہ یہ منقوض ہے بطاعت عبد واسطے مولا کے اور طاعت زوجہ کے واسطے شوہر کے او
فرزند کے واسطے پدر کے پس جواب وسکا کتب عماد الاسلام سے اسطرح پر ہے کہ اہل سنت نے
بھی عدالت شرط کی ہے پس کسیلئے عدالت پدر یا زوج و مولا کے قائل نہین ہوتی ہین پس
جو جواب اسکا اہل سنت دینگے وہی جواب اپنا بھی ہوگا ہر چند کہ یہ جواب ایسا ہی کہ اس پ
مرتب ہونا کسی جواب کو خالی از اشکال نہین ہے جواب دوسرا یہ ہے کہ فخر رازی نے جواب
صحیح نہین دیا اسلئے کہ دلیل امامیہ کی عصمت اولی الامر پر مرکب دو مقدمہ سے ہی ایک امر
بطاعت اوسکی ہے دویم قرین کرنا اوسکو بطاعت خدا اور بطاعت رسول پس
اگر یہ دونو مقدمہ طاعت فرزندی مین واسطے پدر کے یا زوجہ مین واسطے شوہر کے
خواہ غلام مین واسطے مولا کے پائی نہین جاتی تو کیونکر اعتراض اوسکا درست ہوا
حق تعالی نے کسی جگہہ پر اپنے کلام مین طاعت طایفہ مذکورہ کو قرین طاعت خود
یا رسول نہین کیا ہے اور علاوہ اسکے اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تمام افعال و اقوال مین اللہ

قولہ تعالیٰ اَلقِیَا فِی جَہَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیدٍ ترجمہ یعنے ڈالو تم دونون بیچ جہنم کے

بہت کفر کرنے والی دشمن کو فقط یہ آیہ پارہ ۲۶ سورہ قاف رکوع ۲ مین واقع ہے فقط

محمد بن تمیم واسطے نے شریک بن عبد اللہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہے کہ مین

واسطے عیادت سلیمان اعمش کے گیا پس دیکہا مینے کہ اوس مجلس مین ابو حنیفہ کوفی اور

ابو لیلی و ابن شرویہ موجود تہے ناگاہ اون لوگون نے اعمش کی طرف خطاب کرکے کہا

کہ تو محبت علی علیہ السلام مین بہت غلو رکہتا تہا اور بہت احادیث نبوی اونکی شان مین

نقل کرتا تہا اور لوگونکو ترغیب دیکر وادی ہلاکت مین ڈالتا تہا بہتر تہا کہ تو ایسے

کلام سے خاموشی اختیار کرتا چونکہ تو اب قریب آخرت سے ہوا ہے چاہیئے کہ اب ان

سب باتون سے توبہ کر اعمش بمجرد سننے اس سخن کے ابو حنیفہ کوفی سے اپنی اصحاب اقارب کی

طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ مجہے بہٹلا دو اور تکیہ لگا دو پس لوگون نے تعمیل اوسکے

حکم کے بجالائے جب اعمش بیٹہا تب خطاب ابو حنیفہ کے جانب کرکے کہا کہ آگاہ ہو کہ

ابو متوکل ناجی نے مجہے خبر دی ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا اوسنے کہ سنا مینے

رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ ہرگاہ روز قیامت ہوگا اوسوقت خطاب

رب العزت سے پہونچیگا کہ اے محمدؐ اور اے علیؑ مین خداوند تمہارا ہون حکم کرتا ہون

کہ جو کوئی دشمن تمہارا دار دنیا مین تہا اوسکو تم دونون دوزخ مین ڈالو اور جو شخص

محبت تم دونون سے رکہتا ہو اوسکو بہشت مین لیجاؤ پس بہائی میرے علی

علیہ السلام بنا بر فرمودہ رب العالمین کنارہ دوزخ پر کہڑے ہونگے اور کہینگے

کہ اے جہنم لے اسکو کہ یہ شخص تجہسے ہی اور چہوڑ دے اسکو کہ یہ شخص مجہسے ہے اور

آیہ ممدوحہ بالا کو تلاوت کیا پس ابو حنیفہ کوفی معاً سننے اس حدیث و آیہ کے

اس سے سخت نہ نکلے اور معہ اصحاب اپنی خاموش وہانسے اوٹھہ گیا فقط اب بغو

دیکھنا چاہئے کہ محبت جناب امیر علیہ السّلام کی واہلبیت علیہ السّلام کے بروز قیامت

کس درجہ اعلے پر لیجائیگی اور دشمنی اہلبیت علیہ السّلام کے کیسی ذلت دکھلائیگی

اگر انسان بہ نظر انصاف دیدہ یقین سے دیکھے تو یہی آیہ وحدیث کافی ہے فقط

قولہ تعالیٰ الٓمٓ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ترجمہ الٓم

حروف مقطعات ہین یہ قرآن نہین ہے شک اسمین ہدایت ہی واسطے متقین کے

یہ آیہ پارہ ۔ اوّل شروع سورہ البقرمین واقع ہے فقط تفسیر علی بن ابراہیم اور تفسیر

اہلبیت مین اور علے ابراہیم مسمے ابو الحسن وابی نصیر نے ابو عبد اللہ سے

روایت کی ہے کہ مراد اس آیہ سے علی ابن ابیطالب علیہ السّلام کہ امام المتقین ہین

چنانچہ حضرت خود فرماتے ہین کہ مین قرآن ناطق ہون اور یہ قرآن صامت یعنے

خاموش ہی اور مجھسے بڑی کوئی آیت خدا کی معرفت کی نہین ہے فقط توضیح حق

اگر تمام حروف مقطعات کلام اللہ کو یکجا کرو اور حروف مکرر کو اوسکے علیحدہ

کرو تو بقیہ حروف سے یہ کلمہ نکلتا ہے یعنے عَلیٌّ صِرَاطُ حَقٍّ نُمْسِکُہٗ یعنے علی

راہ حق ہے ٹہرائی ہے ہمنے بلکہ اس کلام پر حدیث جناب رسول خدا کی مقبول

فریقین ہے، علی مع الحق والحق مع علی فقط یعنے علی ساتھہ حق کے ہی اور حق ساتھ

علی کے ہے اور یہ آیہ تا اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ شان مین جناب امیر علیہ السلام

آیا ہے اور جو حروف حروف مقطعات سے نکلے ہین وہ حروف مشہور

نورانی ہین حاجت بیان کے نہین ہے، فقط قولہ تعالیٰ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا

وَلَا تَفَرَّقُوْا ترجمہ یعنے پکڑو تم رسّی خدا کو مضبوط اور نہ متفرق ہو تم سب فقط

ہین بعد اسکے حدیث ثقلین کو تمام لکھتا ہے اور پھر کہتا ہی کہ فرمایا اونجناب نے کہ بعد میرے
بارہ نائب میرے اہلبیت سے میرے ہونگے اور علی بن ابان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ
السلام سے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ ہم حبل المتین ہین جو حق تعالی نے کلام مجید
مین فرمایا ہے اور آیہ ممدوحہ بالا کو تلاوت فرمایا لیکن صاحب مدارک نے بنا بر پاسداری
مذہب کے لکھتا ہی کہ اس آیہ مین صرف رسن خدا مراد کلام اللہ سے ہی جیساکہ خلیفہ ثانی نے
حسبنا کتاب اللہ کہا ہی اور حدیث ثقلین کو صراحۃً بیچ کر گیا سبحان اللہ کیا مذہب کیا
مسلک مصنف مدارک کا ہی کہ حدیث ثقلین مقبولہ فریقین ہو چکی ہی اور سب اس حدیث کے
قائل ہین لیکن صاحب مدارک کو محض انکار ہے یہ نہین سمجھا کہ آفتاب پر خاک ڈالی سے اپنی منہ پر
خاک پڑتی ہی اور جو شخص تکذیب رسولخدا کی کرے وہ کافر جہنمی ہے فقط **قوله تعالیٰ**
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ترجمہ یعنے ہدایت کر ہمکو راہ راست کے فقط یہ آیہ سورہ فاتحہ مین
موجود ہے فقط حنبلی محدث نے بریدہ اسلمی سے کہ صحاب رسول خدا سے تہا روایت کی ہے
کہ کہا جناب رسول خدا نے کہ مراد اس آیہ سے یعنے فقط صراط سے محمد و آل محمد ہین
اور حدیث مثل اہل بیتی کمثل سفینۃ نوح شاہد مطلب اس آیہ کے ہی و مراد اہلبیت سے
جناب امیر و فاطمہ و حسنین علیہم السلام ہین معہ اولاد اونکی فقط **قوله تعالیٰ**
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ترجمہ بہائے دو دریا آپس مین ملے ہوئے
کہ اون دونونکے بیچ مین ایک پردہ ہے کہ اوسکی وجہ سے ایک دوسرے پر غالب نہین
آسکتا اور زیادتی نہین کر سکتا فقط يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ترجمہ نکلتا ہے
اونمین سے موتی اور مونگا یہ تینو آیات پارہ ۲۷ سورہ رحمن مین واقع ہین فقط
انس بن مالک سے روایت ہی کہ دو دریا علی و فاطمہ علیہما السلام ہین اور لوگو

آیۂ نہم در بیان اینکہ مراد از صراط مستقیم محمد و آل محمد است

آیۂ دہم در بیان [illegible]

امر سوم در بیان صلوٰۃ بر محمد و آل محمد

وملائکتہ یصلّون علی النبی یا ایہا الذین اٰمنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما

ترجمہ یعنے بدرستیکہ خدائے تعالیٰ و ملائکہ اوسکے صلوٰۃ بہیجتے ہین رسول پر جا ہیئے

جو لوگ ایمان لائے ہین صلوٰۃ بہیجین رسول پر اور سلام فقط یہ آیہ پارہ ۲۲

سورہ احزاب رکوع ۔ مین واقع ہے صواعق محرقہ مین کعب سے روایت ہے کہ بعد نزول

اس آیہ کے صحابہ نے جناب رسول خدا سے پوچھا کہ یا رسول اللہ وجوب صلوٰۃ تو ہمکو

معلوم ہوا لیکن یہ نہین معلوم کہ کیونکر صلوٰۃ آپ پر بہیجین فرمایا حضرت نے اسطرح کہو

اللّٰہم صلّ علیٰ محمّدٍ وّاٰلِ محمّدٍ فقط راوی کہتا ہے کہ بنا بر اس سوال صحابہ

اور جواب رسول خدا کے دلیل قطعی اسبات پر ظاہر ہے کہ حکم صلوٰۃ کا رسول پر

اور بقیہ آل پر اونکے چاہیئے بجز محمد و آل محمد کے دوسرا کوئی شامل نہین ہے و نہ ہو سکتا

ہے چنانچہ ایک شخص نے لفظ علیٰ کے درمیان کہا جناب رسالت پناہ نے فرمایا من

فارق بینی وبین اٰلی بعلیٰ فلیس من اُمّتی یعنے جو شخص کہ فرق کرے درمیان

میرے اور میری آل کے ساتھ لفظ علیٰ کے صلوٰۃ مین وہ شخص میری امت سے نہین ہے فقط

اور کتاب ثواب الاعمال مین منقول ہے کہ حمیدی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ

السلام سے پوچھا کیا معنے ہین صلوٰۃ خدا و صلوٰۃ ملائکہ و صلوٰۃ مومنین کے حضرت نے

فرمایا کہ صلوٰۃ خدا رحمت ہی و صلوٰۃ ملائکہ برکت ہی و صلوٰۃ مومنین دعا ہے فقط

قولہ تعالیٰ اِنَّ الّذین اٰمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لہم الرحمٰن ودّا

ترجمہ یعنے جو لوگ ایمان لائے ہین اور عمل شایستہ کرتے ہین جلد کرے گا خدا

اونکے واسطے ایک محبت فقط یہ آیہ پارہ ۱۶ سورہ مریم رکوع ۶ مین واقع ہے

ثعلبی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیہ شان مین جناب امیر علیہ
السّلام کے نازل ہوا ہے کہ محبت اونکی دل مومنان مین ڈالی اور شان نزول
اسکی یہ ہی کہ بہ باعث ماری جانے قبایل بنی تمیم وبنی امیہ کے غزوات مین بضربت
ذوالفقار حیدر کرار کے ان قوم کو باوجود مسلمان ہونے کے عداوت جناب امیر علیہ
السّلام سے ہتی چنانچہ ایکروز جناب رسول خدا صلعم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا
کہ قُلِ اللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ عِنْدَکَ وُدًّا وَاجْعَلْ لِیْ فِیْ صُدُوْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مَوَدَّۃً یعنے یا علےؑ
دعا کرو خدا سے کہ واسطے میرے مودت ومحبت کو پیدا کرے نزدیک اپنی اور ڈال
میری محبت کو مومنین کے دلونمین فقط ابن عباس راوی ہے کہ مین مکہ مین تہا کہ جناب
رسول خدا نے علی علیہ السلام کا ہاتہہ پکڑا اور چار رکعت نماز ادا کرکے کوہ سرورہ
پر گئے اور منہ اپنا طرف آسمان بلند کیا اور علے نے بحکم رسول خدا ہاتہہ اپنی طرف
آسمان بلند کرکے دعا درگاہ خدا مین طلب کی اوسوقت یہ آیہ نازل ہوا اور جناب
رسالت مآب نے سب اصحاب کے سامنی یہ آیہ تلاوت فرماکے کہا کہ اگاہ ہو کہ دوستی علےؑ
کی نجات دیگی آتش جہنم سے اور یہ دوستی خدا کے جانب سے ہی جو شخص دامن علےؑ کا پکڑیگا
آتش دوزخ سے نجات پاویگا چنانچہ سب صحابہ نے تعجب کیا پس حضرت نے فرمایا
کہ تعجب نکرو تم لوگ چہارم حصہ قرآن ہمارے اور ہماری اہلبیت کے شان مین اور
اور چہارم حصہ مذمت مین ہمارے دشمنان و ہمارے اہلبیت کے دشمنان کے شان مین
آیا ہے اور چہارم حصہ فرایض مین نازل ہوا ہے فقط اور ابن مردویہ نے کتاب
مناقب مین اور نطنزی نے کتاب خصایص مین اور ابن حجر نے صواعق محرقہ مین
روایت کی ہے کہ بعد دعا رسول خدا نے فرمایا کہ یہ دوستی مخصوص ساتہ

[illegible] ہین بلکہ [illegible]

واحمد بن حنبل نے مسند مین روایت کی ہے کہ منافق علیؑ سے محبت نکریگا اور موافق علی سے دشمنی نہ کریگا فقط اور صاحب جامع الوصول وصحیح بخاری و ترمذی نے انس سے روایت کی ہی کہ ہمنے امتحان اپنی اولاد کا محبت علی علیہ السلام مین کیا پس جنکو پایا ہمنے محبت جناب امیر علیہ السلام مین جانا ہمنے کہ یہ حلالی ہے اور جسکو پایا ہمنے دشمن علی علیہ السلام کا سمجھا ہمنے کہ وہ حرامی ہے فقط قولہ تعالی اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاہِدٌ مِّنْہُ وَمِنْ قَبْلِہٖ کِتَابُ مُوْسٰی اِمَامًا وَّرَحْمَۃً ترجمہ یعنے آیا پس کوئی شخص ہے کہ ہو اوپر حجت روشن کے جانب رب اپنی سے اور بعد اوسکے آوے ایک گواہ اوس سے مثل اوس شخص کے کہ بینہ اور شاہد ہوا آگے قرآن سے کتاب موسی تھی درحالیکہ وہ پیشوا اور رحمت تھی فقط یہ آیہ پارہ ۱۲ سورہ ہود رکوع ۲ مین واقع ہے فقط ابن ابی حدید و مغازلی و سیوطی نے کتاب درمنثور مین اور طبری اور اکثر عامہ وخاصہ نے عبد اللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ خود جناب امیر علیہ السلام نے بر منبر فرمایا فرسُوْلُ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَاَنَا شَاہِدٌ مِّنْہُ یعنے رسول گواہ بزرگ ہین وحدانیت ہر طرفی سی خدائے پاک کے اور مین تصدیق کنندہ اور شہادت دینے والا اوسکا خدا کے جانب سے ہون فقط اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور کلینی ابو صالح سے اور راوسنے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر میرے واسطے پشتہ بناوین اور مجکو اوسپر بٹھلاوین پس حکم کرون مین درمیان اہل توریت واہل انجیل کے واہل زبور واہل قرآن کے اونکی کتاب کے موافق اور جانتا ہون ہین کہ [illegible] آیت [illegible] نازل ہوئی ہے فقط اور یعقوب بن جعفر

آیہ بینہ و شاہد در بارہ امامت وحدانیت کی تصدیق کنندہ علیؑ و شاہد یعنی [illegible]

بن سلمان نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مراد بینہ سے رسول خدا ہین اور مراد شاہد منہ سے حضرت علی ہین فقط اور فخر رازی نے بعد ذکر اس آیت کی براہ تعصب لکھتا ہے کہ حق تعالی نے واسطے شرافت وجلالت شاہد کے فرمایا ہے کہ وہ شاہد ہے جو خصوصیت اوس سے رکھتا ہے بمنزلہ پارہ تن اوسکے کے اسمین تین احتمال بیان کئے ہین اول یہ کہ مراد شاہد سے ممکن ہے کہ جبریل ہون دوئم یہ کہ یا زبان مبارک جناب رسول خدا کے ہو سیوم یہ کہ اقرب بصواب مراد علی سے ہو فقط جواب اوسکا یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام اس مقام مدح پر ہرگز نہین مراد ہو سکتے کیونکہ خود فخر رازی لکھتا ہے کہ وہ شخص ہے جو بمنزلہ پارہ تن رسول خدا کے ہے پس جبریل پارہ تن نہین ہین اور نہ وہ منبر پر بیٹھہ کر بمقابلہ امت گواہی دی سکتے ہین وہ حامل وحی ہین فقط جواب دوئم احتمال یہ ہے کہ مراد زبان سے اوسیحالت مین ہوتی کہ زبان کو شخص قرار دیتے معنے آیہ کے ظاہرا یہ ہین کہ آیا پس کوئی شخص ہے کہ ہو اوپر حجت روشن کے جانب حق تعالی سے بعدہ اوسے ایک گواہ اوسی سے مثل اوس شخص کے پس معنے زبان کے شخص نہین ہو سکتا ہے فقط کلام خدا مین معنے پہنانا یا عبارت کا بنانا نہین لوگونکا کام ہے پس دو احتمال رازیکے مردود ہو گئے باقی تیسرا احتمال جو بناچاری لکھا ہے لایق قبول کی ہے اور اگر مطابق کلام فخر رازی کے جبریل و زبان شاہد قرار پاوے تو تکذیب حد لازم آتی ہے لطیفہ تیلوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تالی رسول تھی بلا فصل یعنے خلیفہ رسول بلا فصل تھے اب اس جگہہ پر لازم تھا کہ بپاسداری فخر رازیکے حق تعالی

بعد ہو غیر انبی کے اوپر اثر اوسکے بغیر فضل کے فقط قوله تعالی وقفوهم انهم مسئولون

ترجمہ یعنی لگاہ رکہو اونکو صراط پر بدرستیکہ وہ سوال کئے جاینگے فقط یہ آیہ پارہ ۲۳

سورہ والصفات رکوع ۲ مین واقع ہے فقط کتاب علل الشرایع مین جناب رسالتمآب

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہی کہ بروز محشر بندگان خدا قدم اوٹہا نسکینگے تا اینکہ

چار چیز سے سوال نکئے جاینگے اول یہ کہ دوستی اہلبیت ہماری سے فقط اور فردوس

الاخبار مین دیلمی سے اور کتاب مناقب مین ابن مردویہ نے ابن عباس سے نقل کی

کہ جب یہ آیہ نازل ہوا جناب رسول خدا نے صحابہ کیجانب منہ کر کے فرمایا انتم مسئو

لون تسئلون عن الاقرار بولایت علی بن ابی طالب یعنے قیامت مین پوچہا

جایگا جمیع خلایق سے حال دوستی علی ابن ابیطالب کا اور ابو سعید خدری نے

ابن مسعود سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ زمان رسول خدا مین اس آیہ کو سطرح

پڑہتے تہے وقفوهم انهم مسئولون فی ولایت علی ابی طالب جب زمانہ خلافت

ثالث کا ہوا اسم جناب امیر علیہ السلام کا اس آیہ سے نکال دیا گیا آخر کو حق بہا

ظاہر ہوا مخفی نرہے کہ ابن مردویہ کہ علمائی اہلسنت سی ہے وہ تحریف کلام الہی کا

قایل ہے پس سنیان جو اعتراض عدم تحریف قران مجید کا کرتے ہین تو اونکو لازم

ہے کہ اپنے علمائ دین کو کاذب دروغ گو بناوین اور لعنت اللہ علی الکاذبین

اونکی شان مین شوق سے کہین بلکہ آمین کہنے کو اہل شیعہ بہی شریک ہین فقط

قوله تعالی ومن يطع الله والرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم

من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا

ترجمہ یعنے جنہون نے اطاعت کی خدا کی اور رسول کی پس وے لوگ ساتہہ اونکے

فقط کتاب اربعین مین فخر رازی نے اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور احمد حنبل نے مسند مین اور ابن شیرویہ نے فردوس الاخبار مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین جناب رسول خدا سے روایت کی ہے کہ صدیق تین شخص ہین ایک حبیب ابن نجار مومن آل یٰسین دوسرے خرقیل مومن آل فرعون تیسرے علی ابن ابیطالب امام امت محمدؐ کے کہ کبھی ان اشخاص سے کفر نہین ہوا ہے و نہ دروغ و کذب کبھی کسی امر مین کہا و کیا ہے اور حافظ ابو نعیم عباد بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ خود جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے یہ صفت حضرت ادریس پیغمبر اور حضرت یوسف پیغمبر کے واسطے دی ہے اور صدیق اکبر سوائے میرے جو کوئی نام اپنا رکھے وہ شخص کاذب ہے فقط پس اگر کاذب اپنا نام صدیق رکھے تو گویا مصرع ع برعکس نہند نام زنگی کافور* اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبیین سے مراد پیغمبر و نسے ہی اور جناب ختم الانبیا ہین اور صدیقون سے مراد علی مرتضے علیہ السلام ہین اور شہیدون سے مراد جناب امام حسن و حسین علیہ السلام ہین اور صالحون سے مراد امام زین العابدین علیہ السلام سے تا جناب امام مہدی آخر الزمان علیہ السلام ہین اور ابو بصیر نے حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے مجھسے کہا کہ حق تعالیٰ نے تمکو یاد کیا ہی اپنی کتاب مین پس آیہ کو تلاوت فرمائے اور فرمایا کہ مراد نبیین سے جناب رسول خدا ہین اور صدیقین سے اور شہدا سے ہم لوگ ہین اور صالحون سے تم ہو پس چاہیئے کہ تم بصلاح آراستہ ہو نام نیک پیدا کرو جسطرح سے حق تعالیٰ نے تمکو ساتھ اوس نام کے یاد کیا ہے اور خبر مین وارد ہے کہ یکروز ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ جناب رسول خدا سے کہتے تھے

اپکے پاس شکایت کو آیا ہون حضرت نے فرمایا کہ آسمان پر کسے نے سایہ نہین کیا ہے اور زمین نے کسیکو نہین اوٹہایا کہ وہ راست گو تر ابوذر سے ہو یہ کلام تمام نہونے پایا تہا کہ جناب امیر علیہ السّلام کو حضرت نے آتے دیکہا پس حضرت نے اونکے حق مین فرمایا کہ یہ مرد بدر ستیکہ علی ابن ابیطالب صدیق اکبر ہے اور فاروق اعظم ہے اور حسن اولئک سے مراد محمد مہدی صلوات اللہ علیہ ہین اور خود جناب امیر علیہ السّلام فرماتی ہین کہ حق تعالی نے شان ادریس پیغمبر مین فرمایا ہے کہ اِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا اور شان یوسف ۱۷ مین
أَيُّهَا الصِّدِّيقُ اور رسول خدا نے حبیب نجار و حزقیل کو اور مجہکو صدیق فرمایا ہے پس مین ان سب سے افضل ہون قوله تعالے وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ الْمُفْلِحُونَ ترجمہ یعنے اور وہ شخص کہ لایا سخن راست کو اور تصدیق کیا ساتہہ اوسکے یہ گروہ وہ ہے فقط یہ آیہ پارہ-۲۴-سورہ زمر رکوع ۴-مین واقع ہے فقط سُدی نے لکہا ہے کہ مراد الَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ سے جبریل علیہ السّلام ہین کہ قرآن کو جانب پروردگار سے لائی ہین اور صدق سے مراد جناب رسالت پناہ ہین کہ صدق اوسکے ہین اور بعضون نے لکہا ہے کہ جَاءَ بِالصِّدْقِ سے انبیا علیہ السّلام ہین اور صدق سے امت اونکی ہے اور شیخ امام بخش ناسخ نے سطور سے منظوم کیا ہے ناسخ بیان اَلَّذِي جَاءَ بالصدق کا ❊ مفسر رقم کرتے ہین جابجا ❊ دُر رجو کہ سیوطی کی تفسیر ہے ❊ یہ مضمون صاف اوسمین تحریر ہے ❊ کہ مقصود اوس سے ہی شیر خدا ❊ وہی ہی بڑا صاحب اتقیا ❊ اور حدیث مین وارد ہے کہ شب معراج مین خطاب جناب احدیت کا رسول خدا کو پونہچا کہ جا اور اپنی قوم کو خبر دے اوس سے کہ جو تو نے اسجگہہ دیکہا ہے پس

۱۷ آیت قرآن شریف در بارہ صدیقیت جناب امیر علیہ السلام کے

یقیمہ مقت نبی و ہو الصدیق الاکبر یعنے علی ابن ابیطالب تصدیق تری کریگا
کہ وہ صدیق اکبر ہے اور مخالف و موافق سے منقول ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ
اَلصِّدِّیقُوْنَ ثَلَاثَۃٌ یعنے صدیق تین ہین ایک حزقیل آل فرعون دوسرا حبیب
نجار آل یٰسین تیسرا علے ابن ابی طالب آل محمد ہین اور مروی ہے کہ جناب
رسول خدا نے ایک جماعت کو ہمراہ حضرت علی علیہ السلام کے ایک جنگ مین بہیجا
بعد اوسکے فرمایا کہ کون ہے کہ فضیلت پسر عم میرے کی قرآن سے بیان کرے عمار یاسر کہڑے ہوے
اور عرض کیا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ لَنَا بِہٖ ~~حضرت نے فرمایا~~
حضرت نے فرمایا کہ سچ کہتا ہے تو اور زید بن حسان نے روایت کی ہے کہ ابتدای اسلام مین
نزدیک حضرت رسول خدا صلعم کے حاضر ہوا مین اور عرض کی مینے کہ یا رسول اللہ کیا
کلمہ کہتے ہو تم فرمایا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنے خدا ایک ہے اور مین اوسکا
رسول ہوں زید کہتا ہے کہ مینے عرض کی کون شخص تصدیق کرتا ہے تمہارے اس
قول کی فرمایا کہ صَبِیٌّ وَّامْرَاَۃٌ یعنے ایک لڑکا ہے اور ایک عورت ہی مراد صبی سے
علی اور عورت سی خدیجۃ الکبریٰ علیہ السلام ہین اور اسی واسطے رسول خدا فرماتے
ہے کہ ساتہ برس ملائکہ مجہپر اور علے پر درود بہیجتے رہے اسلئے کہ سات برس تک
سوائے میرے اور علی علیہ السلام کے کسی نے نماز نہین پڑہے تہے اب ان آیات
واحادیث صحیحہ سے صدیق اکبر و فاروق اعظم ہونا دوسرے اشخاص کا بالائی طاق
ہوا فقط قولہ تعالےٰ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوْمٍ ہَادٍ ترجمہ یعنے نہین ہے تو مگر
ڈرانے والا اور واسطے ہر قوم کے ہدایت کرنے والا ہے فقط یہ آیہ پارہ ۱۳۔
سورہ رعد رکوع ا مین واقع ہے فقط ثعلبی نے اپنی تفسیر مین ابن عباس سے
روایت کی ہے کہ حقیقت یہ آیت [illegible]

نے لکھا ہے کہ یہ حدیث دلالت رکھتے ہی اس بات پر کہ زمین خدا کسی ہنگام مین
حجت خدا سے خالی نہین ہے جسطرح سے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ زمین
خالی حجت خدا سے نہین ہے یا ظاہر اور مشہور یا پوشیدہ اور مستور ہو اور سے
علی ابراہیم نے کہا ہے کہ لفظ ہدی کا کتاب خدا مین بچند معنے مستعمل ہوا ہے
اور جملہ ان معنے ائمہ علیہم السلام ہین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَلِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ
یعنے واسطے ہر قوم کے ہر وقت مین امام ہو کہ ظاہر کرنے والا حق کا ہو اور تفسیر
عیاشی مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا اون حضرت نے
کہ فرمایا رسول خدا نے کہ منذر مین ہون اور علی علیہ السلام ہادی ہین واسطے
اوس قرن کے کہ جسمین وہ ہین اور اس بات مین احادیث بہت وارد ہین باعث
طول کے مندرج نہین ہوئین قولہ تعالی اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا ۱۸
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ ترجمہ یعنی نہین ہے حاکم تمہارا
مگر اللہ و رسول اوسکا اور وے لوگ جو ایمان لائے ایسے ہین کہ قایم رکھتے ہین
نماز کو اور دیتے ہین زکواۃ کو حالت رکوع مین فقط یہ آیہ پارہ ۶ سورہ مایدہ
رکوع ۸ مین واقع ہے فقط صاحب جامع الوصول و نسائی و ثعلبی و سیوطی و خوارزمی
و علامہ زمخشری و علامہ نیشاپوری و بیہقی و مولف مشکواۃ و بہت عامہ
و خاصہ نے خصوصاً حسن بصری و عتبہ بن ابی حکم و عبد اللہ و قیس ابن ربیع
و ابن عباس و جابر وغیرہ غرض جمہور مفسرین نے روایت کی ہے کہ یہ آیہ شان
عالی شان جناب امیر علیہ السلام مین نازل ہوا ہے اور سبب نزول کا یہ ہے
کہ ایک روز جناب امیر علیہ السلام مسجد مین نماز پڑہتے تہے ناگاہ ایک

آیہ انما ولیکم در بارہ انگوٹھی دینے
سائل کو رکوع میں نماز مین

سایل آیا بہ تضرع وزاری ہر ایک نمازی سے کچہہ طلب کیا ہر جگہہ سے محروم پہر اقریب
حضرت کے آیا حضرت نے بحالت رکوع دست مبارک سے اشارہ کیا سایل ایمائے حضرت سے
آگاہ ہوکر انگشتر دست حق پرست سے لے لیا اور وہ انگشتر طوق بن جبران کی تھی کہ حضرت نے
اوسکو جنگ مین واصل جہنم کرکے غنیمت مین پایا تھا اور نگین اوسکا یاقوت سرخ بوزن
نو مثال شرعی تہا اور قیمت اوسکی خراج شام سے زیادہ تھی فقط پس اوسوقت
یہ آیہ نازل ہوا جناب رسول خدا صلعم نے اس آیہ کو تلاوت فرمایا اور کہا کہ یا علے
تجھکو مبارک ہو کہ یہ آیہ تیری شان مین نازل ہوا ہے فقط بعضے معاندین پیروان
دجال نے ساتہہ اس تمہید کے جرح کی ہے کہ ایک مرتبہ کسی معرکہ جہاد مین ایک تیر
پای مبارک مین جناب امیر علیہ السلام کے لگا تہا کہ نکلنا اوسکا دشوار تہا جب
قصد نکالنے کا کیا جاتا تہا حضرت کو بشدت صدمہ ہوتا تہا اور وہ نکل نسکتا تہا
جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ جب بہائی میرا نماز مین مشغول ہو یہ تیر اوسوقت نکال لینا
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جسوقت حضرت نماز پڑہنے لگے قنبر نے حضرت کے پای مبارک پر اپنا
پاؤن رکہہ کے ہاتہہ سے اوس تیر کو نکال لیا اور حضرت کو اصلا خبر نہوئی پس اس تمہید سے
غرض معاندین یہ ہے کہ ہرگاہ بوقت نماز کے اسقدر رجوع قلب خدا کے جانب
ہوتا تہا کہ قنبر نے تیر کو نکال لیا اور حضرت کو مطلق خبر نہوئی پس کیونکر سایل کا آنا مسجد مین
اور حضرت کا اشارہ کرنا ہاتہہ سے اور انگشتر کا اوتار لینا سایل کا ہوسکتا ہے
یہ امر برخلاف رجوع قلب کے ہے پس ظاہر ہے کہ نماز جناب امیرؑ کی رجوع قلب سے نہ تہی فقط
جواب اوسکا یہ ہے کہ الحمد للہ کہ بروقت نکلنے تیر کے رجوع قلب جناب امیر علیہ السلام کے
بحالت نماز خود قایل ہوچکے ہین باقی رہا انگشتر کا دینا سایل کو بحالت رجوع قلب

اور ہر ایک سے مایوس ہوا یعنے کسی نے کچھہ ندیا اوسوقت سایل نے قلب اپنا جانب خدا

رجوع کیا اور ملائکہ اعمال نے سوال سایل در اجابت تک پونہچایا اور قلب جناب امیر علیہ

السّلام بشدت رجوع اوسمقام پر موجود تہا پس ہین پر حاجت سایل روا فرمای شعر

ماہمہ از درگہہ لطفت گدای میکنم * ای ہمہ شاہان گدایت یا امیر المومنین * اور صحیح مسلم

مین وصحیح بخاری مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے ایک لشکر واسطے

جنگ کے روانہ کیا اور امیر اوس لشکر کا جناب امیر کو کیا ہر گاہ حضرت نے فتح کے ایک کنیز غنیمت

مین واسطے اپنے لے لی لشکریان ودیگر توابع کو یہ امر گران گذرا خوش نہ آیا منجملہ اونکے

چار شخص صحابہ سے متفق ہوے جب جناب رسول خدا کی خدمت مین آئے ایک نے

اون چار ونسے اوٹہا اور عرض کیا کہ علی سے یہ حرکت وقوع مین آی ہے حضرت نے

سنکر منہ اپنا اوس شخص سے پہیر لیا بعدہ بقیہ تینون نے ایک کے بعد دوسرے نے وہی

بات عرض کرتے گئے حضرت نے ہر ایک سے روی مبارک اپنا پہیر لیا بعدہ از روی غضب

فرمایا کہ کیا چاہتے ہو تم لوگ علی سے اور یہ فرمایا کہ عَلِیٌّ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ یعنے

علی مجہسے ہی اور مین علی سے ہون اور علی ولی ہر مومن کا ہے بعد میرے فقط اور

عبد البر نے استعاب مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا نے جناب امیر

علیہ السّلام سے کہا کہ تو ولی ہر مومن کا ہے بعد میرے فقط نکتہ اس حدیث سے صاف صاف

واضح ہے کہ ولی بمعنے خلافت کے ہے اسلئے کہ اگر معنے اسکے خلافت کے نہ لئے جاوین

تو قید کلمہ بعد میرے کا عبث وبیکار ہوتا ہے فقط قولہ تعالے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ

اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ

اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ترجمہ یعنے اے لوگو کہ ایمان لائے

آیہ نوزدہم در بار... پیوست بجناب امیر...

کہ دوست رکھتا ہے اونکو اور دوست رکھتے ہین وہ اوسی خدا کو ایسے وہ کہ اموات
ہین اوپر مومنین کے وسخت دل ہین اوپر کافرونکے فقط یہ آیہ پارہ ۔۶۔ سورہ مایدہ رکوع
۸ ۔ مین واقع ہے ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ یہ آیہ شانمین علی ابن ابیطالب
علیہ السلام کے وارد ہے اور موید اسکے وہ روایت ہے کہ بروز جنگ خیبر جب دو مرتبہ
صحابہ لڑا ے سی رو گردان ہوے جناب رسول خدا نے فرمایا کہ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ
غَدًا رَجُلًا کَرَّارًا غَیْرَ فَرَّارٍ یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ
یعنے کل علم ایسے کے ہاتھہ مین دونگا کہ وہ کرار غیر فرار ہے اور حق تعالی نے اس فتح کو
اوسکے ہاتھہ پر مقرر کیا ہے اور خدا اور رسول وسکو دوست رکھتے ہین
اور وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے فقط ہر گاہ اصحاب و انصار نے یہ کلام معجز بیان
حضرت سے سنا ہر ایک کو حوصلہ منصب عالی کا ہوا تمام شب اسے فکر مین بیدار رہے
جب صبح ہوئی سب حاضر خدمت نبوی کے ہوئے پس جناب نے فرمایا کہ اَیْنَ عَلِیُّ ابْنُ
اَبِیْ طَالِبٍ یعنے کہان ہے علی ابن ابیطالب سب نے متفق اللفظ عرض کے کہ اونکے
چشم مین آشوب اور درد ہے حضرت نے فرمایا کہ لے آؤ اونکو پس سلمان فارسی نے
جناب حیدر کرار کو حسب الطلب حاضر کیا حضرت نے پوچھا کہ یا علی تمکو آزار چشم سے
بہت تکلیف ہے جناب امیر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ غیر آزار اسکے کہ آپ کی زیارت سے
محروم ہون کچھہ رنج والم اپنا مجھکو نہین ہے اوسوقت جناب رسالت مآب نے حضرت علی
علیہ السلام کو اپنے گلے سے لگایا اور لعاب دہن مبارک اپنا حضرت امیر ع کے
آنکھون پر ملا اور واسطے شفائی درد کے دعاء کی بمجرد دعاء جناب امیر ع کو شفا
حاصل ہوئی پھر کبھے درد چشم مین مبتلا نہوئی پس جناب رسول خدا نے علم
ظفر شیم جناب امیر علیہ السلام کو عنایت فرمایا اور کہا کہ یا علی جاؤ اور اس قلعہ کو فتح کرو

اور ذرہ اپنی پہنائی اور ذوالفقار کمر سے لگائی اور خود مرکب پر سوار کرایا اور بر وقت
رخصت دعائی نصرت فرمائی چنانچہ جناب امیر علیہ السلام متوجہ قلعہ ہوئی اور وہان
پہچکر علم ظفر شیم کو سنگ خارا پر بطور زمین کے نصب کیا قلعہ دار نے دیدبان سے
یہ معجزہ دیکھہ کر گھبرایا کہ ایک شخص یہود سے قلعہ سے اوترکر نام حضرت کا کسی سے پوچھا
معلوم ہوا کہ نام سپہ سالار کا حیدر ہے یہ سنکر باواز بلند چلایا کہ قسم ہی تورات کے
کہ اے اہل قلعہ کہ تم لوگ مغلوب ہوئے اس اثنا مین حارث ملعون بدستور معہ فوج
قلعہ سے باہر آیا اور بعد گفتگو بسیار لڑائی شروع ہوئی اوس ملعون نے دو شخص کو
لشکر اسلام سے شہید کیا جناب حیدر کرار کو تاب نہ آئی مرکب کو مہمیز کرکے اوسکے
مقابلہ مین جاکر بعد وعظ و پند کے اوسکو واصل جہنم کیا مرحب برادر اوسکا یہ خبر
سنکر مسلح ہو کے معہ لشکر آیا چونکہ پہلوان نامی و شجاع نہایت تہا جسکے کہ دو تلوار
باندہتا تھا اور سنان نیزہ کی اوسکے بوزن تین من کے تہی اہل اسلام سے کسی شخص کو
اوسکے مقابلہ کی طاقت نہ تہی پس خود جناب حیدر کرار اوسکے مقابلہ کو آنکر رجز پڑہا
اور فرمایا اَنَا الَّذِی سَمَّتنِی اُمِّی حَیدَرَہ یعنے مین وہ ہون کہ نام میرا رکھا ہی میری ماں نے
حیدر جب نام حیدر کا اوسنے سنا میدان نبرد سے بہاگا ایک شخص در قلعہ پر ملا پوچھا
کہ تو شجاعان عرب ہو کر اسقدر بدحواس کیون میدان جنگ سے بہاگا اوسنی کہا
کہ مینے خواب مین اپنی مانکو دیکھا اونسے مجہسے کہا کہ تجہپر شیر حملہ کرے گا صبح کو ایک عورت
کاہنہ سے تعبیر پوچھی مینے اوسنے کہا کہ جسکا نام حیدر ہو گا اوس شخص سے تو ڈرنا کہ وہی
تیرا قاتل ہو گا پس اوس شخص نے تسلے دیکر کہا کہ کیا اسی کا نام حیدر ہے یا وہ دوسرا ہوگا

تیری امداد کو لشکر بھیجتا ہون چنانچہ مرحب پلٹ کر پھر میدان مین آیا اور تلوار نکال کر حضرت پر حملہ کیا حضرتؑ نے وار اوسکا خالی دے کر اوسکو معہ اسپ دو ٹکڑے کیا نعرہ تکبیر لشکر اسلام سے بلند ہوا فقط قطعہ از مولف سر پہ مرحب کے چلی جب ذوالفقار٭ اوسگہڑی سکتے مین ایک عالم رہا٭ کاٹ کر روح الامین کے تین پر٭ پھیپلا جاکر زمین مین جسم رہا٭ دیکھہ کر دست خدا کی ضرب کو٭ دیر تک جبریل کا سر خم رہا٭ ٭٭

اور اگر ابتدا سے انتہا تک اس لڑائی کے دیکھنے کا جن احباب کو شوق ہو تو کتاب حملہ حیدری تصنیف ملا باذل علیہ الرحمۃ کو ملاحظہ فرماوین فقط ہرگاہ جب مرحب فی النار والسقر ہوا یہودیون نے حضرت کو گھیر لیا آخرکار لشکر دونو باہم ملگئے تلوار چلنے لگی قاعدہ ہے کہ جب لشکر بے سردار ہوتا ہے تو بجز بھاگنے کے کوئی چارہ نہین نظر آتا ہے آخرش یہودان بے سروسامان معرکہ جنگ سے گریزان ہوئے اور جناب حیدر کرار نے تعقب اونکا کیا وہ سب قلعہ مین جاکر دروازہ بند کرلیا اس داروگیر مین سپر جناب امیر علیہ السلام کی ایک یہودی لے بھاگا اور قلعہ کے اوپر سے بارش سنگ کی ہونے لگی جناب حیدر کرار غصہ مین آکر در قلعہ کو دو انگلے سے پکڑ کر کھینچ لیا وہ اوکھڑ کے حضرتؑ کے دست مبارک مین بجائے سپر کے ہوگیا ناگاہ صدا الامان کی جانب قلعہ سے بلند ہوئی حضرت نے تلوار روکی جابر بن عبداللہ سے منقول ہے کہ خندق اوس قلعہ کی بہت چوڑی تھی لشکر اسلام عبور نہ کرسکتا تھا حضرتؑ نے اوس در کا ایک گوشہ ہاتھہ مین لیکر چاہا کہ بطور پل خندق پر رکھدین اتفاقاً طول در کا عرض خندق سے کم تھا اوسوقت وہی گوشہ در ہاتھہ سے لیکر لب خندق ملا دیا اور لشکر اسلام اوس در پر سوار ہوکر حضرتؑ کے جانب آتا تھا آپ اپنی جانب ہاتھ لیتے تھے کہ وہ لشکر عبور کیجاتا تھا

چنانچہ دس مرتبہ ایسا ہی ہوا اور کیا کہ ایک لب کو طول در کا لب خندق سے ملادیا

جب لشکر پلہ پر آجاتا تہا تب وس پلہ کو معہ لشکر دوسری جانب لب خندق ملادیتے

کہ وہ لشکر اوتر جاتا تہا یہان تک کہ سب لشکر اسیطرحسے داخل قلعہ کے ہوا اور جناب

خبر فتح سے مطلع ہوکر فورًا تشریف لائے اور حضرت نے بچشم خود در کا لب خندق سے

ملحق کردینا اور لشکر اسلام کا اوسپر سوار ہوکر قلعہ کے جانب عبور کرجانا ملاحظہ فرمایا

تعجب کیا فورًا جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ آپ تعجب نکیجیے دیکھیے پای علی کے جانب

پس جب حضرت نے دیکھا کہ پای مبارک حیدر کرار کے زمین سے بلند بروی ہوا مین

تعجب ہو جبرئیل سے کہا یہ جائے تعجب نہین ہے ملائکہ آسمان اپنی پرون پر پای مبارک

حضرت علی علیہ السلام کو لئے ہین قطعہ از مولف بنایا پل در خیبر کا جبکہ خندق

نہ تہے زمین پہ تیرے ای فلک وقار قدم ✤ کہا رسول نے صلے علی زہی اعجاز ✤ ہوا

یہانیکے اسدم ہین استوار قدم ✤ منقول ہے کہ جب جناب حیدر کرار نے در خیبر

اوکہاڑا تمام قلعہ جنبش مین آگیا کہ صفیہ جو اخطب کی بیٹی تخت پر سے نیچے گر پڑی

منہ اوسکا چہل گیا تہا منقول ہے کہ جب مال غنیمت تقسیم ہونے لگا تو وہ در

اژدہات کا تہا شیر خدا نے اوسکو ہاتہہ سے مثل گالہ روئی کے ٹکڑے ٹکڑے

کرکے ہر ایک مہاجر و انصار وغیرہ کو مطابق حصہ کے تقسیم کردیا اور وزن ہر ٹکڑے

بمقدار حصہ کے برآیا بروقت وزن کم وبیش نہوا اور اسی معرکہ مین تین

علیہ السلام کے ضرب ذو الفقار حیدری سے کٹ گئے اور منقول ہے کہ او

ضربت کے صدمہ سے ایک خاندان جن کا زیر زمین اولٹ کے تباہ ہوگیا فقط

قولہ تعالے اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً

ثواب اونکا ہی نزدیک پروردگار اونکے کے اور نہین خوف ہی اوپر اونکے اور نہ غمگین ہونگے

فقط یہ آیہ پارہ ۳ سورہ بقر رکوع ۲۳ مین واقع ہے فقط ثعلبی اپنی تفسیر مین روایت

کرتا ہی کہ مجاہد نے ابن عباس سے مروی ہے کہ جناب امیر المومنین علے ابن ابیطالب علیہ السلام

کے پاس مال دنیا سے صرف چار درہم تہے اور کچھہ نہ تہا حضرت نے ایک درہم رات کو

اور ایک درہم دنکو اور ایک درہم پوشیدگی مین اور ایک درہم ظاہر مین براہ خدا تصدق کیا

ہرگاہ یہ عمل سید اوصیا سے اس طریقہ پر صادر ہوا اوسوقت یہ آیہ نازل ہوا چنانچہ

سید الانبیا نے استفسار فرمایا کہ یا علیؑ باعث اسکا کیا ہے کہ اس نہج خاص پر تصدق کیا

تمنے جناب امیرؑ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ طریقہ تصدق کا کہ خوشنودی باریتعالی

جسپر مترتب ہو خالی چار صورتون سے مینے نہ پایا اس جہت سے احتیاطاً ایسا کیا مینے کہ ایک

اونمین سے شرف قبول کو پونہچے و رضامندی خدائے پاک حاصل ہو پس جناب رسولخدا نے

فرمایا کہ خوشاحال تیرا یا ابوالحسنؑ کہ جس چیز کا تو جویا تہا وہ میسر ہوئی اور جس چیز کا

تو امیدوار تہا وہ چیز حق تعالی نے تجہکو عطا کیا اور تصدق تیرا قبول کیا اور جمیع

خلایق سے تجہکو برگزیدہ کیا فقط اور ابن معاذلی نے و شافعی نے بیچ کتاب مناقب

اپنی کے اور فخر رازی نے اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ بیمین کئے روایت ہین ایک یہ ہے

کہ عبد الرحمن بن عوف نے چند دینار اصحاب صفہ پر تصدق کئے اور علیؑ نے

ستائہہ وزن وسیق کے تمر سے شب کو تصدق کیا پس حبیب تردونون صدقونکا

صدقہ علی کا ہوا پس یہ آیہ نازل ہوا پس صدقہ بوقت شب علیؑ کا اور بوقت روز

عبد الرحمن بن عوف کا ہے دوسرے یہ کہ روایت ہے ابن عباس سے جو نسبت چار درہم

چار درہم کے حضرت علیؑ نے تصدق کیا ہے جسکا ذکر ہوچکا ہے وہ ہی تیسرے یہ کہ

[illegible]

کہ تصدق کیا چالیس ہزار دینار کو دس ہزار دنکو اور دس ہزار راتکو اور دس ہزار

پوشیدہ اور دس ہزار ظاہر مین اور صاحب مدارک نے اسقدر زیادہ کیا ہی کہ بعضے

حق علماء مین کہتے ہین فقط سبحان اللہ کیا خوب صاحب کشاف و صاحب مدارک نے کشف

بے ربط اپنا اسمقام پر ظاہر کیا ہے حق یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالے پر یہ تو بہتان باندہکر

شریک ان آیات کے ہوگے **قولہ تعالے** ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذباً او کذب

بالحق لما جاءہ ترجمہ یعنے اور کون ستمگار تر ہے اوس شخص سے کہ افترا کرتا ہی اوپر خدا کے

ازروی دروغ کے یا تکذیب ساتھہ حق کے ہرگاہ آیہ اونکو آیا فقط یہہ آیہ پارہ ۲۱

سورہ عنکبوت رکوع ۶ مین واقع ہے آیہ دیگر **قولہ تعالے** ولو تقول علینا بعض

الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد

عنہ حاجزین ترجمہ یعنے اور اگر افترا کرے اوپر ہمارے بعضے سخن کو ہر آئینہ لینگے

ہم اوسکو بدست راست پس ہر آئینہ قطع کرینگے ہم اوسے رگ دل کو پس نہین تمسے کوئی شخص

قتل اونکے سے منع کرنے والا فقط یہ آیہ پارہ ۲۹ سورہ حاقہ رکوع ۲ مین

واقع ہے فقط اور قول صاحب کشاف و مدارک کا نسبت ابوبکر کے کئی وجوہ سے

مردود ہے اول یہ کہ اوسوقت مین ابوبکر کو کہان سے دفعتاً چالیس ہزار دینار

ملگیا تھا کہ تصدق کردیا حالانکہ خود محتاج تھے بلکہ اطفال اونکے یہود کی معلمگری

کرتے تھے دوسرے یہ کہ محتاجی ابوبکر کی اس روایت سے جو آیندہ آیہ مین آویگی

والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلہم یحبون الخ جب نازل ہوا ظاہر ہے

کہ باوصف فرمانے جناب رسول خدا کے کہ کون ایسا ہے کہ جو اس مرد عرب کو

[illegible]

نزول آیہ ممدوحہ کے ہوئے تیسرے یہ کہ اگر خلیفہ اوّل چالیس ہزار دینا خیرات کرنے کی
مقدرت ہوتی تو کوئی انگشتری بوقت نماز رکوع میں سایل کو دی ہوتی کہ آیہ یُقِیمُونَ
الصَّلٰوۃَ وَیُؤتُونَ الزَّکوٰۃَ وَہُم رَاکِعُونَ میں شریک ہو جاتے حالانکہ اونکو ہی
رحاصر خواہ نخواہ سکے بھی نہین دی گئی و نہ ہو سکی چہارم یہ کہ جب آیہ اموالہم باللیل
والنہار سرًا و علانیۃً نازل ہوا جناب رسول مقبول نے خود حضرت علی علیہ السلام
سے استفسار فرمایا کہ یا علی اسکا کیا باعث ہے کہ تمنے اس نہج سے تصدق کیا اور بعد
جواب جناب امیرؑ کے پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ یا ابو الحسن جس چیز کا تو جویا اور امیدوار تھا
وہ چیز تجھکو خدا نے عطا کیا پس اگر یہہ آیہ ابوبکر کی شان مین نازل ہوا ہوتا تو جناب
رسول خدا حضرت علیؑ سے کیون فرماتے کہ یا ابو الحسن جس چیز کا تو جویا و امیدوار تھا
حق تعالی نے تجھکو عطا کیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ جناب رسول خدا پر سے
کذب و بہتان باندہا ہے اور جسنے رسول خدا پر افترا کیا لاریب فیہ وہ شخص کافر ہے فقط
پنجم یہہ کہ نازل ہونا اس آیہ کا بحق جناب امیرؑ کے اکثر مفسرین اہلسنت و مفسرین اہل التشیعہ
سے ثابت ہی گویا یہ آیہ متفق علیہ کو ترک کرنا بنا بر اسکے لَا یَجتَمِعُ اُمَّتِی عَلَی الضَّلَالَۃِ
یعنے نہین جمع ہوتی امت میری اوپر گمراہی کے درست نہین ہے پس بنا بر تعصب کے
حق سے تجاوز کرنا اور کہنا کہ حق جناب امیرؑ نہین ہے بلکہ ابوبکر کے حق مین یہ آیہ آیا ہے
کمال بے غیرتی ہے معلوم نہین کہ اس اجماع مین کس وجہ سے نقص واقع ہوا ہے
کہ اسکو مسلم نہین رکہتے ہین اور وہ اجماع کہ جو خلافت ابوبکر مین واقع ہوا تھا
باوصف کہ اسکے کہ بنی ہاشم و خود جناب امیرؑ نے بقول صحیح بخاری تا حین حیات

لاخوف علیہم ولاہم یحزنون دلالت کرتا ہے کہ اون لوگون پر خوف اور حزن نہین ہے
اور خوف و حزن ابو بکر کا اس عبارت سے ثابت ہے کہ کہا اونے لیت لم اکشف بیت
فاطمۃ یعنے کاش نکہولتا مین خانہ فاطمہ ع کو فقط اور ظاہر ہے کہ ابو بکر اس حرکت
ناشایستہ سے کمال خوف مین رہا کیا پس اس مقام سے ثابت ہے کہ یہ آیہ حق مین ابو بکر
کے نازل نہین ہوا ہے یہ بالکل بندش و تعصب ان بیدین کا ہے فقط قولہ تعالی
اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ
اَلَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ
دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَ
رِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ ترجمہ یعنے آیا گردانتے ہو تم سیراب
کرنیوالے حاجیون کو اور بنانے والے مسجد حرام کو مانند اوس شخص کے کہ ایمان
لایا ہے ساتہہ خدا کے اور روز قیامت کے اور جہاد کیا بیچ راہ خدا کے نہین برابر
ہین نزدیک خدا کے اور خدا نہین ہدایت کرتا قوم ظالمون کو وہ لوگ کہ ایمان
لائے اور ہجرت کی اونہون نے اور جہاد کیا اونہون نے بیچ راہ خدا کے ساتہ
اموال اپنے کے اور نفسون اپنے کے بزرگ تر ہے از روی درجے کے
نزدیک خدا کے اور یہ گروہ وہی پوہنچنے والے ہین مقصد کو فقط بشارت
دیتا ہے اونکو رب اونکا ساتہہ رحمت کے جانب اپنی سے اور ساتہہ خوشنودی کے
جنت کے واسطے اونکے بیچ جنت کی نعمت پائی بے زوال فقط یہ تینون آیات

پارہ ۱۰ سورہ توبہ رکوع ۳ مین واقع ہین فقط شعبے اور حسن بصرے

۱۲ یہ آیت وقت تفاخر دربارہ افضلیت حضرت علیؑ و عباس و طلحہ کے
کہ جو طلحہ کلید بردار و سقایت کعبہ مین کرتے تھے ۱۲

روایت کی ہے کہ یہ آیات شان عالی شان علی ابن ابیطالب علیہ السلام مین نازل ہین
جسوقت کہ عباس و طلحہ بن شیبہ باہمدیگر مفاخرت کرتے تھے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ مین بہتر ہون کہ سقایت حاج مجھسے تعلق ہے یعنے مین حاجیون کو پانی پلاتا ہون اور
طلحہ بن شیبہ نے کہا کہ مین تمسے بہتر ہون کہ کلید بردار کعبہ کا ہون چاہون تو تمام شب
خانہ کعبہ مین رہون اور باہمدیگر یہ قرار دیا کہ اول جو شخص اس راہ سے گذرے اوسکو
حکم کرین ناگاہ حضرت امیر علیہ السلام تشریف لاتے تھے کہا اون دونون نے کہ اللہ اکبر
اس شخص سے بہتر ہمکو حکم نہ ملیگا پس ہاتھ امیر کا پکڑکر نزدیک اپنی بٹھلایا اور صورتحال
تنازع بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ تمکو ایسے شخص کو بتلاؤن کہ وہ بہتر تم دونونسے ہو
اونہون نے کہا کہ وہ کون ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہے کہ جسنے تیغ تمہارے سرونسے
نہ اوٹھائی تا اینکہ تم ایمان لائے اونہون نے کہا کہ یہ کنایہ تو آپ اپنی جانب کرتے ہین
تب حضرت نے فرمایا کہ ہان اسلئے کہ زمان خوردی سے ابتک معتقد رسول خدا کا ہون
اور جہاد کرنے والا ساتھ مشرکونکے اور نماز پڑھنے والا ساتھ رسول خدا کے
طرف دو قبلونکے اور قبل اسکے عبادت کرنے والا خدا کی کہ تیرا مرد شریک تہا
پس وہ لوگ اپنا تفاخر فراموش کرکے حضرت سے کہا کہ اب ہمکو خصومت تمہارے
ساتھ ہوئی آؤ چلین نزدیک رسول خدا کے پس عباس و طلحہ و جناب امیر نزدیک
رسول خدا کے آئے عباس و طلحہ نے کہا کہ یہ کودک ہمپر تفاخر کرتا ہے اور حکایت
ماقبل کو نقل کیا جناب رسول خدا نے فرمایا کہ یا علی کیا باعث ہوا کہ تو عباس کے
پاس گیا اور اسطرحکا کلمہ کہا تو نے حضرت نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ساتھ کلمہ
حق کے تکبر اور تفاخر انکے کو توڑا مینے جو شخص چاہیے کہ کلمہ حق سے خوش ہو یا ناراض

نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمد [illegible] اور کہتا ہے
کہ ان آیات کو انکو سناؤ چنانچہ جناب رسالتمآب نے تعمیل حکم رب جلیل کے بجالائے
اور جمہور اہلسنت و صحاح ستہ مین روایت ہے کہ یہ آیات بشان علی ابن ابیطالب
علیہ السلام نازل ہوئی ہین اور نسائے اپنے صحیح مین بیچ جزو ثانی کے و ثعلبی نے
اپنی تفسیر مین کہ حسن اور شعبی و محمد بن کعب القرظی نے کہا ہے کہ یہ آیات شان علی
علیہ السلام مین نازل ہوئے ہین پس ان آیات سے افضلیت جناب امیرؑ کے جمیع صحابہ سے
ثابت ہوتی ہے کیونکہ ہرگاہ دونون خدمت والون سے یعنی عباس و طلحہ سے
بہتر ہوئی تو اغیار ان دونون خدمت والون سے بہتر نہین ہو سکتے ہین پس
جناب امیر ہر ایک صحابہ سے بہتر ہوئے اور یہ بھی دلالت افضلیت جناب امیر کے
اُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ سے پائی جاتی ہے تو بیشک کہ جو شخص کہ فائز ہو باتفاق
افضل غیر فائزون سے ہوگا قولہ تعالےٰ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ
اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ترجمہ یعنی بدرستیکہ خدا نے قبول کیا
آدم کو اور نوح کو اور آل ابراہیم کو اور آل عمران کو اوپر عالمون کے فقط یہ آیہ
پارہ ۳ سورہ آل عمران رکوع ۴ مین واقع ہے فقط مراد آل عمران سے
موسیٰ اور ہارون ہین کہ یہ دونون اولاد عمران بن یصہر بن فاہث بن لاوے
بن یعقوب ہین اور بعضون نے لکھا ہے کہ مراد آل عمران سے عیسیٰ ہین اور مادر اونکے
مریم ہین کہ دختر عمران بن ماثان ہین اور درمیان ان دونون کے ایکہزار آٹھ سو
برس کا فاصلہ تہا اور تفسیر اہلبیت علیہ السلام مین وارد ہے کہ مراد آل عمران سے
حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام و اولاد اونکی ہین اور عمران اسم شریف
ابوطالب [illegible]

۲۲ [illegible] اہلبیت [illegible] دربارۂ آل ابراہیم و آل عمران [illegible]

وارد ہوئی ہین اور ابن عباس اور ابوذر اور انس نے بھی جناب رسول خدا صلعم سے

روایت کی ہے کہ فرمایا آل ابراہیم مین ہون اور آل عمران علی علیہ السلام ہین حاصل

اسکا یہ ہے کہ حق تعالی نے فرمایا ہے کہ سب انبیا اولاد اونکی کو برگزیدہ کیا یعنے

اور فضیلت دی یعنے اوپر عالمون کے اور یہ آیہ دلالت رکھتا ہے اس بات پر

کہ یہ گروہ افضل ہین فرشتگان سے فقط قولہ تعالی وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ

صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ترجمہ یعنے قسم

اوس ستارہ کی وقتیکہ ساقط ہوا نہین گمراہ ہوا صاحب تمہارا اور نہین خطا کیا راستہ

مین اور نہین گویا ہوا خواہش سے نہین ہے وہ مگر وحی ہے کہ وحی کی گئی ہے فقط یہ آیہ

پارہ ۲۷ سورہ نجم مین واقع ہے فقط مفسرون نے لکھا ہے کہ سلمان فارسی

اور بعضی صحابہ کبار نے جناب رسول خدا صلعم سے استفسار کیا کہ وصی اور خلیفہ

آپکا کون ہے حضرت نے فرمایا کہ آج کی شب جسکے بام خانہ پر ستارہ نازل ہووے

خلیفہ میرا ہے چنانچہ اہل مکہ اوس شب کو بام خانہ اپنے اپنے پر گئے اور منتظر تھے

کہ ستارہ ہمارے گھر مین نازل ہوگا مگر جناب امیر و جناب فاطمہ علیہما السلام ورد مین

اپنے مشغول تھے اور فرماتے تھے کہ اگر ستارہ ہمارے گھر مین نازل ہوگا تو ہم

شکر اوسکا بجا لاوینگے و اگر نہ آوے گا تو کچھ حرج نہین چنانچہ منقول ہے کہ ستارہ

زہرہ آسمان سے جدا ہوا اور بام خانہ جناب فاطمہ زہرہ علیہا السلام پر فرود آیا

پس یہ آیہ نازل ہوا اور اوسکی طرف اشارہ ہے ہر گاہ منافقین نے دیکھا زبان

طعن جناب رسالتماب پر کھولی اور کہا کہ پیغمبر محبت علی مین گمراہ ہوئی ہین

اور منقول ہے عروہ بن زبیر سے کہ بعد نزول اس آیہ کے عتبہ بن ابی لہب نے

۲۳ آیہ بست و سیوم در بارہ نازل ہونے ستارہ کے مکان جناب فاطمہ علیہا السلام مین

اور آپ وہین اپنا روے سرور انبیا پر ڈالا اور کہا کہ انا کافر بالنجم اذا ہوی کی پس جناب

غمگین ہوے اور نفرین کیے اور کہا کہ بار خدایا ایک حیوانات درندہ اپنے سے اسپر مسلط کر تا

اسی وہ کہا لے چنانچہ عنقریب وہ شخص با جماعت قریش بتقریب تجارت راہی ہوا اثنا راہ

مین ایک منزل مین ہمراہ قافلہ پوہنچا اوس جگہہ پر ایک دیر راہب کا تہا اوسنے آواز دے

کہ اس زمین پر شیر بہت رہتے ہین پر حذر ہونا چاہئے ابی لہب نے کہا کہ آج کی شب یاری کرو

اے گروہ قریش کہ مین ڈرتا ہون اپنے پسر سے کہ محمد صلعم نے اوسے بد دعا کی ہے پس

اہل قافلہ نے جمیع بار ہاے اپنے کو جمع کیا اور بالاے اوسکے عتبہ کو جگہہ دی اور آپ

اوسکے گرد سوئے اور شتران کو اپنے اطراف باندہا جب پہر رات گذری ایک شیر آیا

اور شتران سے گذر کر کے ہر ایک کے سر پر قدم رکہکر سونگتا تہا تا اینکہ عتبہ کے پاس آیا

اور اوسکو سونگہا عتبہ بیدار ہوا اور کہنے لگا قتلنی رب محمد یعنے قتل کیا مجہکو رب

محمد صلعم نے چنانچہ شیر نے اوسکو ہلاک کیا فقط قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا

اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقۃ ذالک خیر لکم واطہر

فان لم تجدوا فان اللہ غفور الرحیم ترجمہ یعنے اے وے لوگ کہ ایمان لائے ہو جبکہ

راز کہو تم رسول سے پس مقدم کرو تم پہلے اس راز کہنے سے صدقہ دینے کو کہ یہہ

بہتر ہے تمہارے حق مین اور بہت اچہا پہر اگر نہ پاؤ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے فقط

یہ آیہ پارہ ۲۸ سورہ مجادلہ رکوع ۲ مین واقع ہے فقط قاضی میر حسین نے شرح دیوان

مرتضوی مین اور واحدی نے سبب نزول اس آیہ کا یہہ لکہا ہے کہ اکثر اغنیا

سرور انبیا کے ہمراہ مناجات کرتے تہے کہ محتاجونکو بار اور صحبت کی نوبت نہ آتی تہی

اور صحبت اغنیا باعث ملال خاطر سرور کائنات ہوتا تہا حق تعالی نے اول لوگونپر

۲۲
آیہ بیست و چہارم
دربارہ مشورہ کرنے
رسول خدا کے علی سے
تا دینے ہیں نجوی کی
و نجات علی کی تعجیل
اس آیہ کی تفسیر میں

[illegible]

آیہ کی نکی قاضی ناصر الدین بیضاوی سنے بسند اپنے جناب امیرؑ سے روایت کی ہے
کہ فرمایا اونجناب نے کہ کتاب خدا مین ایک آیہ ہے کہ کسینے مجھسے پہلے اوسپر عمل نہین کیا ہے
اور بعد میرے بھی کوئی اوسپر عمل نہ کریگا اور جب آیہ نازل ہوا میرے پاس ایک دینار
سرخ تہا اوسکو مینے دس درہم کو بیچا جب رسول خدا سے مناجات کرتا تہا ایک ایک
درہم تصدق کرتا تہا جب وہ دسو درہم تمام ہو چکے آیہ منسوخ ہوا اور کشاف مین
عبد اللہ بن عمر اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ایسے تین چیز
رکہتے تہے کہ اگر ایک اونمین سے میرے پاس ہوتی تو دوست تر تہی شتران سرخ مو سے
اول تزویج فاطمہ زہرا علیہا السلام دویم عطا کرنا رسولخدا کا علم کو بروز جنگ خیبر
سیوم آیہ نجوی یعنے یہ آیہ ہے کہ جسوقت نازل ہوا کسینے اسپر عمل نہین کیا مگر علی نے
فقط اور ترمذی نے جابر سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت پناہ نے بروز غزوہ
طایف کی حضرت علیؑ سے مشورہ فرماتی تہے یہانتک کہ مشورہ کو طول ہوا اصحابون
نے کہا کہ رازکے بات مین اسقدر طول کا کیا باعث ہی پس جناب رسول خدا
ناراض ہوکر فرمایا کہ مینے راز نہین کہا بلکہ خدا راز علیؑ سے کہتا ہے فقط

۲۵ آیت بست و پنجم در بیان [illegible] کہ علی کی شان میں نازل ہوا ہے

قولہ تعالیٰ مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ
سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ
وَاسِعٌ عَلِيمٌ ترجمہ یعنے مثل اون لوگونکے کہ صرف کرتے ہین مالہاے اپنے کو
بیچ راہ خدا کے مانند دانہ کے ہی کہ جماتا ہے ساتہہ خوشنکے بیچ ہر خوشہ کے
سو دانہ ہین اور خدا زیادہ کرتا ہے واسطے اوس شخص کے چاہتا ہے اور

واقع ہے فقط خبر صحیح مین وارد ہے کہ ایک روز جناب امیر المومنین علی علیہ السلام
حجرہ فاطمہ علیہا السلام مین داخل ہوئے دیکھا کہ حسنین علیہم السلام کو سلاتی ہین
اور وہ جناب غایت گرسنگی سے آرام نہین فرماتے ہین جناب فاطمہ علیہا السلام
نے کہا کہ یا ابن عم تین دن سے ان دونو فرزندون نے کچھہ نہین کہایا ہے باعث گرسنگی
آرام نہین کرتے ہین جناب امیرعؑ یہ سنکر باہر تشریف لائے اور نزدیک عبد اللہ
بن عوف کے گئے اور ایک دینار اوس سے قرض لیکر متوجہ بازار ہوئے راہ مین
مقداد کو دیکھا کہ سر راہ بیٹھے ہین حضرت نے پوچھا کہ تم ایسے ہوائے گرم مین
یہان کیون بیٹھے ہو مقداد نے عرض کی کہ چار روز ہوئی ہین کہ کہانا مینے
نہین کہایا ہے ناطاقت ہوکر گھر سے باہر آیا ہون تا کچھہ سد رمق حاصل کرون
جناب امیرعؑ نے اوس دینار کو حوالہ مقداد فرمایا اور کہا کہ تم اسکے سزاوار ہو کہ تمکو
چار روز گذرے ہین اور آپ طرف مسجد تشریف لیگئے اور دروازہ مسجد پر بیٹھے
تھے ناگاہ ایک عرب ناقہ پر سوار آیا اور ایک کیسہ پر از زر دینار سرخ حضرتکو
دیکر نظرون سے غایب ہوگیا حضرت بانتظار اوس عرب کے وہان پر بیٹھے رہے
جب دیر گذری وہ عرب نہ آیا تب اوس کیسہ کو لیکر خدمت مین جناب رسولخدا کے
اکر صورت حال بیان کیا جناب رسالت پناہ نے سر کیسہ کو کھولا تو سات سو
دینار سرخ اوسمین تھے فرمایا کہ اے علیؑ تم اوس اعرابی کو پہچانتے ہو حضرت نے
کہا کہ نہین جناب رسول خدا نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تھے اور حق تعالی نے
تمکو بعوض اوس ایک دینار کے جو تمنے مقداد کو دیا تھا عطا کیا ہے اور
۲۶
آیہ محدودہ کو تلاوت فرمایا فقط قولہ تعالی واذ ابتلی ابراہیم

ابراہیم کو خدا نے اوسکے ساتھ چند کلمات کے پس تمام کیا ابراہیم نے اوسکو کہا خدا نے
بدرستیکہ مین کرنے والا ہون تجھکو واسطے لوگونکے پیشوا کہا ابراہیم نے اور بعض میرے
فرزندونکو کہا حق تعالی نے نہ پونہچے گا عہد امامت میرا ستمگارونکو فقط یہ آیہ پارہ ۱
سورہ بقر رکوع ۱۵ مین واقع ہے فقط روایت کی ہے خروی احمد بن موسی ہا سناد
خود عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا اوسنے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ منتہی ہوئی دعا ابراہیم کی
طرف میرے اور علی کے کہ نہ ہم دونون نے سجدہ نہین کیا کسی بت کو کسی وقت مین
پس مجہکو نبی اور علی کو وصی گردانا فقط اور اسی طرح سے ابن مغازلی نے روایت کی ہے
بنابر اسکے دلالت کرتا ہے کہ یہہ آیہ امامت علی ابن ابیطالب پر مانند آفتاب کے
روشن تر ہے اور افضل ترین حجت فضیلت حضرت علی علیہ السلام سے ہے اسلئے
کہ مراد قول رسولخدا سے کہ کہنا علی کو وصی یعنے منصب امامت حق تعالی نے عطا فرمایا
اسوجہ سے کہ ابراہیم نے سوال کیا وَمِنْ ذُرِّیَّتِی کا بعد فرمانے خالق کے اِنِّی جَاعِلُکَ
لِلنَّاسِ اِمَامًا اور بھی مقابلہ نبوت و وصایت مین معلوم ہوتا ہے بسبب اسکے کہ جناب
رسولخدا نے فرمایا کہ حق تعالی نے کیا مجہکو نبی اور علی کو وصی پس اگر وصی بمعنے امامت کے
نہو تو بمقابلہ نبوت کا با وصایت بخوبی جلوہ گر نہین ہو سکتا ہے اور تمامی اصحاب
و انصار رسولخدا سے کوئی شخص ایسا نہین ہے کہ جسنے قبل از اسلام سجدہ صنم نکیا ہو
چنانچہ روایت ہے کہ جب فتح مکہ کی ہوئی اور جناب رسولخدا و علی مرتضے نے بت شکنی
کی کی اوسوقت قریشونکے دل سے دہوان اوٹہا مگر کیا کرسکتے ذو الفقار شرربار
کے خوف سے دم نمار سکے اور حال حیدر کرار کا معرکہ احد مین دیکھہ چکے تھے

یاد ہے کہ دس ہزار آدمی کے مجمع سے پیمبر پر اوس ہبل ہکو گرا دیا و اوسکے آج دیکھو
کہ اوسی ہبل کا بل نکل گیا چور چور زمین پر منہ کے ہبل پڑا ہے بجز دینکے تمسے کچھ
بن نہین آتی ہے سفیان نے جواب دیا کہ اے زبیر اب ایسے باتین نکر جو کچہ کیا ہے بجز
ان دونون بہائیونکے یعنی محمدؐ و علیؑ کے جتنے اصحاب انصار وغیرہ کہ ہین یہ سب
مشرک و بت پرست تھے ہی نہ کسینے آج اور کسینے کل اسلام قبول کیا ہے پس ان لوگون نے
ہمسے پہلے اور ہمنے بعد اونکے اسلام کو قبول کیا لیکن سب سابق مین بت پرست تھے
بجز محمدؐ اور علیؑ کے فقط پس اس آیہ سے صاف ظاہر ہے کہ خلافت یا امامت خلفائے
ثلثہ کی کہ سابق الاسلام نہ تھے پہلے بت پرستی کرتے تھے محض باطل ہے اور فضیلت
دینا ایسے اشخاص کا حضرت علی علیہ السّلام پر محض نا انصافی و عنبہ داری عقل و انصاف
وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ترجمہ یعنی
اور وہ لوگ کہ صبر کیا اونہون نے واسطے طلب رضائی اپنے رب کے اور برپا رکہتے ہین
نماز کو اور خرچ کرتے ہین وہ اوس چیز سے کہ روزی دی ہے اونکو پوشیدگی مین
اور آشکارا اور دفع کیا ساتہہ نیکی کے بدی کو انکے واسطے ہی انجام نیک آخرت کا فقط
یہ آیہ پارہ ۱۳ سورہ رعد رکوع ۳ مین واقع ہے فقط علی ابراہیم نے جناب
امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت امیر علیہ السّلام
متوجہ طرف جناب رسولخدا کے ہوئے اوس ہنگام مین کہ جناب دست مبارک
اپنا دوش عباس پر رکہے ہوئے تھے ہر گاہ جناب امیرؑ نے نزدیک حضرت نبوی کے
پہونچے حضرت نے جناب امیرؑ کو آغوش مین لے لیا اور پیشانی پر اونکے بوسہ دیا بعدہ

تعظیم و تکریم نہ نکلنے تہے عباس غضبناک ہوئے اور کہا کہ اے رسول محمد اعلی لبرکو نہین
ترک کرتے جناب نبوی نے فرمایا کہ اے عباس حق علے مین تم ایسی گفتگو نکرو کیونکہ
قبل اسکے جبرئیل سے اور مجہسے ملاقات ہوئی جبرئیل نے کہا کہ مجہسے اور اون دونو فرشتونسے
ملاقات ہوئی کہ جو معین علیؑ مرتضے پر ہین اونہون نے کہا کہ جبسے کہ علیؑ متولد ہوئی ہیز
اوسوقت تک صحیفہ اعمال مین اونکے کسیطرحکا عمل بد نہین لکہا گیا ہے اور یہ آیہ تلاوت
فرمایا اور فرمایا کہ اے علی ہرگاہ تو بد کرے بعد اوسکے کارنیک بجالانا وہ کارنیک
دفع کرتا ہے اقسام بدیکو فقط پوشیدہ نرہے کہ جناب سالتمآب کا فرمانا اسوجہ سے
نہتا کہ حضرت علے علیہ السلام سے معاذاللہ کوئی کار بد ہوا تہا صرف یہ قول تادیبًا
غیرونکے ہی کیونکہ وہ جناب معصوم تہے کبہی حیلتًا و صریحتًا یا عمدًا خواہ سہوًا مرتکب
کاربد کے نہوئے ابتدائے پیدایش سے تا بہ شہادت اپنی کاربد سے بری تہے اور
ہر معصوم اسی طور سے بری ہین فقط قوله تعالی وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ
وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ
حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ
يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ترجمہ یعنے اور وہ لوگ کہ مقیم رہے
گہر مین اور ایمان مین قبل مہاجرین سے دوست رکہتے ہین انصار اوس شخص کو کہ
ہجرت کرے طرف اونکے اور نہین پاتے ہین وہ بیچ سینہ اپنے کی حاجت کو اوس
چیز سے کہ دیگئی ہین مہاجرین اور اختیار کرتے ہین مہاجرین کو اوپر نفسون اپنی کے
اور اگرچہ ہو ساتہہ اونکے احتیاج اور فقر جو شخص کہ باز رکہا گیا بخل نفس اپنی سے
پس یہ گروہ رستگار ونسی ہے فقط یہ آیہ پارہ ۔ ۲۸ ۔ سورہ حشر رکوع ۱ ۔ مین

آیۂ بست و ششم
در بارہ کہانا
کہلانا علی کا جو فرز
خاموش کرکے
اور طعام کا
بجنسہ عطا

مہاجرین و انصار مین مرد غریب ہون کچہہ مجہکو کہلاؤ جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ اے مرد
ذکر غریب نکر کہ دل میرا اندوہ ناک کیا تو نے بعد اوسکے فرمایا کہ غریب چار چیز ہین اول مسجد
کہ درمیان اہل قوم کے ہو اوسمین نماز نہ پڑہین دوئم یہ کہ قرآن گہر مین ہو اور مردم
تلاوت اوسکی نکرین سیوم عالم کہ درمیان جماعت کے ہو اور اوس سے مسایل نہ پوچہین
چہارم قیدی اہل اسلام سے درمیان کفار کے ہو فقط بعدہ مخاطب
طرف حضار مجلس ہو کر فرمایا کہ کون ہے ایسا جو اس مرد کو لیجائے اور حاجت اسکی
رفع کرے تا کہ فردوس اعلیٰ مین جگہہ اوسکو ملے ہر ایک سر نگون ہو گیا جناب امیر
علیہ السلام اوٹہے اور ہاتہہ سایل کا پکڑ کر اپنے دولت خانہ پر تشریف لائے
اور جناب فاطمہ علیہا السلام سے کہا کہ اے دختر رسولخدا اس مہمانکے حال مضطر پر
نظر کرو اور کہانا اسکو کہلاؤ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا کہ گہر مین تہوڑا سا
کہانا صرف بمقدار خوراک ایک شخص کے ہی اور حسنین علیہم السلام بہی بہوکے ہین
اور تم بہی بہوکے اور روزہ دار ہو جناب امیر نے کہا کہ حاضر کرو مہمان
ہم سب پر مقدم ہے چنانچہ جناب فاطمہ علیہا السلام کہانا لائین جناب امیر نے
اوسکو مہمانکے آگے رکہدیا اور فرمایا کہ کہا بعدہ دل مین خیال کیا کہ اگر مین
ہمراہ اسکے نہ کہاؤنگا تو سبب شرمندگی کا ہے اور اگر مین بہی کہاتا ہون
تو مہمان بہوکا رہ جائے گا کیونکہ اسکو اسقدر کہانا کفایت نکریگا پس ہاتہہ اپنا
حضرت نے طرف چراغ کے بڑہایا کہ ظاہر مین اشتعال دیوین اور باطن مین
یہ منظور تہا کہ اگر یہ گل ہو جاوے تا کہ مہمان کہانا کہانے سے فارغ ہو جاوے

کھانا نہین تناول فرماتے تہے فقط دہان مبارک کو حرکت دیتی تھے کہ مہمان تصور کرے
کہ حضرت بھی میرے شریک ہین بعد فراغ طعام جب فاطمہ علیہا السلام نے چراغ روشن کیا
تو دیکھا کہ اوسیقدر طعام موجود ہے کچھہ کم نہین ہوا فرمایا کہ اے شخص تو نے کھانا
نہین کھایا اوسنے بقسم عرض کی کہ مین سیر ہو چکا بعد اوسکے جناب امیرؑ اور حسنین
علیہم السلام نے معہ فضہ کے تناول فرمایا اور ہمسایہ مین بھی اوس طعام سے دیا
کہ ہر ایک بخوبی سیر ہوا اور کھانا کم نہوا جگیا دوسرے روز صبح کو جناب رسولؐ خدا
تشریف لائے اور پوچھا کہ یا علی کل شب کیونکر گذری حضرت نی فرمایا بخیر گذری
بعدہ خود جناب نبوی نے حکایت مہمان اور کھانیکے اور چراغ گل کرنے کے
بعینہ نقل فرمائی حضرت امیرؑ نے متعجب ہو کر فرمایا کہ اپکو کسنے اس احوال سے مطلع کیا
حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام سے نے مجھکو آگاہ کیا اور یہ آیہ ممدوحہ تلاوت فرمایا فقط
۲۹ آیہ بست ونہم در بارہ نزول سورہ ہل اتی ما
قولہ تعالیٰ ہَلْ اَتیٰ عَلَی الْاِنْسَانِ تا اخر سورہ ترجمہ یعنے سورہ دہر و بعضے سورہ انسان
بھی کہتے ہین فقط یہ سورہ پارہ - ۲۹ - مین واقع ہے فقط یہہ تمام سورہ شان
عالی شان جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب و جناب فاطمہ زہرا و جناب امام حسن مجتبیٰ
و جناب امام حسین شہید کربلا علیہم السلام مین نازل ہوا ہے لیکن بحر شاہ عبد القادر
دہلوی کے کہ ایک ترجمہ کلام اللہ کا زبان اردو مین معہ حواشی و فواید ضروری
اپنے مذہب کے لکھا ہے اوسمین باعث حرارت مذہب و خبث طینت کے نسبت اس
سورہ دہر کے بالکل حال ہضم الیچ کر گئے بعوض اونکے مسٹر جارج سیل مترجم نے
کہ غیر مذہب و ملت سے ہے ایک ترجمہ کلام اللہ کا کیا ہے اوسمین اس سورہ کا خوب

آیا ہے وہان پر شرح شدومد لکھا ہے اور جمہور مفسرین نے سبب نزول اس سورہ کا
اسطور پر لکھا ہے کہ ایک روز جناب امام حسنین علیہم السلام بیمار تھے جناب رسالتمآب ہمراہ
ایک جماعت صحابہ کے واسطے عیادت حسنین علیہما السلام اپنے نواسون کے تشریف لائے
حضرت علیہ السلام سے فرمایا کہ اے ابوالحسن تم واسطے ان دونون فرزندونکے روزہ
نذر کرو چنانچہ جناب امیر نے نذر کی کہ یارب العالمین جب ان دونون فرزندونکو شفا ہو جائیگی
تب مین تین روزے رکھونگا اور فاطمہ علیہا السلام نے اور فضہ کنیز حضرت نے بھی
شریک نذر کی ہوئین جب جناب حسنین کو حق تعالی نے صحت عطا کی اوسوقت سب صاحبون
نے روزے رکھے اور صاحبزادون نے بھی روزہ رکھا غرض پانچون صاحب نے روزے رکھے
پس سردار اوصیا نے بنابر روایت ابن مہران باہلی کے شمعون یہودی سے تین صاع
جو قرض لئے حضرت فاطمہ علیہا سلام نے ایک صاع روز اول پیسا اور خمیر کرکے پانچ
روٹیان پکائین جب وقت افطار کا آیا جناب امیر علیہ السلام نے قصد افطار کا کیا
ناگاہ ایک مسکین نے آواز دی کہ مین نہایت بھوکا ہون حضرت نے اپنے حصہ کی روٹی
تصدق کی جب اہلبیت نے یہ دیکھا ہر ایک نے مع فضہ اپنے اپنے حصہ کی روٹیان
مسکین کو عطا کیا صرف پانی سے سب نے افطار فرمایا روز دویم پھر سب بزرگوارنے
روزہ رکھا اور ایک صاع جو کو پھر بدستور پیس کر پانچ روٹیان پکائین جب وقت افطار کا
آیا ناگاہ ایک یتیم نے صدا دی کہ مین یتیم و بیکس ہون تین روز سے نہایت گرسنہ ہون
پس سب بزرگوارنے مثل روزہ اول کے اپنے اپنے حصہ کی روٹیان اوس یتیم کو
دیدین پھر پانی سے افطار کیا روز سیوم پھر بدستور سابق سب لوگ روزہ رہے
اور ایک صاع جو بقیہ کو پیسکر پھر پانچ روٹیان پکائین جب وقت افطار کا آیا ایک

ہون پھر سب اپنے اپنے حصہ کا کہانا اوس فقیر کو تصدق کیا اوس روز بھی پانی
سہارے پر شب گذرانی روز چہارم جناب امیرؑ نے جناب امام حسن و امام حسین علیہم السلام
کو بطریق بہلانیکے ہاتھ صاحبزادونکا پکڑ کر خدمت مین جناب رسولخدا کے تشریف لائے
لیکن بسبب گرسنگی کے قدم لغزش کرتے تھے جناب رسالتمآبؐ نے حال نواسونکا دیکھکر
حضرت امیرؑ سے استفسار فرمایا حضرتؑ نے سرگذشت مفصل بیان کی اوسوقت خود جناب
رسولخدا حضرت فاطمہ زہراؑ کے مکان پر معہ صاحبزادونکے تشریف لائے دیکھا کہ وہ
معصومہ جاے نماز پر مشغول عبادت ہین لیکن نہایت گرسنہ ہین حضرتؐ نے فرمایا
کہ وَاغَوثَاہُ اَہلبَیتُ مُحَمَّدٍ یَمُوتُونَ جُوعًا یعنے پروردگار عالم اہلبیت تیرے محمدؐ کے
گرسنگی سے مرتے ہین ناگاہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے کہا کہ خذ یا محمد
تبارک اللہ فی اہل البیتک یعنے اے محمدؐ اسکو لیو اور خوش ہو اس کرامت سے
کہ خداے پاک نے تمہارے اہلبیت کے حق مین فرمایا ہے اور سورہ ہل اتی کو تا آخر
سورہ تلاوت کیا فقط مخفی نرہے کہ نزول سورہ ہل اتی و اس روایت مین
بزرگی و علو مراتب اہلبیت علیہم السلام کی بچند وجوہ ثابت ہین اول یہ کہ جناب
رسول خدا نے دعا کی ہے کہ وَاغَوثَاہُ اَہلبَیتُ مُحَمَّدٍ یَمُوتُونَ جُوعًا تو شاہ عبدالحق
شارح مشکوٰۃ یا دیگر علماے اہل سنت نے معنے اہلبیت کے بنانی مین اسجگہہ پر
کیون پہلوتہی کی اب یہان پر نہ ازواج و نہ سنت کے معنے درست آتی ہین چونکہ
حق کے مقابل مین جھوٹہ کے پاؤن نہین ہوتے ہین دویم یہ کہ یہ زہد و صبر
کس رتبہ کا ہے کہ تین روز برابر فاقہ پر فاقہ ہر ایک بزرگوار نے کیا اور کسیے پر

تصور کرنے چاہیے کہ خود فاقہ کشی کی اور کہانا برابر سایل کو عطا فرمایا اور خود پانی کے

سہارے پر قناعت کیا چہارم یہ کہ تین روزہ ان بزرگوار کا چالیس روزے سے

حضرت عیسے کے بڑہ گیا کیونکہ وہ دنکو روزہ رہتے تہے اور شبکو کہانا

کہاتے تہے اور یہہ بزرگوار سہ شبانہ روز برابر فاقہ سے بسر کیا پنجم یہ کہ

جناب امام حسنین علیہما السلام نہایت صغر سن تہے چونکہ کریم ابن کریم تہے اونہوں نے

بہی رضائے الٰہی مقدم سمجہ کر اپنی والدین کی اطاعت اختیار کے کسی طرح سے

شکوہ بہوکہ کا زبان مبارک پر نہ لائے ساتہہ والدین کا دیا یہان تک بسبب

گرسنگی کے آنکہومین حلقے پڑ گئے تہے ششم یہ کہ حضرت فاطمہ فضہ کنیز خاص کہ مر ا

جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے بہی مطابق چلن و اطوار اپنے مالک کے شعار اپنا

اختیار کیا کہ شریک نزول سورۂ ہوئین قطعہ مولف جود و عطاؤ فیض و کرم

سب ختم ہوئی شہ پرور نہ بہوک مین کسنے راہ خدا مین قوت اپنا ایثار کیا

تین شبانہ روز برابر روزے پر روزہ رکہا نہ کہانا بخشا سایل کو خود پانے سے افطار

کیا ٭ اب مقام غور و انصاف ہی کہ جن بزرگوار کو حق سبحانہ تعالے نے ایسے

ایسے فضایل و مراتب عطا کئے ہون کہ کسی صحابہ رسول کو خواب مین بہی

اونکی کنیز کے مقابلہ مین عشر عشیر میسر نہ آیا اور نہ کوئی قسم کے فضیلت خدا نے

صحابہ کو دی پس اہلسنت کیونکر اپنے طرف سے اصحاب ثلثہ کو حضرت

علی علیہ السلام پر فضیلت دیتے ہین اپنی منہ میان مٹہو بننا انہین لوگونکا

کام ہے فقط قولہ تعالیٰ وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ

ترجمہ آپس مین ملے ہوے ایک قطعے ... درخت واحد سے ... ہین باقی تمام ... بنی آدم جدا جدا ... درخت اپنے ہین

اور کہیتیان ہین اور درختہاے خرما چند شاخ آمیختہ ہین ایک جڑ سے اور غیر آمیختہ
ہین سینچے جاتے ہین ساتھہ پانی واحد کے فقط یہ آیہ پارہ ۱۳ سورہ رعد رکوع
۱ مین واقع ہے فقط احمد حنبل نے اپنی مسند مین جابر انصاری سے نقل کی ہے کہ جب
یہ آیہ نازل ہوا جناب رسالتماب صلعم نے حضرت امیر علیہ السلام کے جانب منہ کر کے یہ آیہ
تلاوت فرمایا اور فرمایا کہ اَلنَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰی وَاَنَا وَاَنْتَ یَا عَلِیُّ مِنْ شَجَرَۃٍ وَاحِدَۃٍ
یعنے بدرستیکہ حق تعالی نے پیدا کیا آدمی کو جدا جدا درختوں سے اور پیدا کیا مجھکو اور
تجھکو یا علی ایک درخت سے فقط ہرگاہ جناب رسولخدا و علی مرتضے ایک درخت سے
ہین اور تمام بنی آدم درختان مختلف سے ہین لیکن فرق اسقدر ہی جناب محمد صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم پیغمبر آخر الزمان ہین اور علے مرتضی علیہ السلام وصی اونکے ہین تو لاریب
اصحاب ثلثہ سے ہر طرح سے افضل تر ہین فقط قولہ تعالے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
طُوْبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ترجمہ یعنے اون لوگونکے کہ ایمان لاے ہین اور عمل ہاے
نیک کئے اونہون نے خوش زندگانی کی ہے واسطے اونکے اور نیکی آخرت کی فقط
یہ آیہ پارہ ۱۳ سورہ رعد رکوع ۵ مین واقع ہے فقط احادیث صحیحہ سے ثابت ہے
کہ طوبیٰ ایک درخت بہشت عدن مین ہے کہ اصل اوسکی خانہ حضرت رسالت پناہ مین ہے
اور کوئی قصر و کوئی غرفہ نہین ہے کہ شاخ اوسکی وہان نہو اور چشمہ سلسبیل اور کافور نیچے
اوسکے جاری ہے اور ابو سعید خدری نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے
جناب رسولخدا سے پوچھا کہ طوبیٰ کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ نام درخت کا ہے
کہ سایہ اوسکا سو برس کی راہ تک ہے اور جامہاے اہل بہشت اوسکے شگوفہ سے ہین

۳۱ آیہ سی و یکم پارہ ۵ اسکے کہ بنی علی کا جنت مین ایکھی مکان ہے

نقل کی ہے کہ جناب پیغمبر خدا نے فرمایا کہ درخت طوبی خانہ علی ابن ابی طالب علیہ
السلام مین ہے کہ سارے ہر مومن مین ایک شاخ اوسکی ہے اور حضرت ائمہ معصومین علیہم السلام
سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر خدا سے استفسار کیا کہ اول جناب نے ارشاد فرمایا کہ اصل طوبی
میرے گہر مین ہے اور شاخ اوسکی خانہای اہل جنت مین ہین اور ثانیاً ارشاد فرمایا
آپ نے کہ اصل طوبی کی خانہ علی بن ابیطالب علیہ السلام مین ہے ان دونون مین جمع کسطرح
ہوسکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ گہر میرا اور علی کا بہشت مین ایک ہے بنابرین حدیث کے
معنی طوبی لہم کے یہ ہین کہ سایہ درخت طوبی اور میوہ اوسکا واسطے اونکے ہے فقط
اس آیہ وحدیث سے مستفاد ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا و علی مرتضی صلوٰۃ اللہ
علیہ ایک نور سے اور ایک درخت سے پیدا ہین اور زندگی مین ایک جگہہ پر رہے
وبعد مردن بھی جنت مین ایکہی مکان مین ہین ہرچند کہ شیخین کو جنب رسول خدا مین
لوگون نے دفن کر دیا ہے لیکن اونکو نقال فرشتونکی خبر نہین معلوم تہی کہ بجنسہ اونکو نقل
کر کے کس مقام پر لیگئے ہین پس اس سے ظاہر ہے وغصباً دفن کرنے سے کچہہ فخر اون کا
نہین ہے و نہ فضیلت اونکی جناب امیر علیہ السلام پر ہو سکتی ہی مصرع
چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭ **قولہ تعالیٰ** قُلْ كَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي
وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ترجمہ یعنی کہہ اے محمد کافی ہے خدا از روے
گواہی کے درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وہ شخص کہ نزدیک اوسکے
علم قرآن ہے فقط یہ آیہ پارہ ۱۳ سورہ رعد رکوع ۶ مین واقع ہے فقط
ثعلبی اپنی تفسیر مین لکہتا ہے کہ عبداللہ بن سلام سے کہ وہ بڑا عالم یہود کا
تہا مسلمان ہوگیا تہا اوس سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول خدا سے

آیہ ... در بارہ علی علیہ السلام
و من عنده
علم الکتاب
[illegible]

علی بن ابی طالب یعنی ہین۔ وہ شخص علی علی بن ابیطالب علیہ السلام اور حدیث مین
وارد ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ علیؑ مع القرآن و القرآن مع علیؑ یعنی
علی ساتھہ قرآن کے ہے اور قرآن ساتھہ علی کے ہے اور تفسیر مجمع البیان مین حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب نے دست مبارک اپنا
سینہ علی علیہ السلام پر رکھہ کر فرمایا عِندَنَا وَاللہِ عِلمُ الکِتَابِ کُلُّہٗ یعنی یہی
شخص ہے واللہ جو علم الکتاب ہے اور کتاب احتجاج مین جناب امیر علیہ السلام خود
فرماتے ہین اِیَّایَ عَنیٰ بِمَن عِندَہٗ عِلمُ الکِتَابِ یعنی ہم علی ہین مراد علم الکتاب سے
چنانچہ شیخ امام بخش ناسخ نے اس آیہ کی تفسیر مین حدیث یون منظوم کی ہے
ناسخ یہ ہے حضرت عائشہ سے کلام * کہ فرماتے تھے مجھسے خیر الانام * میرے بعد
ہونگے خوارج شقی * کہینگے بہت آپکو متقی * رہینگے بہت صرف صوم و صلوات *
بظاہر وہ ہونگے حمیدہ صفات * مگر کافر [illegible] ہین باطن مین بد * نہین اون سے
[illegible] شقاوت کی حد * کریگا وہین قتل دیندار ایک * وہ ہوگا میرے سارے
امت سے نیک * کہا مینے وہ کون ہے یا نبی * نبی نے کہا ہے وہ میرا ولی *
خدا نے کہا ہے جسے بوتراب * وَمَن عِندَہٗ قُبِلَ عِلمُ الکِتَاب فقط قولہ تعالیٰ
اِنَّا نَحنُ نُحیِ المَوتیٰ وَنَکتُبُ مَا قَدَّمُوا وَاٰثَارَہُم وَکُلَّ شَیءٍ اَحصَینٰہُ
فِی اِمَامٍ مُّبِینٍ ترجمہ یعنی بدرستیکہ ہم زندہ کرتے ہین مردہ کو اور لکھتے ہین ہم اوس
چیز کو کہ جو پہلے عمل مین لایا اور نشانی اونکی کو اور ہر چیز کو گھیرا ہے ہمنے اوسکو
بیچ کتاب ظاہر کے فقط یہ آیہ پارہ ۲۲ سورہ یسین رکوع ۱ مین واقع ہے فقط
معانی الاخبار مین جناب امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ جسوقت

۳۳
آیہ سی و سوم در بارۂ امامت جناب امیر علیہ السلام کے

اِمَامٍ مبین توریت ہے حضرت نے فرمایا نہین پہر دوسرے نے پوچہا کہ انجیل ہے جناب نے
فرمایا کہ نہین پہر تیسرے نے پوچہا کہ قرآن ہے حضرت نے فرمایا کہ نہین اُس اثنا مین
جناب امیر علیہ السلام اوسمقام پر تشریف لائے جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا
کہ یہ شخص امام مبین ہے اسکی طرف حق تعالی نے اشارہ فرمایا ہے اور اس آیہ کو تلاوت
فرمایا فقط قولہ تعالیٰ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرَئِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ترجمہ یعنی

۳۴ آیہ دوچار مرتبہ درباره اسکے کہ صالح المومنین سے مراد جناب امیر علیہ السلام ہین

پس بدرستیکہ حق تعالی مددگار محمد صلعم کا ہے اور جبرئیل ہے صالح المومنین ہے یہ آیہ پارہ ۲۸ -
سورہ تحریم رکوع ۱ مین واقع ہے فقط تفسیر کواشی مین صالح المومنین سے مراد جناب
امیر علیہ السلام ہین اور حافظ ابو نعیم اصفہانی نے کتاب حلیۃ الاولیا مین اسما بنت
عمیس سے اور اوسنے جناب رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صالح المومنین
علی ابن ابیطالب ع ہین اور ثعلبی نے بھی اپنی تفسیر مین اس روایت کی تصدیق و تائید
کی ہے اور سُدی نے ابی مالک سے اور مجاہد اور کلبی نے اور ابی صالح نے ابن عباس سے
اسیطرح سے روایت کی ہے اور تفسیر مجمع البیان مین صالح المومنین سے مراد جناب
امیر علیہ السلام ہین کہ جناب رسالتمآب نے ہاتھ علی علیہ السلام کا پکڑ کر صحابہ سے فرمایا
کہ ایہا الناس ہذا صالح المومنین چنانچہ شیخ امام بخش ناسخ نے بھی نسبت اس
آیہ کے چند اشعار موزون کئے ہین ناسخ زروی کلام جہان آفرین ✤ ہوئے
مرتضی صالح المومنین ✤ مجہو سنو اور رہو دل مین شاد ✤ کہ ہوتا ہے اس آیہ سے
مستفاد ✤ فقط ہین مددگار و یار نبی ✤ خدا اور روح الامین اور علی ✤ کہی جب
یہ خیر البشر سے خدا ✤ نہ کیون سب سے بہتر ہو پہر مرتضی ✤ فقط قولہ تعالی لِنَجْعَلَہَا
لَکُمْ تَذْکِرَۃً وَّتَعِیَہَآ اُذُنٌ وَّاعِیَۃٌ ترجمہ یعنے تاکہ کرین ہم اوسکو واسطے تمہارے

۳۵ آیہ سی و پنجم دربارہ علم ... تبلیغ ...

لکھتے ہین کہ یہہ آیہ شان جناب امیر علیہ السّلام مین نازل ہوا ہے اوسوقت جناب
سید الانبیانے حضرت علی علیہ السّلام کو گود مین لیکر فرمایا کہ خدا نے حکم کیا ہے
کہ تجھکو نزدیک اپنا کرون اور علم اپنا تجھکو دون پس مجھکو لازم ہے حکم خدا بجالاؤن
کہ سزاوار ہے حفظ کریگا اور فراموش نکریگا اور ابوالحسن علی الواجدے نے تفسیر
اسباب نزول مین باسناد خود جناب امیر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا
اونجناب نے کہ مجھے ایک روز جناب رسولخدا نے اپنے سینہ سے لگایا اور کہا کہ اے
علی خدا نے حکم کیا ہے کہ تجھے نزدیک اپنی بلاؤن اور تجھے تعلیم کرون اور مین جو کچھہ
کہ تجھے تعلیم کرون تو اوسکو سُن اور یاد کر اور فراموش نکرنا اور کتاب معارف
مین اسطرح سے لکھا ہے کہ جناب رسولخدا نے دعا کی درگاہ احدیت مین کہ علی
کوئی بات فراموش نکرے چنانچہ وہ دعا مقبول ہوئی اور آیہ نازل ہوا شعر

آیہ سی و ششم ۳۶ دربارہ جنگ نکرنے ساتھ علی علیہ السّلام کے

ہوئی جو نبوت نبی پر تمام * ہوئی نعمت اوسکی وصی پر تمام * فقط قولہ تعالےٰ
فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُوْنَ ترجمہ یعنے پس اگر لیجائین ہم تجھکو پس
برستیکہ ہم اونسے بدلا لینے والے ہین فقط یہ آیہ پارہ ۲۵ سورۂ زخرف
رکوع ۴ مین واقع ہے فقط طبرے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے
کہ ہرگاہ جبریل نے جناب رسول خدا کو فتنہائے عظیم سے آگاہ کیا یعنے بعد آپ کے
یہ لوگ علی سے جنگ کرینگے اور حق اہلبیت غصب کرینگے یہہ سخن سُنکے پیشانی
نورانی جناب رسولخدا پر اثر اندوہ و ملال کا ظاہر ہوا جابر ناقل ہے کہ مین
بروز حجۃ الوداع حاضر تہا جناب رسالت پناہ نے اپنے اصحاب و انصار وغیرہ
سے فرمایا ... لوگ ... یعنے ... شمشیر

کہ جسطرح انتقام لینے والا ہوگا تمسے بعدہ پیچھے دیگر فرمایا کہ یا عَلیُّ یا عَلیُّ یا عَلیُّ اور ایک

روایت مین وارد ہے کہ سوم مرتبہ یا عَلیُّ یا عَلیُّ فرمایا اس اثنا مین وحی نازل ہوئی یعنے آیہ

نازل ہوا خلاصہ اس روایت کا یہ ہے کہ اگر تم لوگ جنگ علی سے کروگے تو مجھکو طرف علی کے

پاؤگی اور روایات اہلبیت علیہم السلام مین بھی یہی معنے آئے ہین فقط قولہ تعالیٰ

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَھْدِیْھِمْ رَبُّھُمْ بِاِیْمَانِھِمْ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھِمُ الْاَنْھٰرُ

فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ترجمہ یعنے بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل نیک کیا راہ دکھلاتا ہے

اونکو رب اونکا بسبب ایمان اونکے کے جاری ہوتے ہین نیچے درختون اونکے کے نہرین

بیچ باغات ہر نعمت کے فقط یہ آیہ پارہ ۱۱ سورہ یونس رکوع ۱ مین واقع ہے فقط

مجاہد سے منقول ہے کہ معنے یَھْدِیْھِمْ کے یہ ہین کہ بسبب نور ایمان اونکے راہ نمائی صراط کے

بخوبی ہوتی ہے اور اوسکی روشنی سے گذر جاینگے منقول ہے کہ پیغمبر خدا نے جبرئیل سے

کہا کہ کسطرح صراط سے لوگ گذرینگے جبرئیل آسمان پر گئے اور پھر حضرت کے پاس آئے

اور عرض کی کہ حق تعالیٰ نے آپکو سلام کہا ہے کہ تو ہمارے نور سے صراط پر گذرے گا

اور علی بہ سبب نور تیرے کے اور امت تیری ساتھ نور علی کے گذریگی اور نور امت تیری کا

علی سے ہی اور نور علی کا تجھسے ہی اور نور تیرا میرے نور سے ہی اور بعد گذرنے صراط سے

بہشت مین آوینگے اور جو کچھ کہ آرزو کرینگے اونکو دینگا فقط اسجگہہ سے ظاہر ہوتا ہے

کہ امت مرحومہ مین جو جو اشخاص کہ محبت جناب امیر علیہ السلام کی اپنے دلونمین

رکھتے ہین وہی لوگ اوس نور کی روشنی مین صراط سے گذر جاینگے اور جو جو اشخاص

حضرت سے کسی طرحکا بغض و عناد رکھتے ہین یا حضرت کو غیر سے حقیر یا غیر کو فضیلت

لیکن محبان علی فقط بہشت مین جائینگے امت مرحومہ صراط سے اسلئے کہ نور علی سے ایسی و منقصر وبارہ

... ووہبنا لہم من رحمتنا

وجعلنا لہم لسان صدق علیا ترجمہ یعنے اور دی ہمنے واسطے اونکے رحمت اپنی سے نیکیاں اور گردانا ہمنے واسطے اونکے زبان راست نیک وبلند فقط یہ آیہ پارہ ۱۶ سورۂ مریم رکوع ۳ آخر مین واقع ہے فقط علی ابراہیم نے روایت کی ہی کہ مراد من رحمتنا سے جناب رسول خدا ہین کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین اور لسان علیا سے مراد وصی اونکے حضرت علی علیہ السلام ہین باین معنی کہ بخشا ہمنے ابراہیم کو اور اسحاق اور یعقوب کو بعضے رحمت اپنی سے کہ محمد مصطفے صلعم ہین اور اولاد امجاد حضرت ابراہیم ہین اور گردانا ہمنے واسطے اونکے لسان صدق کو وہ علی مرتضی علیہ السلام ہین بنابر اسکے کہ نام نامی واسم گرامی اون حضرت کا بعینہ قرآن مین لفظ علیا مذکور ہوا ہے اس صورت مین لفظ علیا بدل لسان صدق کے ہی فقط قولہ تعالی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا ترجمہ یعنے جو شخص کہ نیکی کرے واسطے اوسکے دس گونہ ہے فقط یہ آیہ پارہ ۸ سورہ انعام رکوع ۲۰ مین واقع ہے فقط قولہ تعالی من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منہا وہم من فزع یومئذ آمنون ومن جاء بالسیئۃ فکبت وجوہہم فی النار ترجمہ یعنے جو کوئی کہ آوے ساتھہ نیکی کے پس واسطے اوسکے نیکی ہی اوس سے اور وہ دہشت اوس روز سے امن مین ہے اور جو کوئی آوے ساتھہ بدی کے پس گرایا جائے گا منہ کے بھل دوزخ مین فقط یہ آیہ پارہ ۲۰ سورہ نمل رکوع ۷ مین واقع ہے فقط شرح ان دونون آیات یعنے نمبر ۳۹ و ۴۰ کے خود جناب امیر المومنین علے مرتضی علیہ السلام فرماتی ہین

... ی و ہشتم دربارہ ۱۵ ... کہ رحمت رسول خدا ولسان صدق علے ہین ۱۱۱

آیہ چہلم دربارہ والفضا وجو شخص دشمنی اہلبیت ... جا رے گا جہنم مین ... گا فقط ۱۱۱

دور تھمین ڈالا جائیگا فقط قولہ تعالی اِنَّ عِبَادِی لَیْسَ لَکَ عَلَیْہِمْ سُلْطَانٌ

یعنے بدرستیکہ بندگان مخلص میرے نہین ہین واسطے تیرے اوپر اونکے غلبہ فقط یہ آیہ
پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۷ مین واقع ہے فقط محمد بن مسعود عیاشی سے
مروی ہے کہ یہ آیہ حق مین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے نازل ہوا ہے فقط
قولہ تعالی فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰہُ بِلِسَانِکَ لِتُبَشِّرَ بِہِ الْمُتَّقِیْنَ وَتُنْذِرَ بِہٖ قَوْمًا لُّدًّا
ترجمہ یعنے جز این نیست کہ سہل کیا ہمنے قرآن کہ بلغت تیری کے تاکہ بشارت دیوے ساتھہ
اسکے پرہیزگارونکو اور ڈراوے ساتھہ اوسکے قوم کو کہ شدید الخصومت ہین فقط
یہ آیہ پارہ ۱۶ سورہ مریم رکوع ۶ مین واقع ہے فقط محتمل ہے کہ ضمیر اسکی راجع
بطرف عدا کے جو آیہ ماسبق اس آیہ کے سورہ مریم مین واقع ہے کہ مراد اوس سے
دوستی علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ضمیر اسکے
بطرف قرآن کے ہی پس یہ ضمیر طرف قرآن کے راجع نہین ہو سکتے ہی کیونکہ حضرت نے
فرمایا ہے کہ مین قرآن ناطق ہون اور یہ قرآن صامت ہے پس ولایت علی علیہ السلام
ودیگر ائمہ معصومین علیہم السلام سزاوار تر و قریب الصواب ہین اسلئے کہ قران صریحا
قبل اسکے مذکور نہین ہے حاصل اسکا یہ ہوا کہ سوائے اسکے نہین ہے کہ آسان کیا ہمنے
تقریر محبت و مودت علی علیہ السلام اور ائمہ معصومین علیہم السلام کے جسوقت
غدیر خم مین تجھکو اے محمد گویا کیا ہمنے ساتھہ ولایت علیؑ کے تاکہ پرہیزگاران شیعیان اسکے
کو خوشخبری دی اور بنی تیم اور بنی امیہ کو کہ عداوت اہلبیت نبوت دل مین رکھتے
ہین بیم اور خوف اونکو دلاؤ فقط قولہ تعالی وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ
مِنْ ظُہُوْرِہَا وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِہَا وَاتَّقُوا اللّٰہَ

قول علیہ السلام است

ترجمہ آیہ چہل و دوم آیہ بارہ محبت علی و ائمہ معصومین علیہم السلام

ترجمہ آیہ چہل و سیوم در بارہ بیان ولی علم و فضائل علی علیہ السلام است حدیث انا مدینۃ العلم و علی بابہا

اور نیکی [illegible]

اور ڈرو خدا سے شاید کہ رستگار ہو تم فقط یہ آیہ پارہ ۲ سورہ بقر رکوع ۸ مین

واقع ہے فقط ایام جہالت مین جو شخص کہ حج یا عمرہ کا احرام باندہتا تھا وہ اپنے

مین دروازہ سے داخل نہوتا تھا دیوار توڑکر یا بام خانہ سے گہر مین آتا جاتا تھا اور اگر

بادیہ نشین تہا تو پس خیمہ سے آمد و رفت رکہتا تھا اور جو دروازہ سے آمد رفت رکہتا

تہا اوسکو فاجر و فاسق جانتے تھے اس عمل کو تا ایام حج اہل عرب جاری رکہتے تھے

لہذا یہ آیہ نازل ہوا لیکن یہ آیہ مثالًا واسطے بند کرنے ایام جہالت کے ہے ورنہ

اصل خلاصہ اس آیہ کا یہہ ہے کہ امورات دنیا و عقبی مین آئمہ اہلبیت علیہم السلام سے

کہ یہ لوگ دروازہ علم و حکمت و فنون کے ہین اور عقل کے معدن و مخزن ہین چاہیکہ

انسے دریافت کرو اور راہ نیک پوچہو چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے

منقول ہے کہ آل محمد ابواب علم خدا ہین اور وسیلہ اوسکے ہین اور دعوت کرنے

والے و راہ دکہلانے والے طرف بہشت کے ہین اور اسکے تائید پر صاحب

جامع الوصول نے صحیح ترمذی سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے

کہ اَنَا دارُ الحِکمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا یعنے مین گہر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکا

ہے اور کتاب استیعاب مین مذکور ہے کہ اَنَا مَدِینَۃُ العِلمِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا مِن دَارِ

الحِکمَۃِ فَلیَاتِ مِن بَابُہَا یعنے مین شہر علم کا ہون اور علی دروازہ اوسکے

ہین جو شخص کہ ارادہ علم کا کرے پس چاہیکہ آوے وہ دروازہ اوسکے سے

اور خوارزمی نے بھی مناقب مین مثل اسکے روایت کی ہے کہ اَنَا دَارُ الحِکمَۃِ

العِلمِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا مَن اَرَادَ الحِکمَۃَ فَلیَاتِ مِن بَابُہَا یعنے مین گہر حکمت کا ہون

علم کا ہون اور علی دروازہ اوسکا ہے اور یہ احادیث متواترات سے ہے ایمین
بجز متعصب کے کوئی شک وشبہہ نہین لاسکتا ہے اور بمقتضائے آیہ کریمہ مذکورہ کے
چاہیے کہ طلب علم یا جو چیز کہ علم پر موقوف ہو ائمہ معصومین علیہ السلام کے جانب رجوع
کرین اور عمدہ احتیاج طرف امام کے واسطے تحصیل علم کے ہی اور دریافت امور قضایا
وجاری کرنا احکام کا موقوف علم پر ہے اور زیادتے علم جناب امیر علیہ السلام کے
آیات قرآنی واحادیث نبوی سے اظہر من الشمس ہے چنانچہ احمد بن حنبل نے مسند مین
اور مسلم نے اپنی صحیح مین روایت کی ہے کہ کوئی شخص صحابہ رسول خدا سے نہ تھا
کہ اوسنے دعوی کیا ہو سوائے علی علیہ السلام کے سَلُونِی قَبْلَ اِنْ تَفْقِدُونِی یعنی
سوال کرو تم مجھسے جس چیز سے چاہو قبل وفات میری کے اور ابن عبد البر نے کتاب
استیعاب مین لکھا ہے کہ جناب رسولخدا حق صحابہ مین فرماتے تھے اَقْضَاهُمْ
عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِب یعنے داناتر قضایا اور احکام مین درمیان اصحابونکے علی علیہ
السلام ہین اور ابن عباس نے روایت کی ہے کہ کہا عمر نے کہ داناتر ہمارا اقضایا مین
علی ہے اور عطا کہ اکابر علمائے محدثین سے ہی اوسنے ابن عباس سے روایت کی ہے
کہ بخدا قسم علی کو نو حصہ علم خدا نے عطا کیا کہ مخصوص حصہ اونہین کا تھا اور ایک
حصہ باقی مین تمام عالم ہے کہ اوسمین علی بھی شریک ہین اور سعید بن مسیب سے
روایت ہی کہ ہر وقت مسئلہ مشکل کے بخدا خلیفہ ثانی پناہ مانگتے تھے اور کہتے تھے
کہ لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ یعنے اگر نہوتے علی تو ہلاک ہوتا عمر اور فخر الدین رازی
نے کتاب اربعین مین جانب شیعونسے لکھا ہے کہ علی علیہ السلام صحابہ سے

لیکر تربیت دیتے تھے اور رموز علم ہر اقسام کے بتاتے تھے اور صاحب اصول نے
صحیح ترمذی سے نقل کی ہی کہ حضرت علی علیہ السلام خود فرماتے ہین کہ جسوقت خدمت
مین جناب رسولخدا کے کسی طرحکا سوال کرتا تہا تو جواب اوسکا حضرت ارشاد فرماتے
تھے اور جب مین خاموش ہو جاتا تہا تو خود حضرت مجھکو تعلیم فرماتے تھے اور صحیح نسائی
نے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ مجھکو ساتھ پیغمبر خدا کے
ایسے منزلت تھی کہ کسی شخص کو حاصل نہ تھی اور مشکوۃ مین صحیح ترمذی سے ام عطیہ نے
روایت کی ہے کہ جناب رسالتمآب نے حضرت امیر علیہ السلام کو کسی جنگ مین روانہ کیا
پس دیکھا مینے کہ دست مبارک اپنا بلند کرکے دعا فرماتے تھے کہ خداوندا مجھکو
دنیا سے نہ اوٹھانا تاوقتیکہ مین علی کو نہ دیکھون اور فخر رازی نے لکھا ہے کہ علی علیہ
السلام بچند دلیل داناتر صحابہ سے تھے اولاً یہ کہ شان مین حضرت علی کے یہ آیہ
کہ جو نمبر ۳۵ مین مندرج ہے نازل ہوا ہے اوس سے ثابت ہے کہ بموجب حکم خدا کے
رسول خدا نے تعلیم حضرت علی کو ہر طرحکے علم سے کیا تہا پس زیادتی علم ہر اقسام کے
حضرت علی علیہ السلام پر ثابت ہی ثانیاً یہ کہ احادیث انا مدینۃ العلم واقضاہم
سے ظاہر ہے ہرگاہ قضا یا سب علمون سے افضل تر ہے کہ جس سے خلیفہ ثانی پناہ
مانگتے تھے اور خوف ہلاکت کا اونکے ہوتا تہا پس معلوم ہوا کہ حضرت علی علیہ
السلام ہر علوم و فنون مین افضل تر صحابہ و عالمون سے تھے ثالثاً یہ کہ خلیفہ ثانی نے
چند احکام مین غلطیان کین اور جناب امیر نے آگاہ کردیا بلکہ راوی نے چند قصہ
ذکر کئے ہین لیکن باعث طول کے اسمقام پر درج نہوے رابعاً یہ کہ خود جناب
امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ بخدا اگر منصب خلافت واسطے میرے مہیا ہوتا

تو ہر آئینہ حکم کرتا مین اہل توریت کو توریت سے اور اہل انجیل کو انجیل سے اور اہل زبور کو زبور سے
اور اہل قرآن کو قرآن سے واللہ کوئی آیہ نازل نہین ہوا ہے صحرا خواہ دریا یا کوہ یا آسمان
یا زمین یا شب یا روز مین مگر یہ کہ جانتا ہون کہ جسکی شان مین نازل ہوا ہے اور جسکے
واسطے آیا ہے خامساً یہہ کہ بہترین علوم سے علم دین و علم معرفت خدا ہے اور کمالات
جناب امیر کے خطبونسے کہ مشتمل اسرار توحید و عدل و نبوت و قضا و قدر و احوال معاد پر
ہین ثابت ہین اور صحابہ مین شمہ اوسکا پایا نہین جاتا ہے اور ہر فرقہ متکلمین کے علم کلام
مین حضرت امیر علیہ السّلام کیطرف منسوب کرتے ہین فقط اور حال علم تفسیر کا یہہ ہے
کہ سردار مفسرین عبداللہ بن عباس ہین وہ شاگرد انسے جناب امیر علیہ السّلام کے
تھے اور ابن عباس راوی ہے زیادتی علمائے مومنین کے بقدر سات سو درجہ کے
ہے اور درمیان ہر درجہ کے پانچ سو برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ
پارہ ۲۸ سورہ مجادلہ رکوع ۲ مین فرماتا ہے یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ
وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ترجمہ یعنے بلند کرتا ہے خدا اونلوگونکو کہ ایمان تمسے لائے
اور وہ لوگ دیگئی ہین علم کو مرتبونمین اور صاحب حد تحقیق نے فصل ۱۲ مین لکھا ہے
مسٹر گبین مورخ انگریزی دہریہ نے لکھا ہے کہ علیؑ عالم اور شاعر اور بہادر اور ولی تھے
مگر باوصف اسکے اہل سنت نے علیؑ کو آخر درجہ مین قرار دیتے ہین گویا یہ مورخ
مذکور بھی اہل سنت پر اعتراض کرتا ہے اور جو شاہ عبدالحق دہلوی شارح مشکوٰۃ
لکھتا ہے کہ کچھہ علیؑ پر موقوف نہین ہے دوسرونکو بھی علم تھا جواب اسکا یہ ہے کہ تمام
زمانہ کو علم رہا ہوا سے کچھہ واسطے نہین ہے لیکن خلفائے ثلثہ کو مثل حضرت علی علیہ
السّلام کے ہرگز ہرگز علم نہ تھا اگر ہوتا تو لولا علیؑ لھلک عمر اور کان عمر یتعوذ باللہ

کرو کہ مین تمسے بہتر نہین ہون حالانکہ علے علیہ السّلام تمہارے درمیان مین موجود ہین فقط
اور خلیفہ ثالث تو مروان و معاویہ پر چلتے تھے اگر اونکو کچھ بھی عقل ہوتی تو خود مارے نجالت
اور صاحب تو محبت ثلثہ و عداوت اہلبیت مین دیوانہ ہو گئے ہین فقط قولہ تعالے
یَوْمَ نَدْعُوا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ ترجمہ یعنے یاد کرو اے محمدؐ اوس دنکو کہ طلب کرینگے
ہم ہر قوم کو ساتھہ امام اونکے کے فقط یہ آیہ پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع
آٹھہ مین واقع ہے فقط اصول کافی مین حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے مروی ہے
کہ جب یہ آیہ نازل ہوا مسلمانون نے کہا کہ اے رسول اللہ صلعم کیا آپ امام مسلمانونکے
نہین ہین حضرت نے فرمایا کہ مین رسول ہون طرف سبکے قیامت تک و لیکن ہونگے بعد
میرے آیا مین اوپر آدمیونکے جانب خدا سے اہلبیت میرے کہ مامور ہونگے درمیان
آدمیونکے کار امامت پر اونکو دروغ جانینگے اور ستم کرینگے اونپر پیشوایان کفر
و گمراہی کے اور جو لوگ اونکے تابعدار ہونگے پس اونسے ملاقات کرونگا مین بہشت مین
مخفی نرہے کہ کلام اللہ مین دو قسم کے امام پائے جاتے ہین ایک امام عدالت اور ایک
امام ضلالت ہین چنانچہ پارہ ۱۷ سورہ انبیاء رکوع ۵ مین خدا فرماتا ہے کہ قولہ تعالے
وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً يَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ
وَاِيْتَاءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عَابِدِيْنَ ترجمہ یعنے اور گردانا ہمنے اونکو پیشوا کہ رہنمائی
کرتے ہین ساتھہ حکم ہمارے اور وحی کی ہمنے طرف اونکے کرنے نیکیونکے اور برپا کرنے
نماز کے اور دینے زکواۃ کے اور تھے وہ واسطے ہمارے عبادت کرنے والے
فقط یہ امام ہدایت کنندہ طرف راہ خدا کے مذہب حقہ اثنا عشریہ کے ہین اور

آیہ چہل و چہارم در بارۂ امامت علی علیہ السلام

۴۴

صاحب الامر علیہ السلام ہے چنانچہ جناب سرور خدا فرماتے ہین قال النبی صلعم الائمۃ من بعد

اثنا عشر اولہم علی ابن ابیطالب واخرہم مہدی القائم طاعتہم طاعتی ومعصیتہم معصیتی من انکر واحد

منہم فقد انکرنی فقط یعنے امام بعد میرے بارہ ہونگے کہ اول اونکا علی ابن ابیطالب ہین اور آخر

اونکا مہدی قایم ہے پس اطاعت انکی اطاعت میری ہی اور معصیت انکی معصیت میری ہے اور

جسنے انکار کیا ایک کا انمین سے اوسنے انکار کیا میرا فقط اور در بارۂ امام ضلالت کے پارہ ۲۰ سورہ قصص

رکوع ۴ کے آخر مین خدا فرماتا ہے کہ وَجَعَلْنٰاهُمْ اَئِمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيٰامَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ

وَاَتْبَعْنٰاهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْيٰا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيٰامَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ترجمہ یعنے اور گردانا ہمنے اونکو

پیشوایان اہل گمراہ کا کہ بلاتی ہین طرف آتش کے اور روز قیامت مین نہ یاری دئے جاینگے اور

غضب مین لائے ہم اونکو بیچ اسی دنیا کے لعنت کو اور روز قیامت مین وہ بندونسے ہونگے فقط

پس یہ امام اہل ضلالت کے ہین کہ یہ لوگ بروز قیامت شمار کئے جاینگے مقبوحین سے ان آیات سے

ثابت ہے کہ امام دنیا مین دو قسم کے ہین فقط بلکہ اسمقام پر کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے شعر

غلامان علی باعلی * غلامان عمر باعمر * قولہ تعالیٰ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ

عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ترجمہ یعنے کسچیز سے سوال کرتے ہین وہ کفار چیز

بزرگ سے وہ ایسے ہین کہ بیچ اوسکے اختلاف کرنے والے فقط یہ آیہ پارہ ۳۰ سورہ عم کا

شروع ہی فقط کتاب کافی مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ مراد

عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ سے ولایت اہلبیت علیہم السلام ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے

ہین کہ سوال کیا گیا جناب امیر علیہ السلام سے تفسیر عم یتساءلون کا پس فرمایا اونجناب

نے کہ یہ سورہ آیا ہے باب باب مدینہ علم مین اور جناب امیر خود فرمایا کرتے تھے مالله تعالیٰ

اٰيَةٌ هِیَ اَكْبَرُ مِنِّیْ وَمَا لِلّٰهِ نَبَاٌ اَعْظَمُ مِنِّیْ یعنے کوئی علامت وجود ذی جود باری تعالیٰ

آیہ چہل و پنجم در بیان نبأ عظیم کہ جناب امیر علیہ السلام ہین

[illegible] کوئی پیغمبر [illegible] کی جانب

کی مجھسے بزرگ تر نہین ہے فضیلت و ولایت میرے عرض کی گئے سب انبیاے سابق پر
باوجودیکہ زبانین اونکی مختلف تہین سب اون سبہون نے اقرار کیا میری فضیلتون کا
بسبب کثرت و عظمت فضایل کے بلکہ باہم اختلاف رکہتے تہے میرے باب مین
اور اوسی کتاب مین خطبہ وسیلہ حضرت امیر علیہ السلام مین ہے اَنَا النَّبَاءُ الْعَظِیْمُ و عن
قلیل ستعلمون ما توعدون یعنے مین ہے تو نبائی عظیم ہون اور عنقریب معلوم ہو جائیگا
تمہین جو کچہہ کہ وعدہ کیا جاتا ہے تمسے اور عیون اخبار الرضا مین حضرت امام رضا
علیہ السلام نے اپنے آبا و اجداد علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ جناب
امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب سالتمآب نے ارشاد حضرت علی علیہ
السلام سے کہ یا علی تم حجت خدا ہو اور دروازہ وصول حق اور راہ راست
حق ہو اور تم نبائے عظیم اور صراط مستقیم و مثل اعلی ہو اور حافظ ابو نعیم اصفہانی
علمائی اہل سنت و محی الدین عربی نے اپنی تفسیر مین اور تفسیر اہل بیت مین لکہا
ہے کہ نبا عظیم سے مراد جناب امیر علیہ السلام ہین کہ قبر و زمین سوال خلایق سے
کرتے ہین کوئی میت بیچ شرق یا غرب یا دریا و جنگل کے نہین ہے مگر یہ کہ منکر نکیر سوال
ولایت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا ساتھہ سوال خدا و رسول خدا و کتاب خدا کے
جیساکہ کرتے ہین کرینگے اور سُدی کہ علمائے اہل سنت ہے وہ بہی تائید اس روایت کے
کرتا ہے اور علقمہ سے روایت ہے کہ بروز جنگ صفین ایک شخص لشکر شام سے مبارز طلب
ہوا ہتہیار لگائے اور قرآن حمایل کئے و بجائے رجز سورہ عم پڑہتا تہا چاہا میَنے
کہ مقابلہ کرون اوس سے جناب امیر علیہ السلام مجہکو روک کر بنفس نفیس اوسکے مقابلہ

کیا تمنے اور ولایت میری سے پھر گئے تم اور قبول کیا تمنے بغاوت و ستم اپنے کو ہلاک کیا

تم اور جانا مرتبہ ولایت میریکا بروز خم غدیر کے اور جانوگے تم بروز قیامت کے اور اپنے

شقی کو واصل جہنم کیا فقط قولہ تعالیٰ وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ترجمہ یعنے اور پیدا کیا

نشانیونکو اور بسبب ستاریکے وہی ہدایت پاتے ہین فقط یہ آیہ پارہ ۱۴ سورۂ نحل

رکوع ۲ مین واقع ہے فقط جامع صغیر سیوطی جلد اول مین یہ حدیث ہے اَلنُّجُومُ اَمَانٌ

لِاَهْلِ السَّمَاءِ وَاَهْلُ بَيْتِي اَمَانٌ لِاُمَّتِي یعنے فرمایا جناب رسولخدا نے ستارے سبب

امان ہین واسطے اہل آسمانکے اور اہلبیت میرے امان ہین واسطے امت میریکے فقط کتاب

مطالب رشیدی تصنیف شاہ تراب علی ساکن کاکوری مین تحریر ہے کہ قاضی ثناء اللہ ساکن

پانی پت نے کتاب سیف مسلول سے نقل کی ہے مضمون اوسکا یہ ہے کہ اہلبیت

محمد سے مراد دوازدہ امام ہین اور ہدایت کرنے کا انہین کو منصب ہے بلکہ تفصیل وار

از جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام تا جناب قایم آل عبا یعنے حضرت

امام مہدی آخر الزمان علیہم السلام مندرج کیا ہے فقط اب اسمقام پر اہل سنت

کیا کرینگے کسکو اہلبیت قرار دینگے سنت کو یا ازواج کو فقط قولہ تعالیٰ فَانْتَقَمْنَا

مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِينٍ ترجمہ یعنے پس انتقام لیا ہے اونسے اور بدرستیکہ اہل

دونونکے ہر آئینہ ساتھہ راہ روشنکے ہین فقط یہ آیہ پارہ ۱۴ سورۂ حجر رکوع

۵ مین واقع ہے فقط واضح رہے کہ لفظ امام مبین سے مراد جناب امیر علیہ السلام ہین

یعنے وہی راہ روشن ہین فقط لیکن صاحب حد تحقیق نے فصل ۹۲ صفحہ ۵۵

مین اس آیہ ترجمہ مین لکھا ہے (اور دونون شہر راہ پر نظر آتے ہین) حاشیہ

شاہ عبد القادر صاحب (مکہ سے شام کو جاتی ہوے وہ بستی راہ پر نظر آتی ہے)

آیۂ چہل و ششم ۴۶ در بارۂ امامت و مرتبہ امان اہلبیت علیہم السلام مین

آیۂ چہل و ہفتم ۴۷ در بارۂ امامت جناب امیر علیہ السلام

وشاہ جی نے کیا لیا ہے وہ کون سے شہر ہین بلا نام ونشان کہ وہ روشن ہین اور
مکہ معظمہ و مدینہ منورہ سے بزرگتر ہین کہ جنکی تعریف حق تعالی نے اپنی کتاب مین کی ہے
وہان اگر شاہ عبد القادر دہلوی واسطے فاتحہ خوانیکے قبر معاویہ و یزید پر اوس راہ سے
گئے ہونگے تو ضرور دیکہا ہوگا بلکہ عجب نہین کہ صفت اون شہر کی کلام الٰہی مین
دیکہکر وہان مقیم بھی رہے ہون مگر کچہہ حال مفصل نہین لکہتے یہ وہی مثل ہے **مثل**
یاروں تیرا نیبولا اور ڈولی خیر آباد * **شعر** چہ خوش گفت ہست سعدی در زلیخا *
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا * اور تعجب یہ ہے کہ صاحب حد تحقیق نے
ایسے مہمل عبارت اپنی کتاب مین کس وجہ سے لکہی اگر لکہا تہا تو اوسکی تحلیک کو
صاف کر دیتے اور اگر شاہ صاحب کے بیہودگی ظاہر کرنیکو بجنسہ لکہا ہے تو حال قساوت
قلبی شاہ صاحب کا سورۂ ہل اتی سے صاف کہل گیا کہ شاہ صاحب نشۂ محبت
خلفا ثلثہ مین ایسا سرشار و چکنا چور ہین کہ خدا و رسول خدا و اہلبیت علیہم السلام کو
بہلا جاتے ہین اور دست و زبان مین بوقت لینے نام حضرات کے رعشہ پڑجاتا ہے
اور قلم سے و زبان سے نام تک نہین نکلتا ہے اور وصف تو درکنار ہی چنانچہ
ایک نقل برجستہ مجہکو یاد آئی ہے ہمقام پر لکہنا اوسکا پر ضرور ہے **نقل**
سنہ ۱۲۸۵ ہجری مین یا دو ایک سال کم و بیش مین سلطان ناصر الدین شاہ قاجار
والا جاہ مالک ملک عجم وغیرہ واسطے زیارت جناب سید الشہدا خامس آل عبا
علیہ السلام کے کربلا کے معلّے مین آیا اتفاقاً ایکروز قریب ظہر حرم شریف مین
حاضر ہوکر زیارت کے لئے اندر روضۂ انور کے گیا بعد مشرف ہونے زیارت کے

اوسمقام پر پہر گیا جب موذن اذان سے فارغ ہوا ... موذن کو

فوراً موذن حاضر حضور ہوا ظل سبحانی نے ارشاد کیا کہ تو نے کلمہ اشہد ان امیر المومنین

وامام المتقین علی ولی اللہ وصی رسول اللہ کیون نہین کہا اوس کم بخت پیرو شاہ جی وخلفائے

ثلثہ کی زبانسے نکلا کہ یہ کلمہ میری زبانسے نہین نکلتا ہے سلطان کو غصہ آیا رنگ چہرہ انور کا

سُرخ ہوگیا مکرر وسہ کرر موذن سے استفسار کیا اوس ناری نے وہی جواب تینوم مرتبہ

دیتا گیا کہ میرے منہ سے یہ کلمہ نہین نکلتا ہے پس فوراً جلاد کیطرف کہ وہ موجود تھا

اشارہ کیا کہ زبان اس خارجی کی کہینچ لے جلادنے فوراً زبان اوسکی دہن سے کہینچ کر کاٹ لے

اور کلید بردار روضہ انور جناب امام حسین علیہ السّلام دست بستہ کہڑا تہا اوس سے

فرمایا کہ فوراً دوسرا موذن حاضر کر چنانچہ کلید بردار نے ایک شخص کو حاضر کیا ظل سبحانی نے

فرمایا کہ تو گلدستہ پر جاکر اذان کہہ پس اوسنے جاکر اذان کو تمام وکمال ادا کیا اور وہ

بجائے اوس خارجی کے بحال ہوا اور سلطان اپنی بارگاہ کے جانب روانہ ہوا مخفی نرہے

کہ شاہ جی کے بھی دست و زبانسے نام آیمہ معصومین علیہم السّلام کا نہین نکلتا ہے ورنہ

شاہ جی بھی اپنی موت نہ مرتے بلکہ اوسکے موت مرتے فقط قولہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ترجمہ یعنے

اور وہ لوگ کہ کہتے ہین کہ اے رب میرے دی واسطے میرے زبان میری سے اور فرزندان

میرے سے نور چشم اور گردان ہمکو واسطے پرہیزگار و نکے پیشوا فقط یہ آیہ پارہ ۱۹

سورۂ فرقان رکوع ۶ مین واقع ہے فقط پوشیدہ نرہے کہ یہ آیہ بشان آیمہ معصومین

علیہم السّلام کے نازل ہوا اس آیہ سے دلیل امامت ثابت ہی فقط قولہ تعالیٰ ۴۹

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا

...ونکہ ملک ہندوستان عملداری انگریزی ہے یہان کوئی شخص کسی کا تعرض نہین کرسکتا ہے

آیہ چہل و ہشتم در بارہ امامت ایمہ معصومین علیہم السّلام

آیہ چہل و نہم در بارۂ حضرت ... و شیعیان اونکے ہے

[illegible]
اونکے کے بہشت ہمیشگی کی ہے جاری ہین درختون اوسکے کے نیچے نہرین ہمیشہ
رہین گے بیچ اوسکے مدام خوشنود ہوگا خدا اونسے اور راضی ہونگے وہ اوس سے یہ واسطے
اوس شخص کے کہ ڈرے پروردگار اپنے سے فقط یہ آیہ پارۂ ۳۰ سورۂ بینہ مین
واقع ہے فقط کتاب شواہد التنزیل مین ابی حاکم حسکانی سے روایت کی ہے کہ حاکم
ابوعبد اللہ حافظ نے خبر دی ہمکو باسناد مرفوع یزید بن شراحیل انصاری کہ وہ کاتب
جناب امیر المومنین علیہ السلام کا تہا کہ سنا مینے اونجناب سے کہ فرمایا بیچ وقت رحلت
حضرت رسالت پناہ کے کہ پشت مبارک اونکی ساتہہ سینہ میرے کے استادہ کئے تہے
فرمایا کہ اے علیؑ نہین سنا آیہ کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تا خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ کہ وہ شیعہ تیرے
ہین اور وعدہ گاہ میری اور وعدہ گاہ تیری کنارہ حوض کوثر پر ہوگی بیچ اوس وقت کے
کہ جمیع خلق اولین و آخرین مجتمع ہونگے واسطے حساب کے تمکو بلاوینگے اور تم سفید رو
اور دست و پا سفید ہونگے اور سب اعضا نورانی اور درخشندہ ہونگے
اور تمکو بیچ اوس روز کے ساتہہ غر المجلین کے ندا کرینگے اور یہ موجب فوز و فلاح
شیعیان اونحضرت کا ہے اور مقاتل بن سلیمان نے ضحاک سے نقل کی ہے کہ ابن عباس نے
فرمایا کہ اُولٰئِکَ ہُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ نازل ہوا بیچ شان علے ابن ابیطالب علیہ السلام کے
اور اہل بیت اونکے کے اور ابو حافظ نعیم اصفہانی نے کہ علمائے سنت سے ہے
بیچ کتاب اپنی کے کہ مسمے ساتہہ حلیۃ الابرار کے ہے روایت کرتا ہے ساتہ اسناد
اپنی کے کہ ابن عباس سے کہ یہ آیہ نازل ہوا حضرت رسالت پناہ نے خطاب کیا
طرف شاہ اولیا کے اور فرمایا کہ اے علیؑ مراد خیر البریہ سے تو ہے اور شیعہ تیرے ہین

شیعہ تیرے خدا سے رضی اور خوشنود ہونگے اور حق سبحانہ تعالے تمسے بھی راضی اور
خوشنود ہوگا اور اعدا تیرے بیچ اوس روز کے مغضوب اور مقہور ہونگے فقط قولہ تعالیٰ
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ترجمہ یعنے
کہہ اے محمدؐ آیا ہے برابر ہین وہ لوگ کہ جانتے ہین عالم ہین اور وہ لوگ کہ نہین جانتے ہین
جاہل ہین سواے اسکے نہین ہے کہ پند لیتے ہین صاحبان عقل سے فقط یہ آیہ پارہ ۲۳
سورۂ زمر رکوع ۱ مین واقع ہے فقط حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین
کہ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ ہم اہلبیت کی شان مین اور وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ہم اہلبیتؑ کی دشمنونکے
شان مین نازل ہوا ہے اور أُولُو الْأَلْبَابِ ہمارے شیعونکے حق مین وارد ہے پس
ہم ہین مقربین بعلم و دانش اور دشمنان ہمارے میدان جہالت مین ہین اور شیعیان
ہمارے صاحبان عقل ہین کہ بمقتضاے علم و دانش کے حق و باطل کو تمیز کرتے ہین فقط

حدیث پنجاہ و دو دربارہ علم و دانا ہونے شیعونکے

حدیث مین وارد ہے کہ ایکروز شبکو جناب امیر علیہ السلام کوچہاے کوفہ مین قنبر کو ہمراہ
اپنے لیکر تشریف لئے جاتے تھے ایک مکان سے آواز معلوم ہوئی کہ ایک شخص یہ آیہ
أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا الاٰخر جو آیہ مذکورہ بالا کے ماقبل واقع ہے گھر مین
تلاوت کرتا ہے قنبر نے اوسیجگہہ توقف کیا حضرت آگے کسیقدر بڑہ گئے تھوڑی دور
جاکر پیچھے دیکھا کہ قنبر نہین ہے پوکارا کہ اے قنبر کیون ٹہرا ہے قنبر نے جلد قریب آکر عرض کی
کہ آواز حزین میرے کانمین پونہچے ہے حضرتؑ نے فرمایا کہ اے قنبر سو رہنا یقین سے بہتر ہے
شک والی عبادت سے قنبر کہتے ہین کہ مین متعجب ہوا کلام امام سے اور جلد اوس مکانکے
دروازہ پر ایک نشان کرکے ہمراہ جناب کے ہو رہا دوسرے روز مین اوس کوچے مین
جاکر مطابق نشان اوسی دروازہ پر گیا تو معلوم ہوا کہ ایک شخص ... منافق ہے

بعد اسکے میثم نے جناب امیر علیہ السلام سے عرض کی کہ یا مولا حضور نے کیونکر معلوم کیا
کہ یہہ شخص منافق ہے حضرت نے فرمایا کہ مالک قریہ کیونکر نہ اپنی رعیت کو پہچانے اور کسطرح سے
عالم علوم دانائے اسرار نہو فقط قولہ تعالیٰ یَا اَیُّہَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ
مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰہَ
لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ترجمہ یعنے اے فرستادہ بجی پوہنچا دو اس چیز کو کہ نازل
کی گئی ہے طرف تیرے نزدیک پروردگار تیرے سے اور اگر نہ پوہنچاویگا تو پس نہین پوہنچایا
تو نے پیغامہائے ہمارے کو اور خدا نگاہ رکھے گا تجھکو شر کان سے بدرستیکہ خدا نہین
ہدایت کرتا ہے قوم کافرونکو فقط یہہ آیہ پارہ ۶ سورہ مائدہ رکوع ۱۰ مین واقع ہے فقط
تفسیر اسباب النزول مین لکہا ہے کہ یہہ آیہ ثنا و صفت مین جناب امیر المومنین علے
ابن ابیطالب علیہ السلام مین نازل ہوا ہے موضع غدیر خم مین اور احمد بن حنبل
و ثعلبی بھی تائید کرتے ہین اور زید بن ارقم راوی ہے کہ ہرگاہ جناب رسالتمآب صلعم
حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر موضع غدیر خم مین پوہنچے اوس روز نہایت گرمی تہی
حضرت سایہ مین ایک درخت کے بیٹھے اوس مقام سے اکثر راہین ہر سمت کے جانے کی تہین
یعنے اوسمقام سے لوگ رخصت ہو کر اپنے اپنے مکان کو جاتے تھے پس اوسجگہہ پر
تمام مہاجر و انصار کو جمع کیا ایک روایت سے بارہ ہزار ۱۲۰۰۰ اور ایک روایت سے اٹھارہ ہزار ۱۸۰۰۰
اور احادیث کثیرہ سے ستر ہزار مردم کے قریب مرد و عورات سے اوسمقام پر موجود تہے
پس جنابنے بموجب حکم الٰہی منبر پالان شتران کے جمع کر کے بنایا اور سر منبر نزول اجلال
فرما کر خطبہ بلیغ ادا فرمایا اور اس آیہ کو اسطور سے تلاوت کیا یا ایہا الرسول
بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ اِنَّ عَلِیًّا مَوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا

پہونچانا حکم دوبارہ و سہ بارہ کر کے رسول خدا کے جناب امیر کو خلیفہ مقرر کرنا غدیر خم مین

کہ سفیدی بغل کی معلوم ہوتی تہی پس فرمایا معاشر المسلمین الست اولی بکم من انفسکم

قالو بلی قال فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی اے گروہ اسلام آیا نہین ہون مین واسطے

تمہارے اولی تمہارے نفسون سے سب نے کہا بلے فرمایا کہ جسکا مین مولا تہا یا ہون

پس علی بن ابیطالب مولا اوسکا ہے بعدہ فرمایا اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ

وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ یعنے بارخدایا دوست رکھہ تو اوس شخص کو جو دوست

رکہے علی کو اور دشمن رکھہ تو اوسکو جو دشمن رکہے علی کو اور یاری کر اوسکی جو یاری کرے

علی کی اور چھوڑ اوسکو جو چھوڑے علی کو فقط منقول ہے کہ سب لوگون نے جناب امیر علیہ

السلام سے بیعت کی پہلے سب سے خلیفہ اول نے بعد اوسکے خلیفہ ثانی نے اور بعد بیعت

کی خلیفہ ثانی نے کہا بخ بخ لک یا علی بن ابی طالب اصبحت مولای ومولا کل

مومن ومومنات یعنے خوبی ونیکوئی ہو جیو اے علی بن ابیطالب صبح کی تو نے اوسوقت

کہ میرا مولا ہے اور مولا جمیع مومن ومومنات کا ہوا بعدہ تمام لوگون نے جناب امیر سے

بیعت کی فقط اور ثعلبی لکھتا ہے کہ جب رسول خدا نے حدیث مذکورہ بالا کو بیان فرمایا

اور اصحاب کے جانب دیکھہ کر کہا ہل بلغت سب نے کہا ہان یا رسول اللہ اوسوقت جناب رسول خدا صلعم

نے سر مبارک آسمان کیطرف اوٹہا کر تین بار مکرر فرمایا اللہم اشہد یعنے بارخدایا

گواہ رہیو تو اور صاحب مشکوٰۃ بھی تائید اسکی کرتا ہے لیکن الفاظ مین فرق کیا ہے

وہ یہ ہے کہ وعن البراء بن عازب وزید ابن ارقم ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم لما نزل بغدیر خم اخذ بید علی فقال السلم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسہم

قالوا بلی فقال اللہم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ

[illegible] ومومنة

زید بن ارقم سے بتحقیق کہ رسول خدا صلعم جب فرود آئے موضع غدیر خم مین تو آپنے پکڑا ہاتھ
علی کا اور فرمایا کہ کیا تم لوگ نہین جانتے ہو اس بات کو کہ ہم اولا ہین ساتھ مومنونکی ذاتونسے
اونکی تب صحابیون نے کہا کہ ہان تب کہا رسول اللہ نے کہ کیا نہین تم لوگ جانتے ہو اس بات کو
کہ بتحقیق ہم اولا ہین واسطے ہر ایک مومن کے ذات سے اوس مومن کے تب صحابیون نے کہا کہ ہان تب
کہا رسول اللہ نے اے خدا جسکے ہم مولا ہین سو علی مولا اوسکا ہے اے خدا دوست
رکھہ اوسکو جو دوست رکھے اس علی کو اور دشمن رکھہ اوسکو جو دشمن رکھے علی کو پس
ملاقات کی عمر نے اوس علی سے بعد اوسکے کہا اوسکو خوش ہوے پسر ابو طالب کہ صبح کیا تو نے
اور شام کیا تو نے اسطرح پر کہ تو مولا ہے کل مومن اور مومنہ کا اور شواہد النبوت مین
عبد الرحمن جامی سے مذکور ہے کہ ایکروز جناب امیر علیہ السلام نے لوگونکو نسبت حدیث
من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے گواہی طلب کیے اوسوقت بارہ شخص انصار سے حاضر مجلس تھے
چنانچہ گیارہ شخصون نے گواہی دی لیکن ایک شخص نے انکار کیا حضرت نے کہا اوس سے کہ کیون
انکار کیا تو نے اوسنے کہا کہ ہم بوڈہے ہو گئے ہین ہمکو یاد نہین تب حضرت نے کہا
بار خدایا اگر یہ شخص جھوٹہہ کہتا ہے تو اسکے چہرہ پر سفیدی یعنے داغ برص ظاہر کر
کہ عمامہ سے چھپ نہ سکے راوی کہتا ہے کہ واللہ دیکھا مینے کہ درمیان دونو آنکھونکے
سفیدی نکلی تھی فقط قطعہ از ظہوری روز محشر بود سیاہ چو قیر
چہرۂ منکران روز غدیر شکر للہ کہ نیستم منکر مولای امیر کل امیر
اور زید بن ارقم نے کہا کہ اوس مجلس مین مین بھی حاضر تھا اور رسول خدا سے
یہ حدیث مینے سنی تھی لیکن مینے مخفی رکھی سو روشنی میری آنکھونکی جاتے رہی
یہ افسوس ہمیشہ رہا بلکہ تفسیر ثعلبی مین قصیدہ حسان شاعر مداح جناب رسول خدا

موجود ہے جسکی طبیعت مین اوسے دیکھہ لیوے پوشیدہ نہ رہے کہ حدیث من کنت
مولاہ فعلی مولاہ پر ایک نقل یاد آئی ہے کتاب مفاتیح القلوب مین مرقوم ہے کہ ایکروز
قاضی عبد الجبار معتزلی شہر مین درس دیتا تہا اور طلباے فریقین حاضر تہے اوس عہد مین
شیخ مفید علیہ الرحمۃ موجود تہے لیکن قاضی مذکور نام سے شیخصاحب کے واقف تہا الا ملاقات
نہ تہی اتفاقاً شیخ ممدوح بہی وہان جاکر صف نعال مین بیٹہے بعد ایک لحظہ کے قاضی سے کہا
کہ اگر اجازت ہو تو بمقابلہ حضار کچہہ سوال کرون مین قاضی نے اجازت دی شیخصاحب نے
فرمایا کہ ایک شخص اہل تشیعہ سے راوی ہے کہ یہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ مسلم ہے
کہ پیغمبر خدا نے بروز غدیر خم فرمایا ہے یہ سچ ہے قاضی نے کہا کہ صحیح ہے شیخصاحب نے کہا کہ ہرگاہ
خبر صحیح ہے تو فقط مولا سے کیا مراد ہے قاضی نے کہا کہ اولی مراد ہے تب شیخصاحب نے کہا
کہ پس خلافت مین خصومت کسواسطے ہے قاضی نے کہا کہ اے برادر یہ روایت ہے اور خلافت درایت ہے
مرد عاقل بجہت روایت کے ترک درایت نہین کرتا ہے تب شیخصاحب نے اوس مسئلہ کو فروگذاشت
کرکے پوچہا کہ کیا فرماتے ہین آپ اس حدیث مین علیؑ حربک حربی وسلمک سلمی مین قاضی نے
کہا کہ یہ بہی صحیح ہے شیخصاحب نے کہا کہ پس اصحاب جمل مین آپ کیا فرماتے ہین قاضی نے کہا
کہ برادر اونہون نے توبہ کی تب شیخصاحب نے کہا کہ اے قاضی جنگ جمل درایت ہے اور توبہ روایت ہے
اور ابہی آپ فرما چکے ہین کہ مرد عاقل بجہت روایت کے ترک درایت نہین کر سکتا ہے پس قاضی نے
متحیر ہو کے ایکساعت سر جہکا لیا بعد اسکے سر اوٹہا کے پوچہا کہ تم کون ہو شیخصاحب نے
کہا مین محمد بن محمد نعمان حارثی ہون قاضی بمجرد سنتے اس کلام کے اپنی جگہہ سے اوٹہا
اور بغلگیر ہوکر شیخصاحب کو لیجا کر اپنی مسند پر بٹہایا اور کہا کہ اَنْتَ الْمُفِیْدُ حَقًّا فقط اور
جو شاہ عبد الحق دہلوی شارح مشکوٰۃ نے [illegible] من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے

قرار دیتے بڑی بڑی کوشش و سرزنش سے معنی لفظ مولا کے کہ دراصل حاکم و خداوند و مالک و
والی و اولی کے ہین عمداً معنی مولا کے محبوب قرار دیکر لکھا ہے کہ اس حدیث سے کچھہ دلیل
وصیت امامت کے نہین ہے صرف ایک قسم کے وصیت تاکیدی ہے اور حضرت علیؑ نے بروقت
خلافت ابو بکر کے دلیل اسکے نہین کی تھے یہ قول شاہ صاحب اسطرح پر ہے کہ جسطرح جسے
کوئی عورت اپنی فرزند نوجوان کے مرنے مین ہنس دیوے فقط سچ یہ ہے کہ حق کسی جگہہ پر
پوشیدہ نہین ہو سکتا ہے اور مقام شکر ہے کہ شاہ صاحب ایسے متعصب ہوکے برخلاف
عادت معہودہ اپنی کے اپنی زبان و قلم سے واقعہ غدیر خم کو اور دعوی کرنا حضرت علی
علیہ السلام کا واسطے حق اپنے کے خلیفہ اول سے قبول کر لیا خلافت مغصوبہ ہونیکا
مطلق خیال نکیا اسلئے کہ اگر خلافت حق جناب امیر علیہ السلام کا نہ تہا تو کیون طلب کیا
اور جواب نسبت معنی مولا کے یہ ہے کہ اولاً بقول شاہ صاحب اگر معنی مولا کے محبوب
ہون تو یہ لفظ کچھہ ایسا نہ تہا کہ جسکے واسطے جناب رسولخدا ہزارون آدمی مین تین مرتبہ
تاکید کر کے سب سے قبول کراتے اور دعا فرماتے ثانیاً ایسے لفظ پر خلیفہ ثانی نے
مبارکبادی جناب امیر علیہ السلام کو دی اگر معنی محبوبیت کے ہوتے تو ہرگز مبارکباد
نہ دیتے ثالثاً ہرگاہ بقول شاہ صاحب کے معنی مولا کے محبوب کے ہوتے تو تمام اصحاب
و انصار وغیرہ اوسوقت بیعت جناب امیر سے نکرتے کیونکہ اکثر مقام پر جناب رسولخدا
نے فرمایا ہے کہ دوستی علیؑ دنیا و عقبی سے نجات دیگی اور حب علیا واجب علیا متواتر
احادیث مین ہے چنانچہ شافعی سے ایک رباعی ہے رباعی عَلِیٌّ حُبُّہٗ جُنَّۃٌ ۔ قَسِیمُ
النَّارِ وَالْجَنَّۃِ ۔ وَصِیُّ مُصْطَفٰی حَقًّا ۔ اِمَامُ الْاِنْسِ وَالْجِنَّۃِ ۔ اور حق تعالی نے

وحدیث مین کون سی خصوصیت تھی کہ معنی محبوب کے ہوتے ہین ہزارون مردمان نے بیعت کے
وخلیفہ ثانی نے مبارکبادی بشد ومددی پس اس سے صاف ظاہر و باہر ہے کہ مولا بمعنے
حاکم وخداوند ومالک واولی کے ہین رہا یہ کہ صاحب مشکوۃ خود لکھتا ہے کہ انی اولی بالمومنین
من انفسہم یعنے فرمایا رسول خدا نے کہ ہم اولی ہین ہر ایک مومنین کے ذاتون سے اس مقام پر مراد اولی سے
حاکم ومالک کے بیشک ہو سکتے ہین نہ کہ محبوب سے اور وہی عبارت نسبت جناب امیر علیہ السلام کے
رسولخدا نے فرمایا ہے پس معنے اسکے یہ ہوے کہ جسطرح سے ہم حاکم ومالک ہر ایک مومنین کے
ذاتکے ہین اوسی طرح سے اب علی بھی حاکم ومالک ہر ایک مومن کے ذات پر ہے خامساً اگر بقول
شاہ صاحب معنے محبوب کے اسجگہہ پر فرض کر لئے جائین تو بمقابلہ آیات متذکرہ بالا کے یہہ آیہ
تاکیدی کا ایسے لفظ کیواسطے نازل ہونا عبث لازم آتا ہے کیونکہ قبل اسکے حکم مواخاتکا
صادر ہوچکا تھا اور لفظ محبوب کا مواخات سے بڑہ کے نہین ہے فقط ہر چند کہ معاندین برابر
آج تک اس امر کے خواہان ہین کہ کسیطرح سے مراتب جناب امیر علیہ السلام کے بمقابلہ
خلفائے ثلثہ کے کم کر دئے جائین مگر وہ کیا کرین بقول عرفی شعر عرفی تو میاندیش
زغوغای رقیبان ⁂ آواز سگان کم نکند رزق گدا را ⁂ اور اگر زیادہ تر اس آیہ
وحدیث و دیگر سوال وجوابکی تشریح منظور ہو تو کتب استقصاء الافحام وعقبات الانوار
وصوارم وذوالفقار وغیرہ کے سیر کرین اس رسالہ مختصر مین گنجایش پذیر نہین ہے فقط

۵۲ قولہ تعالی سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ترجمہ سوال کیا سایل نے ساتھہ عذاب
فرود آئندہ کے فقط یہہ آیہ پارہ ۲۹ سورۂ معارج کے شروع مین واقع ہے فقط
کتب فریقین مین لکھا ہے کہ واقع غدیر خم وایہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الخ
مشہور ومشتہر ہوا حارث ابن نعمان فہری کہ جسکا ناقہ پہ سوار ہو کے روانہ مدینہ ہوا

۵۲ آیۂ پنجاہ ودوم دربارۂ فضایل جناب امیر علیہ السلام

وقتیکہ مجلس جناب رسول خدا صلعم مین داخل ہوا کہا اے محمد تو نے کلمہ شہادت سے
ہمکو آگاہ کیا ہمنے قبول کیا اور نماز و زکوٰۃ و صوم و حج و جہاد کا حکم دیا ان سبکو ہمنے قبول کیا
اور فرمان برداری کی ہمنے مگر ان سب باتون پر تو راضی نہوا تا آنکہ دست پسر ابی طالب
یعنی علی کا لیکر کہا تو نے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ آیا یہ امر جانب خدا سے ہے
یا تیری جانب سے ہی اوسوقت جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جو کچھ حق علی مین کہا مینے بحکم خدا کے ہے
پس وہ غضبناک ہوکر اپنے گہر کو چلا اثنائی راہ مین کہا کہ اے پروردگار اگر یہ امر سچ ہے
اور تیری جانب سے ہی تو ایک پتہر آسمان سے نازل کر کہ مجھکو ہلاک کرے چنانچہ موافق
درخواست اوسکے ایک سنگ آسمانسے گرا اوسکے سر سے گذر کرتا پائین پا سے نکل گیا
اوسوقت یہ آیہ نازل ہوا قولہ تعالیٰ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ترجمہ یعنے آجکے روز کامل کیا ہمنے واسطے تمہارے دین
تمہارے کو اور تمام کیا ہمنے نعمت اپنی کو اور اختیار کیا ہمنے واسطے تمہارے
اسلام کو دین پاکیزہ فقط یہ آیہ پارہ ۔ ۶ ۔ سورہ ۔ مایدہ ۔ رکوع ۱ ۔ مین واقع ہے فقط
ابوالقاسم عبد اللہ حسکانی نے باسانید صحیحہ ابی ہارون سے اور اوسنے ابو سعید
خدری سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے وقت نزول اس آیہ کے
فرمایا کہ اللہ اکبر اوپر کامل کرنے دین کے اور تمام کرنے نعمت کے اور راضی ہونے
رب کے ساتھ رسالت میری کے اور ساتھ ولایت علی بن ابیطالب کے بعد میرے
اور بعد اسکے اونحضرت نے فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰہُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ
وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ فقط اور بصحت پہونچا ہے
کہ اونحضرت نے اسی سال خبر وفات اپنی کے سمع خاص و عام مین پہونچائے

آیہ پنجاہ و سیوم دربارہ خلافت جناب امیر علیہ السلام

خراب کرین اور اونکے اصحاب کو قتل کرین اور ذریت و اموال اونکے کو غارت کرین ہرگاہ
رسولخدا نے غدیر خم مین لقب خلافت امیر المومنین علے بن ابیطالب علیہ السلام کیا
اہل شرک و نفاق نے کہا کہ کید ہمارا باطل ہوا اور وہ خیال باطل ہمارا نابود ہوا حق تعالے
نے اس آیہ کو نازل کیا اور خطیب خوارزمی کہ علماے اہلسنت سے ہے روایت کے
حذیفہ یمانی اور ابوذر غفاری سے کہ ہرگاہ حضرت رسالت پناہ نے غدیر خم مین علے
ابن ابیطالب علیہ السلام کو بحکم علی الاعلے لقب فرمایا بیچ شان حضرت علی علیہ السلام کے
فرمایا سَلِّمُوا عَلٰی عَلِیٍّ بِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے سلام کرو علی کو امیر المومنین کہکر چنانچہ
سبہون نے بموجب فرمانیکے اطاعت کی حق تعالی نے اس آیہ کو نازل کیا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ
لَکُمْ دِیْنَکُمْ الخ پس جناب رسولخدا نزول اس آیہ سے خوشحال کمال ہوئے اور حاضرین سے
متوجہ ہوکے فرمایا اللہ اکبر اوپر کامل کرنے دین کے الخ اور روایت غدیر خم کی اسقدر
فریقین مین اشتہار رکھتی ہے کہ اکثر ونے امامیہ سے بنابر کثرت روایت اہل سنت کے ادعاے
تواتر کیا ہے پس جو شخص کہ تکذیب کرے اس روایت کے گویا اونے تکذیب کے سکہ کے اور یہ آیہ
بھی بعد لقب خلافت علی بن ابیطالب علیہ السلام کے غدیر خم مین نازل ہوا ہے
چنانچہ اکثر روایات طرفین دال اسپر ہے پس یہ اول دلیل اوپر خلافت علی بن ابیطالب
علیہ السلام کے بعد پیغمبر صلعم کے بے فاصلہ ہے اور منکر اسکا معاند اور مکابر اور
نہایت غبی ہے اور منجملہ اوس چیز کے کہ ذکر کرنا ہمقام پر مفید واانسب ہے یہی ہے کہ مامون رشید
نے ہارون رشید نے ایک جماعت فقہا و متکلمین اہل سنت سے سوال کیا کہ امامت دین خدا سے
ہے یا غیر دین خدا سے ہی بدرستیکہ خدا فرماتا ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ
نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا پس اگر زعم تمہارا یہ ہے کہ امامت دین خدا سے ہے

آیہ پنجاہ و چہارم ۵۴ دربارۂ خلافت و امامت دوازدہ معصومین علیہم السلام ہے

خداسے نہین ہے پس کیا حاجت طرف امامت کے باقی رہی اسصورت خلافت خلفا کی ضرور نہ تھے
پس خلیفہ ہونا ابوبکر کا برخلاف حکم خدا کے ہی اگر یہہ کہو تم کہ جو کچھ جناب رسولخدا نے کیا وہ
حق تہا پس خلفائی اور صحابہ نے خطا کیا اسلئے کہ نہ پیروی کی اونہون نے رسولخدا کی حالانکہ
حق تعالی پارہ ۲۱ سورۂ احزاب رکوع ۳ مین فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ
اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ترجمہ یعنے
ہر آئینہ تحقیق ہے واسطے تمہارے درباب رسول خدا کے پیروی نیک واسطے اوس شخص کے
کہ امید رکہتا ہو خدا سے اور ثواب روز قیامت کا اور یاد کرتا ہے خدا کو بہت فقط
اور اگر کہو تم کہ جو کچھ کہ اصحاب نے کیا وہ افضل تہا پس اسصورت مین کہ تمنے پیروی خدا
و رسولخدا کی اختیار نکی کافر ہوئے فقط قولہ تعالی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ
دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ
بِيْ شَيْئًا ترجمہ یعنے وعدہ کرتا ہے خدا اون لوگون سے کہ ایمان لائے ہین تم مین سے
اور عمل کرتے ہین شایستہ ہر آئینہ خلیفہ کرینگے ہم اونکو بیچ زمین کے جسطرح سے خلیفہ کیا تہا
اونکو جو آگے اونسے تہے اور ہر آئینہ غالب کرینگے ہم اونکو دین اونکے کو ایسا کہ برگزیدہ
کیا واسطے اونکے اور ہر آئینہ بدل دیگا اونکو پس از دہشت اونکے امنیت کو عبادت
کرتے ہین وہ میرے نہین شریک لاتے ساتہہ میرے کسی چیز کو فقط یہ آیہ پارہ ۱۸
سورۂ نور رکوع ۱۴ مین واقع ہے فقط پوشیدہ نرہے کہ یہ آیہ بشان آئمہ معصومین
علیہم السلام یعنے دوازدہ امام مین نازل ہوا ہے جیسا کہ اہل سنت کہتے ہین کہ خلافت

جناب امیر علیہ السلام سے تا امام مہدی آخر الزمان پہونچی ہے یہ علامت دوازدہ ناقہ ابتدا
جناب امیر علیہ السلام سے تا روز قیامت برقرار رہیگی اور بلاشک و شبہہ یہی بزرگوار خاندان
خدا و حجت خدا و خلیفہ روی زمین کے ہین اور ظاہر ہے کہ کسی حالت مین زمین حجت خدا سے
خالی نہین ہے بلکہ حدیث ثقلین سے بھی ثابت ہے کہ رسول خدا نے دو چیزین چھوڑی ہین ایک کلام اللہ
دوسرے اہلبیت اطہار کو کہ یہ دونون تا قیامت باخود ہا رہینگے جدا نہونگے اور حوض کوثر
پر رسولخدا سے ملاقات کرینگے چنانچہ حق تعالے اسی آیہ مین فرماتا ہے کما استخلف
الذین من قبلہم یعنے جسطرح سے خلیفہ کیا تہا اونکے جو آگے اونسے تہے فقط اس سے
مراد پیغمبران سابق سے ہی جیساکہ حضرت عیسے علیہ السلام کے بارہ خلیفہ تہے اور صواعق محرقہ
مین مرقوم ہے کہ فرمایا رسولخدا نے جیساکہ بنی اسرائیل مین باب حطہ تہا ویسا میری امت
علی باب مدینہ علم ہے جو در آیا محبت مین انکے اوسنے نجات پائی پہر جیساکہ یوشع کے
واسطے رد شمس ہوا ویسا ہی علیؑ کے واسطے رد شمس ہوا ہے یہ معجزہ مشہور ہے بسبب
طول کے درج نہین ہوا اور بارہ نقیب ہادی تہے بنی اسرائیل مین ویسا ہی جناب
رسالت پناہ کے بارہ خلیفہ یعنے بارہ امام ہوئے اور کئی احادیث اسباب مین
آیندہ لکہی جائینگی اور کشاف مین مرقوم ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ میری امت بہت
مشابہ ہے بنی اسرائیل سے اونہین کے طریقہ پر قدم باقدم چلینگے مگر یہ نہین معلوم کہ
گوسالہ پرستی بہی میرے بعد کرینگے یا نہین فقط اور از کتاب مواعظ دیریم کے
باب بیر مین ہے کہ خدا نے حضرت موسی سے فرمایا کہ تم رئیس غیر قوم مین ہے اور غیر
خاندانی باختیار خود قرار نہین دے سکتے بلکہ لزوم اسکا پروردگار پر ہے کہ وہ خاندان
تمہارے خاندان اور بہائیون مین سے جسے چاہے مقرر کرے فقط پس یہان کیونکر

کسیطرح سے ثابت نہین ہے اوّل یہ کہ اہلسنت مین دربارہ خلافت باخود ہا اختلاف واقع ہے
بعضے اجماع اہل حل عقد کے وبعضے اجماع اہل مدینہ کے وبعضے صرف بہ بیعت عمر کے
قایل ہین پس بمقابلہ آیہ ہذا کے بالکل اجماع وشورہ سقیفہ بنی ساعدہ کا بالائی طاق
ہوجاتا ہے کیونکہ ہرگاہ یہ آیہ بشان ابوبکر نازل ہوا تہا تو پہر اجماع وشورہ محض لغو وبیکار
تہا دویم یہ کہ ہرگاہ بقول اہلسنت یہ آیہ بشان خلیفہ اول آیہ تہا تو خلیفہ ثانی نے
بوقت طلب دوات وقرطاس کے حسبنا کتاب اللہ کیون کہا کیون نہین اوس مجمع مین
کہا کہ یہ آیہ بشان خلفا نازل ہوچکا ہے اب کچہہ احتیاج خلافت کی باقی نہین ہے سیوم یہ ہے
اگر یہ آیہ بقول اہلسنت بشان خلفا نازل ہوچکا تہا بعدہ آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل
الیک الخ نمبر ۵۱ ۔ جو بشان جناب امیر علیہ السلام غدیر خم مین نازل ہوا اوسوقت
خلیفہ ثانی ہی نے جناب امیرؑ سے بیعت کی اور مبارک بادی دی اور بالکل اصحاب وانصار
وغیرہ حاضرین نے بیعت حضرت سے کی تب اس آیہ کا کسی صاحب نے ذکر تک نکیا چہارم
یہ کہ جسوقت یہہ آیہ نازل ہوا ہوگا تو جناب رسولؐ خدا نے تعمیل رسالت کے مثل غدیر خم
کے ضرور کی ہوگی پنجم یہ کہ اہلسنت کی تمام کتابونسے تواتر کو پہونچا ہے کہ پیغمبر خدا نے
اپنی حیات مین کسیکو خلیفہ نہین کیا تو معاذ اللہ منہا رسولؐ خدا نے باوجود نازل
ہونے آیہ ہذا کے تعمیل حکم خدا کی نہ کی گویا ستون دین کو ضایع کیا فقط حق یہ ہے
یہ دونو آیات یعنے آیہ ہذا اور آیہ نمبر ۵۱ ۔ بشان جناب امیر وآئمہ معصومین علیہم
السلام نازل ہوئی ہین اوّل آیہ ہذا واسطے دوازدہ امام علیہم السلام کے نازل
ہوا بعدہ آیہ نمبر ۵۱ تاکیدی بشان جناب امیر علیہ السلام غدیر خم مین نازل ہوا
[illegible] دوازدہ گانہ [illegible] جناب امیر

یارون نے باخود ہا مشورہ کر کے خلافت سے جناب امیرؑ کو محروم کر دیا لیکن بقول الحق یعلوا ولا یعلیٰ کے مثل الشمس کالنہار روشن ہوگیا اب اس روسے جناب امیر علیہ السلام کے خلیفہ بلافصل ہونے مین کسیطرح کی حجت باقی نرہی اور خلافت اول جناب امیر علیہ السلام سے تا حضرت امام مہدی آخر الزمان علیہم السلام ثابت ہوگئے فقط

اور اہل تشیعہ مین باخود ہا بہ نسبت آیہ ہذا دو قول ہین اکثر علما کہتے ہین کہ یہ آیہ بشان جناب صاحب الامر علیہ السلام نازل ہوا ہے لفظ امنو تعظیماً آیا ہے اور اکثر علما متفق ہین کہ بشان دوازدہ امام علیہم السلام یہ آیہ نازل ہوا ہے کہ اول علی و آخر امام قایم ال عبا علیہم السلام ہین چنانچہ اس قول پر اتفاق زیادہ ہے فقط قولہ تعالیٰ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ترجمہ یعنے اسے وہ لوگ کہ ایمان لائے ڈرو تم خدا سے اور ہو تم ساتھ صادقون کے فقط یہ آیہ پارہ ۱۱ سورہ توبہ رکوع ۱۵ مین واقع ہے فقط حال اسکا شیخ امام بخش ناسخ نے منظوم کیا

ناسخ خدا کا ہے خاضر کلام مبین ؛ کہ ہے اوسمین کونوا مع الصادقین ؛ آیہ سے وارد ہوا یہ کلام ؛ کہ ہین صادقین آل خیر الانام ؛ علی ولی اونکا سردار ہے ؛ علوم خدا سے خبردار ہے ؛ فقط قولہ تعالیٰ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ الخ

ترجمہ یعنے تسبیح کرتا ہون مین اوس شخص کے کہ لے گیا بندہ اپنے کو فقط یہ آیہ پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل کے شروع پر واقع ہے فقط ہرچند کہ اس آیہ مین صرف حال معراج جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مندرج ہے لیکن ضمیمہ تفسیر اس آیہ کی کتاب امالی سے بروایت شیخ طوسی نقل کی ہے کہ ابن عباس کہتے ہین کہ جناب رسول خدا صلعم حال معراج ۔۔۔ بیان فرماتے ہین کہ مین

آیہ پنجاہ و پنجم دربارہ فضائل امیر علیہ السلام

آیہ پنجاہ و ششم دربارہ معراج و وصیت پیغمبر صلعم وفضائل علی علیہ السلام

مقام قاب قوسین او ادنی تک مشرف ہوا حق تعالی سے اوس کلام ہوا ہے یہ کیا کہ اے محمد
جانب چپ اپنے دیکھ کہ بالکل حجاب مرتفع ہین اور دروازے آسمان کے کشادہ ہین پس
دیکھا مینے علی ابن ابیطالب کو کہ وہ میری طرف دیکھ رہے ہین پس پردہ سے آواز آئی
کہ اے محمد مینے علی کو وصی اور وزیر تیرا کیا اور عقب تیرے تیرا خلیفہ کیا اور تجھکو شراب اور علی کو
چشمہ سلسبیل اور تجھکو وحی اور علی کو الہام عطا کیا پس تو اوسکو آگاہ کر اوسوقت مینے علی کو
ندا کی اور اس پیغام کو اوس تک پہونچایا پس علی نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے حکم الہی قبول
کیا اور فرمان برداری اوسکی کی مینے پس حق تعالی نے ملایکہ سے خطاب کیا کہ تم سب
علی پر سلام کرو اور علی نے جواب سلام اونکا دیا اور سب فرشتے بایکدیگر مبارکباد
دیتے تھے اور محمد صلعم سے ملایکہ نے عرض کی کہ اے محمد بحق اوس خدا کے کہ تجھے بھیجا ہے
سب ملائکہ کو خوشی و سرور کمال ہوا اس بات سے کہ ابن عم کو تیرے حق تعالی نے خلیفہ
تیرا کیا اور حاملان عرش سب جانب پائین دیکھتے تھے جناب رسول خدا نے ایک فرشتے
سے کہا کہ سبب اسکا کیا ہے کہ سب زمین کیطرف دیکھتے ہین اوسنے کہا کہ خدا سے
ان فرشتون نے اذن طلب کیا تہا کہ ہم لوگ علی کیطرف نظر کرین بنابر اسکے زیارت
روی علی مین مشغول ہین چنانچہ جناب نبوی فرماتے ہین کہ ہرگاہ مین آسمان سے
آیا اور ارادہ کیا کہ قصہ معراج کو علی سے نقل کرون علی نے بہ پیقت کی اور سب
احوال مجھسے بیان کیا اس حیثیت سے کہ گویا ہمراہ میرے تھے بعد اوسکے ابن عباس نے
کہا کہ یا رسول اللہ مجھسے وصیت فرمائے تا کہ موجب دستگیری میری کا دنیا و آخرت
مین ہو فرمایا علیک بمودۃ علی بن ابیطالب یعنی لازم ہے تجھپر کہ دوست رکھے علی
ابن ابیطالب کو بحق اوس خدا کے کہ مجھے مبعوث برسالت کیا ہے کہ آتش دوزخ

اگر بالفرض محال ہے سب ملائکہ مقربین اور انبیائے مرسلین جمع ہون دشمنی
علی ابن ابیطالب ؑ پر حق تعالی سبکو آتش دوزخ مین عذاب کریگا ابن عباس
کہتے ہین کہ مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ کوئی شخص ایسا بھی ہوگا کہ علی ؑ کو دشمن رکھیگا
فرمایا آرے ایک قوم میرے امت سے ہے کہ گمان اونکا یہہ ہے کہ وہ علی ؑ سے
اور اہلبیت اوسکے سے عداوت و دشمنی کرینگے حالانکہ اونکو نصیبہ اسلام سے
نہین ہے اور جان اے ابن عباس شمہ عداوت علی ؑ یہہ ہے کہ غیر و نکو اوپر فضیلت
دینگے اور آگاہ ہو اور یقین جان کہ حق تعالی نے کسی پیغمبر کو گرامی تر ہمسے پیدا
نہین کیا اور کسی وصی کو گرامی تر علی ؑ سے نہین پیدا کیا پس مخالفت کر اوس شخص
سے جو کہ مخالفت کرے علی ؑ سے اے ابن عباس اگر چاہے تو کہ خدا سے ملاقات
کرے تو در حالیکہ تجھسے خوشنود ہو حق تعالے پس تع طریقہ اختیار کر اور شک کرنا
علی ؑ مین کفر ہے فقط چونکہ کلام الہی مین آیات دربارہ فضیلت و محبت و مودت
جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب و ایمہ اطہار علیہم السلام کے شان عالیشان
مین بہت ہین چنانچہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ قرآن
چہارم حصہ ہمارے و ہمارے اہلبیت کی شان مین و چہارم حصہ مذمت مین ہمارے
دشمنان کے اور چہارم حصہ حلال اور حرام مین اور چہارم حصہ فرائض مین
حق سبحانہ تعالی نے نازل کیا ہے الا بنظر طول کے اس رسالہ مین اسی قدر
آیات پر واسطے سمجھنے کے اکتفا کیا گیا فقط باب دوئم احادیث نبوی صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم دربارہ فضائل اہلبیت علیہم السلام مشتمل باحادیث
شصت و ششم کے فقط قال النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

ہم اور ہماری اہلبیت کے دشمنان کے

حدیث دربارہ محبت اہلبیت

میری اولاد کی دوستی و محبت عذاب آخرت سے امان دینے والی ہے فقط قال النبی صلعم
لا یعرف اللہ الا انا و علی ولا یعرفنی الا اللہ و علی ولا یعرف علیا الا اللہ و انا فقط یعنے
نہین پہچانا خدا کو کسینے مگر مینے اور علی نے اور نہین پہچانا مجھکو کسینے مگر اللہ نے اور علی نے
اور نہین پہچانا علی کو کسینے مگر خدا نے اور مینے قال النبی صلعم حب علی یاکل الذنوب
کما یاکل النار الحطب فقط یعنے محبت علی کی گناہونکو اسطرح سے کھاتی ہے جسطرح سے
آگ لکڑی کو فقط قال النبی صلعم مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح من رکبہا نجا و من
تخلف عنہا غرق و ہوی فقط یعنے مثال اہلبیت کی میرے مثل کشتی نوح کے ہے
جو شخص کہ سوار ہوا نجات پائی اور جسنے کہ تخلف کیا ہلاک ہوا وہ فقط چنانچہ کسی شخص
نے اس حدیث کو اشعار مین بطور معما کے کہا ہے شعر سوالی کنم از تو ای نیک نام ۔
خدا ہست اسپ و محمد لجام ۔ علی زین و حسنین ہر دو رکاب ۔ بگوای برادر سوارش
کدام ۔ معنے اس قطعہ کے اسطرح پر ہین کہ لفظ ہست کا مقلوب ناقص پاس
ہوتا ہے اور ہم عدد بھی ہے اور پاس بمعنے محافظت کی ہین اور لجام کا مقلوب
ناقص ملجا ہوتا ہے اور ہم عدد بھی ہے و ملجا بمعنے جائے پناہ کے ہین اور زین
ہم عدد محیط کے ہے و محیط بمعنے دریائے بزرگ کے ہین و رکاب بمعنے کشتی کے
ہین پس معنے اسکے اسطرح پر ہوئے کہ خدائے تعالے محافظ ہے اور رسول خدا
جائے پناہ ہین و علی مرتضی دریائے بزرگ ہین اور جناب امام حسن و امام حسین
علیہما السلام کشتی ہین اور سوار امت مرحومہ ہے فقط قال النبی صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی اہلبیتی ان تمسکتم
بہما لن تضلوا بعدی لن یفترقا حتی یردا علی الحوض فقط یعنے جو تمسک [illegible]

حدیث ۲ دربارہ فضائل علی علیہ السلام کے

حدیث ۳ دربارہ محبت علی [illegible]

حدیث ۴ دربارہ فضیلت اہلبیت مثل سفینہ نوح علیہ السلام

حدیث ۵ ثقلین

اہلبیت میرے ہرگاہ تمسک کر دگے تم ساتھ اونکے نہ گمراہ ہوگے تم بعد میرے
نہ جدا ہونگے دونو ایک دوسرے سے جب تک وارد ہوون پاس میرے نزدیک
حوض کوثر کے فقط زید بن ارقم سے روایت ہے کہ موضع غدیر خم مین جناب رسولخدا نے
ایک خطبہ بلیغ پڑہا اور فرمایا کہ اب ہمارا انتقال قریب ہے اور یہ حدیث فرما کر کہا
کہ تم لوگ ان دونون چیزونکو مضبوط پکڑو ورنہ گمراہ ہوگے فقط لیکن شاہ عبدالحق
دہلوی شارح مشکوٰۃ نے براہ تعصب معنے عترت واہلبیت کے سُنّت بیان کیا ہے
جواب اوسکا یہ ہے کہ شاہ صاحب نے فرض کو چھوڑ کر سنت کو مضبوط پکڑ لیا یہہ نہیں سمجھے
کہ قرآنکا سمجھنے والا دنیا مین بجز پیغمبر خدا و آیمہ ہدا کے کون ہے کہ خود جناب نبوی صلعم
شان علی علیہ السلام مین فرماتے ہین علی مع القران والقرآن مع علی فقط یعنے
علی ساتھہ قرآنکے ہے اور قرآن ساتھہ علی کے ہے دویم یہ کہ یہہ مقام سنت کا
نہین ہے کہ جو شاہ صاحب نے اپنی طبیعت سے اخذ کیا ہے کیونکہ اگر قرآن اور سنت
فرض کر لیا جائے تو نماز پنجگانہ و روزہ وغیرہ واجبات جو جو فرض ہے اللہ نے
و رسول اللہ نے قایم فرمایا بالکل جاتا رہا صرف قرآن اور سنت کو مضبوط پکڑ لیا
تیسرے یہ کہ خود جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین قران ناطق ہون اور
یہہ قرآن صامت ہے اور مجھسے بزرگ و بڑی آیہ کوئی قرآن مین نہین ہے فقط
پس معنے عترت واہلبیت کے اخذ سُنّت پیدا کر کے خود شاہ صاحب گمراہ ہوے
اور اپنے بالکون کو گمراہی مین ڈالا فقط اور اس حدیث کے تائید پر جابر سے
روایت ہے کہا اونسے کہ دیکہا مینے پیغمبر خدا کو حجۃ الوداع مین بروز عرفہ
ناقہ قصوا پر سوار تھے پس سنا مینے اوس جناب کو کہتے ہوے

يا ايها الناس انى تركت فيكم ما ان اخذتم به لن تضلوا كتاب الله وعترتي اهل بيتي

یعنے اے لوگو ہمنے چھوڑا ہے تم لوگونمین وہ چیز کہ اگر پکڑوگے اوسکو تملوگ تو ہرگز گمراہ

نہوگے یعنے کلام اللہ اور عترت اہلبیت میرے کو اور ترمذی نے روایت کی ہے

کہ فرمایا رسول خدا نے اِنِّی تَارِکٌ فِیکُم مَا اِنْ تَمَسَّکْتُم بِهٖ لَنْ تَضِلُّوا کِتَابَ اللّٰهِ حَبْلٌ

مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَهْلَبَیْتِیْ وَلَنْ یَتَفَرَّقَا اَبَدًا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ

الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا کَیْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِیْهِمَا فقط یعنے اے لوگو ہمنے چھوڑا ہے تم لوگونمین

وہ چیز بزرگ کہ اگر پکڑوگے تم لوگ مضبوط اوس چیز کو تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے ایک قرآن

کہ ایک رسی ہے کہنچی ہوی آسمان سے زمین تک اور عترت اہلبیت میرے اور یہ دونون

چیزین باخود ہا کبہی جدا نہونگے یہانتک کہ پونہچینگے اوپر ہمارے حوض کوثر کے

پس خیال رکہو کہ کسیطرح سے معاملہ کروگے تم لوگ میرے ساتہ ان دونون امرونمین

فقط واضح رہے کہ لغت مین معنی عترت کے خویشان و نزدیکان کے ہین اور اہلبیت سے

مراد حضرت علی و فاطمہ و حسن و حسین تا امام مہدی علیہم السلام ہین یعنے عترت

و اہلبیت ایک چیز ہین لیکن اسمین بہے شاہ صاحب نے دلیری کر کے باوصف اقرار

کرنے معنے اولاد و ذریت رسول خدا کے لکہتے ہین کہ اسمقام پر معنے عترت

و اہلبیت کے اخذ سنت سے ہے فقط مصرع عجب حال زمانے کا ہی خدا ہی ہے

افسوس کہ ان سنیان معاویہ شاہی کو مطلقاً غیرت نہین آتی ہے کسی مقام پر

معنی اہلبیت کے سنت اور کسی جگہہ پر ازواج کے قرار دیتے ہین چنانچہ شرح مشکوۃ

مین جس جس مقام مین آیات ربانی اور احادیث نبوی دربارۂ فضایل حضرت

علی علیہ السلام و ایمہ ہدا علیہ السلام کے مندرج ہین سب مین ایک شق بزعم

باطل اپنے ... ... کے شاہ صاحب نکالتے گئے ہین اور ... کے

لکھا ہے ان حرکات سے ثابت ہو گیا کہ شاہ صاحب دشمن جانی اہلبیت اطہار علیہم السلام کے ہین پس ایسے شخص کا کیا اعتبار ہے جو بے دین و کافر ہو جائے پس ایسے سے بحث کرنے فضول ہے اور دشمن اہلبیت کی شان مین جو احادیث آئی ہین آیندہ بیان ہونگے فقط

حدیث در بارہ محبت آل علیہم السلام

قال النبی صلعم من مات علی حب آل محمد جعل اللہ قبرہ مزار ملائکۃ الرحمۃ ومن مات علی حب آل محمد فتح لہ بابین الی الجنۃ ومن مات علی بغض آل محمد جاء یوم القیامۃ مکتوبا بین عینیہ آئس من الرحمۃ ومن مات علی بغض آل محمد لم یشم رائحۃ الجنۃ فقط یعنے آگاہ ہو کہ جو شخص مرا اوپر دوستے اہلبیت میرے کے قبر اوسکی زیارت گاہ فرشتونکی ہوگی اور جو کوئی مرا دوستی میرے اہلبیت پر کشادہ ہوگا دروازہ بہشت کا اوپر اوسکے اور جو کوئی میرے گا دشمنی مین میرے اہلبیت کی وہ کہا جائے گا بروز قیامت کہ رحمت خدا سے ناامید ہے اور جو کوئی مرے گا دشمنی مین میرے اہلبیت کی اوسکو خوشبو بہشت کی نصیب نہوگی فقط

حدیث در بارہ امتناع سب علی علیہ السلام

قال النبی صلعم من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ فقط یعنے جس شخص نے بد کہا علی کو پس بتحقیق کہ اوسنے بد کہا مجکو پس بتحقیق کہ اوسنے بد کہا خدا کو فقط چنانچہ نسبت سب جناب امیر علیہ السلام کے ایک روایت واقدی سے شیخ امام بخش ناسخ نے منظوم کی ہے اس مقام پر لکھنا اوسکا جہت آگاہی خاص و عام کے ضرور ہے ناسخ یہہ لکھتا ہے

قصہ خارجی منظوم

تاریخ مین واقدی کہ تہا عہد مامون مین ایک خارجی * خوارج مین وہ خارجی تہا شدید * عدوے جناب علی تہا شدید * ہمیشہ وہ کرتا تہا سب علی * تہا کرتا نہ اوسے خوف رب علی * جو سنتا تہا کرار کا نام وہ * تو دیتا تہا بے خوف دشنام وہ * غرض وہ جفا کار حاضر ہوا

دروغ اوسکا مامون پہ ظاہر ہوا * کہا اوس سے مامون تائب ہو تو * سنا ہے ہمارا امتحان ہو *
وہ بولا کہ میرا عدو ہے علی * نہ چھوڑونگا اوسکی عداوت کبھی * وہ میرے بزرگونکا قاتل ہوا *
اوسی غم سے ٹکڑے میرا دل ہوا * بنا آپ سارے جہانکا امام * رکھا خارجی سب بزرگونکا نام *
کیا قتل اونکو جو تھے اہل دین * جو اوس سے ملے وہ بنی اہل دین * عیان سب پہ ہے قصہ نہروان *
کہ کیسے کئے ظلم اوسنے وہان * کرونمین علی سے پر اگر ترک لعن * کریگی میرے قوم سب مجھپہ طعن *
کہینگے شقی زرکا طامع ہوا * جو مامونکا اب جاکے تابع ہوا * کیا پھر تان ترک دین رسول *
علی کا محب ہوگیا بو الفضول * کہا اوس سے مامون نے اے ہیچیا * علی ہی وصی رسول خدا *
محب علی کا ہے محب نبی * عدوی نبی ہے عدوی علی * علی کا جو دشمن ہے بیدین وہ ہے *
سزاوار توبیخ و نفرین وہ ہے * جدائی نبی و علی مین نہین * برائی نبی و علی مین نہین *
وہ دونو مین ایک اور وہ دونون ہین نیک * تجھے خبط کچھ ہوگیا ہی ولیک * علیکے عداوتکو سمجھا دین *
شقی کوئی تیرے برابر نہین * علی کی محبت تو ایمان ہے * جو مومن ہے سو جی سے قربان ہے *
غرض پند مامون نے ہر چند کی * ہوئی پر نہ تاثیر کچھ پند کی * جو دیکھا نصیحت نہین سودمند *
کیا اوس ستمگر کو زندان بند * غرض دل مین مامون بہت کھا کے پیچ * محل مین ہوا اپنے خواب و عشر
گیا خواب راحت مین جب نصف شب * تو مامون نے اک خواب دیکھا عجب * جناب رسول و جناب علی *
حسین و حسن اور اصحاب بھی * ہوئی گھر مین مامونکے رونق فزا * وہ گھر نور حق سے منور ہوا *
یہ مامون سے خیر البشر نے کہا * میرے آگے اوس خارجی کو تو لا * ستمگر کو مامون نے حاضر کیا *
جو حق تھا پیمبر نے ظاہر کیا * نہ مانا پیمبر کا فرمان ہے * گئی جان بھی اور ایمان بھی *
نبی نے کہا قہر سے دور سگ * ہوا سگ وہین ہوکے ملعون الگ * عدوی علی مسخ جب ہوگیا *
جو حق تھا عیان او وسیپہ سب ہوگیا * بہت سا وہ سگ دم ہلایا کیا * نکچھ کہہ سکا بڑبڑایا کیا *
پیغمبر نے مامونکو فرمان دیا * پھر اوس سگ کو محبوس زندان کیا * گری چرخ سے برق قہر خدا *

ہوا خاک جلکر سگ بیچیارہ بھی انتھہ مامون نے جب اب کیا مستب اون وس اغتباب

کہ اتنے مین وہ خواب ظاہر ہوا ٭ نگہبان زندانکا حاضر ہوا ٭ کہا اوسنے جسدم گئی نصف شب ٭

گری آج زندانمین برقِ غضب ٭ جو قیدی تہے وہ سب سلامت رہے ٭ نہ چونکے ہم آغوشِ غفلت رہے ٭

پڑا ہے مگر ایک سوختہ ٭ سو آیا ہون مین حیرت اندوختہ ٭ کہ جو خارجی کل ہوا تہا اسیر ٭

نہین آج اوسکا نشان اے امیر ٭ نہ جانے وہ کسطرح باہر گیا ٭ سگ اوسکے جگہہ کیونکر اندر گیا ٭

رہا رات بہر در پہ ہشیار مین ٭ ہوا مفت تیرِ گنہگار مین ٭ کہا اوس سے مامون نے ڈرتا ہے کیون ٭

تو ہے بیگنہہ عذر کرتا ہے کیون ٭ اوٹہا لا سگِ سوختہ کو یہان ٭ کہ ہو سرِ پوشیدہ سب پر عیان ٭

غرض اوسنے اوس سگ کو حاضر کیا ٭ یہہ سرِ سب پہ مامون نے ظاہر کیا ٭

اب اس مقام پر عدوے جناب امیر علیہ السّلام کی سزا دنیا مین خیال کرنی چاہیے

عاقبت تو در کنار ہے لیکن باوجود ایسے ایسے معجزات و روایات بیّن کے اب بہی

بیشمار اعداے دین و دشمن اہلبیت علیہم السّلام دنیا مین موجود ہین مگر باعث

رعب و فداے و جان نثاران ائمہ معصومین علیہم السّلام و امداد اہلبیت علیہم

السّلام کے مثل اخگر راکہہ مین دبے ہوے ہین فقط اور شاہ عبد الحق شارح

مشکوٰۃ نے توجیہہ اس حدیث کی اسطرح پر کی ہے کہ گالی دینے سے حضرت

علی علیہ السّلام کے گویا گالی دینا خود پیغمبر خدا کو لازم آتا ہے اس توجیہہ سے یہ بات

مستنبط ہوتی ہے کہ گالی دینا علی کا خود کوی امر مشکل نہین ہے مگر چونکہ وہ گالی

منجر بدشنام دہی رسولخدا کے ہوتی ہے اسلیے ممانعت ہوی فقط اس سے

صاف ثابت ہے کہ شاہ جی دل سے دشمن جناب امیر علیہ السّلام کے ہین انکے گفتگو سے

پایا جاتا ہے کہ وہ گالی نہ دو کہ جو رسولخدا کے عزیزون و بزرگان پر عاید ہو

[illegible]

میرا گوشت ہے اور خون تیرا میرا خون ہے اور تو مجھسے ہے اور مین تجھسے ہون فقط اس حدیث سے

صاف عیان ہے کہ کسی قسم کی بدگوئی نسبت جناب امیر علیہ السلام کے کرنا جایز نہین ہے

کہ وہ سب عین جناب سالتمآب پر عاید ہوتی ہے اسجگہہ شاہ جی کا یہی مطلب ہے کہ اس پیر

وہ ہین اپنے پیران بے پیران و معاویہ و یزید کو شاہ جی کا خلیفہ پنجم و ششم بر حق ہونا ہے

بچایا چاہتے ہین شاہ جی تو بڑے گرگ باران دیدہ ہے تھے کیا یہ نقل سہو کر گئے کہ حسب طور سے

فرمادہ کی ضامنی بھوجنگے ہ بنے کی تہے اوسیطرحسے آپ بھی اپنے پیرونکی ضامنی کرکے

بچایا چاہتے ہین فقط قال النبی صلعم مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ فَقَدْ

اَحَبَّ اللّٰهَ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ فَقَدْ غَضَبَ اللّٰهُ فَجَزَاءُ هٗ

جَهَنَّمَ وَمَنْ اٰذٰی عَلِیًّا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ فقط یعنے جسنے دوستی کی

علی سے پس اوسنے دوستی کی مجھسے اور جسنے دوستی کی مجھسے اوسنے دوستی کی خدا سے

اور جسنے دشمنی کی علی سے وہ دشمن میرا ہے اور جو دشمن میرا ہے وہ دشمن خدا کا ہے

پس اوسکے واسطے جہنم ہے اور جسنے ایذا دی علی کو اوسنے ایذا مجھکو دی اور جسنے مجھکو

ایذا دی اوسنے خدا کو ایذا دی از صواعق محرقہ فقط قال النبی صلعم اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ

هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فقط یعنے یا علی تو مجھسے ہی بمنزلہ ہارونکے

جیساکہ ہارون ساتھہ موسی کے تھے لیکن کوئی نبی نہین ہے بعد میرے فقط قاضی میر حسین

نے شرح دیوانمین لکھا ہے کہ جب سنہ آٹھہ یعنے سنہ ہجری داخل ہوا یہ خبر رسول خدا کو

پونہچی کہ لشکر روم کا ملک شام مین بارادہ مدینہ کے آتا ہے اور مقدمہ لشکر بلقا میں

پونہچا ہے اور ہرقل حمص مین پیغمبر صلعم معہ تیس ہزار مردمان کے متوجہ تبوک ہوئے

اور جناب امیر علیہ السلام کو بجائی اپنے اہل مدینہ پر خلیفہ اور بعد روانگی لشکر کے

حدیث محبت علی علیہ السلام

حدیث دربارۂ فضایل علی علیہ السلام مثال موسی و ہارون

تھے بسبب بخش کے مدینہ مین چھوڑا ہے جناب امیرؑ نے یہ بات سنکر عقب جناب رسولخدا

روانہ ہوئے موضع حرف مین جناب رسولخدا سے ملاقات کی اور عرض کی یا نبی اللہ

زَعَمَ الْمُنَافِقُوْنَ اَنَّکَ خَلَّفْتَنِیْ اِسْتِثْقَالاً یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فقط یعنی اے رسولخدا گمان

منافقونکا یہ ہے کہ آپنے مجھکو مدینہ مین بسبب ملال ورکدورت خاطر کے چھوڑا تھا

جناب رسولخدا نے فرمایا کَذَبُوْا وَلٰکِنْ اَخْلَفْتُکَ لِمَا تَرَکْتُ وَرَائِیْ فَارْجِعْ فَاخْلُفْنِیْ

فِیْ اَھْلِیْ وَاَھْلِکَ اَلَا تَرْضٰی یَا عَلِیُّ اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی

اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فقط یعنے جھوٹھہ کہتے ہین اور بہتان کرتے ہین ولیکن خلیفہ کیا

مینے تمکو اور چھوڑا تمکو اسواسطے کہ تم خلیفہ اور جانشین میرے ہو میری اہل مین

اور اپنی اہل مین آیا راضی نہین ہے تو یا علیؑ اسبات پر کہ ہووے تو میرے ساتھ جیساکہ

ہارون تھا ساتھہ موسیٰ کے مگر یہہ کہ بعد میرے کوئی نبی نہین ہے فقط اور یہ حدیث

صریح دلالت کرتی ہے امامت و خلافت پر اوس جناب کے

اور یہ حدیث ناظر ہے اس آیہ پر جو پارہ ۱۶ سورہ طہ رکوع ۲ مین واقع ہے

قولہ تعالیٰ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَھْلِیْ ھَارُوْنَ اَخِی اشْدُدْ بِہٖ اَزْرِیْ ترجمہ

یعنے اور کر واسطے میرے مددگار اہل میرے سے ہارون کو کہ بھائی میرا ہے

کہ محکم کر وینین ساتھہ اوسکے پشت اپنی کو فقط پس معلوم ہوا کہ مطابق ایماے

اس آیہ کے جناب نبوی نے خلیفہ و جانشین اپنے برادر کو کیا ہے فقط ۱۶

قَالَ النَّبِیُّ صلعم وَصِیِّیْ وَوَارِثِیْ مَنْ یُّؤَدِّیْ دَیْنِیْ وَیُنْجِزُ وَعْدِیْ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فقط

یعنے وصی میرا اور وارث میرا وہ شخص ہے کہ ادا کرے میرے دین کو میرے ذمہ ہے

اور قایم کرے میری سنت ہے علی ابن ابیطالب ہے فقط احمد بن حنبل نے

حدیث ۳ دربارہ وصی ہونے علی علیہ السلام کے و اداے دین کرنے پیغمبر

رسولخدا سے مَنْ وَصِیُّكَ بَعْدَكَ یعنے کون ہے وصی آپکا بعد آپکے اونجنابنے خبر
بالا فرمائی اور یہ بات مشہور ہے کہ ادائے دین جناب رسولخدا کا حضرت علی علیہ السلام
نے بارہا فرمایا ہے چنانچہ مروی ہے کہ ایک روز جناب امیر علیہ السلام بعد رحلت
جناب رسولخدا کے مدینہ منورہ مین اصحاب کو اعلان فرمایا کہ جناب رسولخدا کے ذمہ
جس شخص کا قرضہ ہو یا حضرتنے کسی سے وعدہ کیا ہو پس وہ شخص بلا تامل حاضر ہوکر مجہسے
لے لیوے چنانچہ حضرت مسجد مین نماز پڑہتے تھے بعد فراغ نماز جو شخص قرضخواہ وغیرہ
سے آتا تہا حضرت زیر مصلے سے اوسی مقدار موافق درہم و دینار ادا فرماتی تہے
بلکہ اس روایت کو شیخ امام بخش ناسخ نے منظوم کیا ہے ناسخ علے ابن حمزہ سے
ہے یہ خبر * یہہ کہتا ہے وہ مردِ نیکو سیر * کہ یون سید الساجدین نے کہا * یہ کہتی تہے
مجہسے شہ کربلا * امیر عرب نے نداعام کی * کہ مقروض ہو جس کسیکا نبی * ویا وعدہ
انعام و اعطا کا ہو * میرے سامنے اوسکو حاضر کرو * غرض جس کسینے جو ظاہر کیا *
مصلے سے حیدر نے حاضر کیا * مصلے نہ تہا گنج معبود تہا * جو درکار تہا وہین موجود تہا *
دلا ختم کر یہہ حدیث اب یہین * کہ اسکا نہ ہوتا کوئی ختم گین * فقط دوسری
روایت صحیح یہہ ہے کہ کسی شخص سے جناب رسالتمآب نے وعدہ اشتی اونٹ سرخ پشم
وسیاہ چشم کا فرمایا تہا چنانچہ بعد انتقال جناب کے وہ شخص حسب وعدہ مدینہ مین آیا
سنا کہ حضرتنے وفات پائی اوسنے سلمان فارسی سے ذکر اپنے وعدہ کا بیان کیا
سلمان نے کہا کہ جا کر خلیفہ وقت سے بیان کر چنانچہ وہ مسجد مین جا کر بالکل حال ابوبکر سے
بیان کیا اور کہا کہ اگر تو جانشین پیغمبر ہے تو ہمارے وعدہ کو پورا کر دے خلیفہ نے
[illegible]

بعد اسکے دیکھا جائیگا خلیفہ وقت نے اوس شخص سے کہا کہ اول تو گواہ عادل ایسے لا
کہ جسکے مقابلہ مین حضرت نے تجھسے وعدہ فرمایا تھا اوسنے کہا اوس وقت مین بجز میرے اور
حضرت کے اوس مقام پر کوئی نہ تھا پس یہ بات سنکر خلیفہ صاحب کی بن آئی اوسکو دروغ گو
کہہ کر نکلوا دیا بعد پھر سلمان فارسی سے ملاقات ہوی سلمان نے کہا کہ ای نادان خلیفہ
وجانشین برحق جناب مخبر صادق جناب علی مرتضی علیہ السلام ہین تو وہان جا وہ سایل
حضرت کے پاس پونہچا حضرت نے اوس شخص کو دیکھتے ہی بالکل حال وعدہ وعطا کا رسول خدا
کے اوس سے بیان فرمایا اور حضرت امام حسن علیہ السلام سے فرمایا کہ اے سبط رسول اللہ
اوٹھو اور جاکر فلان کوہ پہ وعدہ رسول خدا کا وفا کرو چنانچہ بموجب ایماے جناب امیر
علیہ السلام کے سبط رسول ذو المنن یعنے جناب امام حسن علیہ السلام معہ سلمان
فارسی اور سایل کے اوس کوہ پر تشریف لیجاکر ایک سوراخ سنگ سے اسّی ناقہ
سرخ مو سیاہ چشم ایک طرح کے نکال کر سایل کو عطا فرمایا اور ایک روایت مین
بجائے نام امام حسن علیہ السلام کے نام امام حسین علیہ السلام کا مندرج ہے اور روایت
ثانی اسی ناقہ کے بارہ مین ابو صمصام عیسے کی تقریر بہت طول ہے لیکن نتیجہ اوسکا
بہی تحریر اول حصول ہے فقط اسمقام پر انصاف شرط ہے کہ واسطے لینے
خلافت کے خلیفہ اول وارث نبی اور قرض پیغمبر کا دینے کیواسطے دم دبا بیٹھے
کاش اگر اسّی ناقہ سرخ مو اونکو میسر نہ تھے تو قیمت اوسکی بیت المال سے دی دیتے
کیونکہ مسند نشین ومالک کہلاتے تھے فقط قَالَ النَّبِی صلعم سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِی
عَلٰی ثَلٰثٍ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً اَحَدُہُمُ النَّاجِیْ وَبَاقِیْہَا فِی النَّارِ فقط یعنے فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ جلد ہوگا کہ امت میری تہتر فرقے ہو جاوینگے ایک اونمین سے

ناجی ہوگی باقی ناری ہیں [illegible] پوچھا [illegible]

وہ کونسا فرقہ ناجی ہوگا جناب رسولخدا نے فرمایا کہ اَلْمُتَمَسِّکُ بِمَا اَنْتَ عَلَیْہِ وَ اَصْحَابُکَ

یعنے جسنے کہ تمسک کیا تجھکو اور تیرے اصحاب کو وہ فرقہ ہے فقط اس حدیث سے ثابت ہے کہ مذہب

حقہ امامیہ اثنا عشریہ جو دوازدہ امام کے قایل ہین وہ فرقہ ناجی ہے باقی بہتر فرقے

ناری ہین فقط قَالَ النَّبِیُّ صلعم مَنْ اَبْغَضَنَا اَہْلَ الْبَیْتِ بَعَثَہُ اللّٰہُ یَہُوْدِیًّا وَلَا یَنْفَعُہٗ

اِیْمَانُہٗ وَاِنْ اَدْرَکَ دَجَّالَ اٰمَنَ بِہٖ وَاِنْ مَاتَ بَعَثَہُ اللّٰہُ مِنْ قَبْرِہٖ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِہٖ یعنے

فرمایا رسولخدا صلعم نے جسنے کہ دشمنی کے میرے اہلبیت سے اوٹھاویگا حق تعالے اوسکو بروز قیامت

بزمرہ یہودان اور نفع نہ بخشیگا ایمان اوسکو اور وقت ظہور دجال تابعان دجال سے

ہوگا اور اگر قبل زمانہ دجال مرا ہوگا تو حق تعالی اوسکو زندہ کریگا اور پیروان دجال سے

ہوگا اور بروز حشر ساتھہ کفار کے محشور ہوگا فقط اب اسجگہہ پر شاہ عبدالحق معنے اہلبیت

مین کیا کہتے ہین سنت تو القط ہوگئی صرف شاہ صاحب کے دلمین دشمنی باقی رہے سو نتیجا

اوسکا یہی حدیث اونکے حق مین ہے قَالَ النَّبِیُّ صلعم حُرِّمَتِ الْجَنَّۃُ عَلٰی مَنْ ظَلَمَ اَہْلَبَیْتِیْ

وَاٰذَانِیْ یعنے فرمایا رسولخدا نے کہ حرام ہے جنت اوس شخص پر کہ جسنے کہ ظلم کیا اور ایذا

دیا اوپر اہلبیت میرے کے فقط اسمقام پر عَلٰی لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظَّالِمِیْنَ صادق آتا ہے فقط

قَالَ النَّبِیُّ صلعم اِنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ وَہُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِیْ یعنے ترمذی نے

عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ بتحقیق کہ علے مجہسے ہے اور مین علے سے

ہون اور وہ ولی ہے کل مسلمانونکا بعد میرے فقط اس حدیث سے امامت وخلافت

جناب امیر کے ثابت ہے مگر شاہ عبدالحق نے لفظ بعدی کو نکال ڈالا ہے اور معنے ولی کے

محبت قرار دیا ہے باقی کو قبول کیا ہے ساتھہ اس کنایہ کے کہ کمال اتحاد و اتصال

وخلافت ہوگا مگر [illegible] جواب اسکا پہلے ہوچکا ہے اور یہ مقابلہ صاحبان

١٢ حدیث دربارہ دشمنی و محبت با اہلبیت علیہم السلام

١٣ حدیث دربارہ ظلم کرنے علی علیہ السلام پر

١٤ حدیث دربارہ اسکے کہ مین علے سے ہون اور علے مجہسے ہے اور وہ ولی ہے کل مسلمانونکا بعد میرے ۔۔۔

اپنے پیران ہی پیر اسکے بکمال ڈالا ہے تب بھی معنے ولی کے ہمقام پر حاکم و خداوند کے
درست پائی جاتے ہین اس سے ظاہر ہے کہ شاہ جی کنندۂ ناتراشیدہ تھے کیونکہ عالم و فاضل سے
بعید ہے کہ جہان پر معنے نہ چپان ہون وہان عبارت کو نکال ڈالے پس تحریف اسیکا نام
ہے چونکہ پیشوایان انکے ہمیشہ سے کرتے آئے ہر کلام خدا مین تحریف کیا یہ تو حدیث ہی ہے
سچ ہی کہ یہ زر عجب چیز ہے شعر اے زر تو خدائے ولیکن بخدا ستار عیوب و قاضی
الحاجاتے ہو اسی کے واسطے الانسان عبد دین ہوتا ہے اور اسی سے خدا ملتا ہے اور اسی سے
جوتیان کہاتا ہے اسی سے دوزخ مین جاتا ہے اسوقت مریدان سے شاہ صاحب کو
روپے مل رہے ہین اس لالچ کے مقابلہ مین تو جائے ایمان رہے سب کچھ کے پری ہے
پھر کیونکر نہ آیات و احادیث مین تحریف ہو اور حدیثین وضعی بنائی جاوین نقل انکا جاہے
کہ وہ بمبئی مین رہتا تھا بڑے بڑے خواجہ اوسکے مرید ہین اسیطرح سے اپنے مریدون کو
فریب مین لایا تھا کہ معاذاللہ مریدان اوسکے اوسکو خدا اپنا جانتے ہین نقل ہے
ایکروز کسی مرید نے خان جی سے کہا کہ مین حج کو جاتا ہون اوسنے کہا کہ کسقدر روپیہ ہمراہ
لئے جاتے ہو مرید نے تعداد زر کی بتائی تب اوسنے کہا کہ عبث جاتے ہو اگر جہاز ڈوبا
تو حرام موت مرے بہتر یہہ ہے کہ وہی روپیہ داخل کردو اور ہمارے مکان کا طواف
کرو اور اندر نماز پڑھلو وہی ثواب حج کا ہے یہہ بات سنکر مرید نے روپیہ داخل کردیا
اور خان مذکور نے کسی سے کہہ دیا کہ انکو طواف کرادو اور نماز پڑہوا دو فقط وہی حال
ان بدعت شعاروں کا ہے قال النبی صلعم علیٌ منی و انا من علیٍ و لا یؤدی عنی
الا انا او علیٌ یعنے ترمذی نے حبشی بن جنادہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
کہ علی مجھسے

جناب رسولخدا نے ابوبکر کو چالیس آیات سورہ برات کے معہ چند شتر ایام حج مین واسطے
سنانے کفار مکہ کے روانہ کیا اوسکے تیسرے روز جبریل بحکم رب جلیل نازل ہوکر رسول مقبول
سے کہا کہ حق تعالے نے بعد تحفہ درود وسلام کے فرمایا ہے کہ اے محمد ان آیات کو
تو یا جو شخص مثل تیرے ہو لیجاوے پس رسولخدا نے جناب امیر علیہ السلام کو طلب فرماکر یہ حدیث
بالا پڑہی اور ناقہ عضبا پر سوار کیا اور فرمایا کہ یا علی تم جاؤ اور ان آیات کو کفار کو
سناؤ اور ابوبکر کو معزول کیا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کاشکے یہ آیات ابوبکر
لیجاتا تو کیا حرج تہا حضرت نے فرمایا کہ ایمائے جناب باری یہہ ہے کہ کوئی شخص سوائے
میرے یا میرے اہلبیت کے لائق سنانے ان آیات کے نہیں ہے مگر یہہ کہ علی مجہسے ہے اور مین علی سے
ہون اور ہماری جانب سے ادا کریگا حق کو پس جناب امیر علیہ السلام قافلہ مین داخل ہوئے
ابوبکر نے پوچھا کہ یا علی اَنْتَ اَمِیْرًا وَّ مَامُوْرًا حضرت علی نے فرمایا کہ بَلْ اَنَا اَمُوْرًا وَاَنْتَ مَعْزُوْلًا
یہ سنکر ابوبکر سرنگوان ہوئے اور باعث شرمندگی کے خدمت مین جناب رسول خدا کے
نہ آئے اوسیطرف سے مکہ کو چلے گئے فقط پوشیدہ نرہے کہ اس حدیث مین جو شاہ
عبدالحق نے بعادت بیہودہ اپنے معنی بنائی ہین کہ عادت عرب کی تہی کہ جب اون لوگو نمین
کچہہ گفتگو نقض اور ابرام اور صلح اور عہد وغیرہ کے ہوتے تو ان سب امرون کو
وہی شخص ادا کرتا کہ جو سردار قوم اور بہتران لوگونکا ہو یا کہ جو شخص اوس سردار کے
قرابت قریبہ مین ہو اسواسطے حضرت رسول نے حضرت علی علیہ السلام کو اس کام پر
متعین کیا ہے کہ یہ تعین کرنا علی کا مبنے اوپر عادت عرب کے تہا فقط ختم ہوا قول
شاہ صاحب کا اب جواب اس قول کا یہہ ہے اولا شاہ صاحب خود تسلیم کرتے ہین

ثابت ہو [illegible]

فضیلت ابوبکر کے جناب امیر علیہ السلام سے کیونکر زیادہ ہوگے فقط ثانیاً اہل عرب کی یہہ عادات ہے کہ ایسے مقام پر رئیس کے غیر شخص کو گوارہ کسی نہج سے مصاحب اوس رئیس کا ہو جاے پہلے تو نہین پونہچتا ہے کاش اگر کسی وجہ سے بہیجا بہی تو بعد اوسکے ایک شخص اپنے عزیز خاص سے کہ جو ہر امر مین سنجیدہ وعقیل وشجاع وبہادر ہو بطور کروروہ کے قرار دیکر بہیجتا ہے یا اوس شخص کو کہ جب پر اطمینان کلی ہو جائے اور شخص غیر کو اوس کام سے معزول کرکے دوسری جگہہ پر تعین کرتا ہے اور وہی عزیز خاص صاحب افسر ہو کر کل امور متعلقہ اپنے کو انجام دیتا ہے چنانچہ یہہ رسم وعادت عرب وعجم وغیرہ مین ابتک جاری ہے کہ جب کسی ملک پر فوج کشی ہوتی ہے تو بادشاہ فی دستہ یا فی پلٹن ایک ایک شخص اپنے عزیز مثل برادر یا پسر خواہ برادر زادہ وغیرہ کو جو عزیز ترین اور اوسپر اعتماد کلی حاصل ہے سردار مقرر کرکے بہیجتا ہے اور غیر شخص کو سرداری فوج ہرگز ہرگز نہین دیتا ہے کیونکہ اپنے عزیز تر سے اطمینان ہر طرح کا رہتا ہے بلکہ انگریزونکا یہ دستور ہے کہ توپخانہ مین ہندوستانی گولہ انداز نوکر رکہتے ہین لیکن وقت لڑائی کے ہندوستانی گولہ اندازان کو کام خلاصی کا سپرد کرتے ہین اور خود فسران فوج جو کہ ہم قوم ہین سب اپنے ہاتہہ سے گولہ اندازی کرتے ہین کوئی دیدبان پر اور کوئی توپ کے بہرنے پر اور کوئی بلتی دینے پر مستعد ہو جاتے ہین ہندوستانی کو چہونے نہین دیتے ہین کیونکہ اطمینان ہندوستانی سے حاصل نہین ہے مثل مشہور ہے کہ جگر جگر ہے ودگر دگر ہے پس شاہ صاحب کو اس رسم وعادت سے بخوبی اگاہی تہی لیکن باعث ذلت ابوبکر کے بیان نہین کیا برعکس اوسکے بیان کیا مگر بفضلہ تعالی اوسی بیان سے جواب نکل آیا چونکہ حق تہا پوشیدہ نرہ سکا ظاہر ہو گیا فقط ثالثاً

بایمائی حق تعالی یہہ عزل و لقب تھا اے بندیکو اختیار نہین ہے پس حقتعالی نے پہلے کیون نہین حضرت علی

علیہ السلام کو خلیفہ قایم کر دیا اوسکے نزدیک کچھہ بات تھی جواب وسکا یہہ ہے کہ اول یہہ کلمہ

کفر کا ہے کیونکہ حق سبحانہ تعالی کل امور پر قادر ہے بی رضا اوسکی کسیکو سر جنبش نہین ہے دویم آیات

قرآن و احادیث نبوی سے صاف عیان و آشکارا ہے کہ درجہ اہلبیت علیہم السلام کا ہر ایک

اصحاب و انصار سے بلند تر و افضل ہے ماننے و نہ ماننے کا اختیار انسانکا ہے مثل مشہور ہے کہ

جیسا کریگا ویسا پاوے گا پس اگر صاحبان انصاف بنظر حق ملاحظہ کرین تو افضل ہونا جناب

۱۶ حدیث درباره منع کہ بیچ مسجد مین بحالت جنب بجز علی علیہ السلام کے

اہلبیت علیہم السلام کا خلفائی ثلثہ پر بہر نوع ثابت ہے اور ہٹ دہرمیکا تو جواب نہین ہے قال النبی صلعم

یعلی لا یحل لاحد یجنب فی ہذا المسجد غیری وغیرک یعنی ترمذی نے ابی سعید سے روایت کی ہے

کہ فرمایا رسولخدا نے حضرت علی علیہ السلام سے کہ یا علی نہین جایز ہے کسیکو کہ بحالت جنب مسجد مین

جاوی یعنے راہ کرے سیوائی میرے اور تیرے فقط علی ابن منذر کہتا ہے کہ مینے ضرار ابن ضرو سے

پوچھا کہ کیا معنے اس حدیث کے ہین اوسنے کہا کہ نہین جایز ہے کسیکو کہ وہ راہ بناوی مسجد مین

بحالت جنب کے سیوائی رسولخدا و علی مرتضی کے فقط الحمد للہ اس حدیث مین شاہ صاحب

لکھتے ہین کہ علی ابن منذر نے پچپن حج کیا ہے ہرچند کہ مذہب شیعہ ہے لیکن ثقہ اور صدیق

یعنی سچا ہے فقط اس حدیث سے فضیلت جناب امیر علیہ السلام کی ہر گہہ وہ امت مرحومہ پر

۱۷ حدیث درباره محبت علی علیہ السلام

پائی جاتی ہے اسلئے کہ بجز رسولخدا و علی مرتضی کے کسی شخص کو حکم نہین ہے کہ اندر مسجد کے

بحالت جنب جاوے فقط قال النبی صلعم لا یحب علیا منافق و لا یبغضہ مومن یعنے

احمد حنبل و ترمذی نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ نہین دوست

علی کو رکہیگا کوئی منافق اور نہین عداوت رکہے گا کوئی علی سے مومن فقط اور

فقط راوی اسکا زر ابن حبیش ہے مسلم اپنی صحیح مین لکھتا ہے یعنی قسم ہے اوسکی جسنے دانے کو
چیرا ہی اور پیدا کیا ہے خلق کو تحقیق کہ عہد کیا رسولخدا نے ساتھ میرے اس بات کا کہ نہین دوست
رکھیگا مجھکو مگر مومن اور نہین بغض رکھیگا مجھسے مگر منافق فقط اسمقام پر شاہ صاحب
باوصف شتر کینہ اپنے کے بیحیائی سے کہتے ہین کہ محبت علیؑ کے علامت ایمان کی ہے
اور عداوت علیؑ کی نشان نفاق کی ہے اور ظاہر اوسی وجہ سے ۱۸ اہل تشیعہ بدلیل
محبت علیؑ کی اپنے کو بلقب مومن کے کہلاتے ہین فقط قال النبی صلعم اَللّٰھُمَّ لَا تُمِتْنِی
حَتّٰی تُرِیَنِی عَلِیًّا فقط یعنی ترمذی نے ام عطیہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی ہے کہ پیغمبر خدا ایک
لشکر کو کہ امیر اوسکا جناب امیر علیہ السلام کو کر کے کسی معرکہ مین روانہ کیا ام عطیہ کہتی ہے
کہ مینے سنا کہ رسولخدا دونو ہاتھ اپنے اوٹھا کے دعا فرماتے تھے کہ بار خدایا نہ موت دے
مجھکو جبتک کہ نہ دیکھو مین علیؑ کو فقط اس حدیث سے کس درجہ خصوصیت جناب امیرؑ سے جناب
رسولخدا کو پائی جاتی ہے فقط قال النبی صلعم ۱۹ سَدُّوْا ھٰذِہِ الْاَبْوَابَ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ فقط
مسند حنبل مین زید بن ارقم سے روایت ہے کہ بہت سے اصحابیون نے مسجد رسول خدا مین
دروازے واسطے آمد و رفت کے لگائے تھے جب چاہتے تھے آتے جاتے تھے اور مدت تک
وہ دروازے کھلے رہے ایک روز جناب رسولخدا نے یہ حدیث فرما کر بجز دروازہ علی
علیہ السلام کے سبکے دروازے بند کرنیکا حکم فرمایا کہ مسجد سے آمد و رفت نکرین بلکہ
علیؑ فقط اور ترمذی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ صحابہ نے اسباب مین قیل و قال
کی اور دروازونکے بند کرنے مین عذر کیا اوسوقت جناب رسولخدا نے منبر پر جاکر خطبہ
بلیغ ادا فرمایا اور کہا کہ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اُمِرْتُ بِسَدِّ ھٰذِہِ الْاَبْوَابِ غَیْرَ بَابِ عَلِیٍّ

کسی ... دروازہ ... تیجانب ...
دروازہ علی کے پس باتین نہ ہائین الیسمین تم لوگ نے قسم ہے خدا کی مینے بند نہین کیا کسی چیز کو
اور نہ کھولا کسی چیز کو مگر یہ کہ مامور ہوا مین اور متابعت اوسکی کی مینے یعنی بحکم خداے
تعالی تملوگونکے دروازے بند کئے اور دروازہ علے کھلا رکھا حمزہ نے عرض کے
یارسول اللہ ہم بنی عبد المطلب ہین اور علے آل ابو طالب ہے ہمارا دروازہ آپ بند کرینگے
اور دروازہ علی کا کھلا رکھین گے حضرت نے فرمایا کہ ہان حکم خدا یہی ہے عباس نے عرض کے
کہ دروازہ میرا کھلا رہے حضرت نے قبول نکیا مگر جب عباس نے مبالغہ کیا اور بہت
التماس کیا کہ پرنالا اوسکے گھر کے صحن کا مسجد مین گرتا تہا کھلا رہے اوسکو حضرت نے
قبول فرمایا اور بدست مبارک اوس پرنالہ کو نصب کیا اور فرمایا کہ جو شخص اسکو
کھودے اور میرے عم کو آزردہ خاطر کرے وہ رحمت خدا سے دور ہو جیو یہ بات
باعث مسرت عباس کے ہوئے اور عباس اسبات پر فخر کرتے تہے فقط چنانچہ شیخ امام بخش
ناسخ نے اس حدیث کا ترجمہ یون کیا ہے ناسخ جو مسجد مین تہا بند وہ در ہوا
نہ مسدود ایک باب حیدر رہوا ۞ صحابہ کو جب یہ ہوا ناگوار ۞ مکدر ہوا نا مبر کردگار ۞
کیا جا کے منبر پر خطبہ شروع ۞ کیا اہل مسجد کے جانب رجوع ۞ کہا بعد حمد ثنائے خدا ۞
سنو دل سے ای بندہائے خدا ۞ خدا نے کہا کر ہر ایک در کو بند ۞ ولیکن نکر باب
حیدر کو بند ۞ اب اسمقام پر قدر و منزلت و مراتب جناب امیر کا خیال کرنا چاہیے
کہ کس قدر بلندی و رفعت پر ہے مگر شاہ عبد الحق شارح مشکوٰۃ کہ عدوے
خاندان رسول خدا ہے اوسنے شرح مین اپنی اس حدیث کے حال پرنالہ وغیرہ
عباس کا خورد برد کر کے بجاے اوسکے اپنی جانب سے یہ بیان کیا ہے لا یبقین
فی المسجد خوخۃ الا خوخۃ ابی بکر فقط کسی شخص کے دیوار مین کوئی روزن طرف مسجد کے

نہین چھوڑا جائے سیوائے دیوار ابوبکر کے فقط پوشیدہ نرہے کہ یہ حدیث دوستی اسکا

ہی کیونکہ سیوا جناب امیر علیہ السلام و حضرت عباس کے ابوبکر کو نسے خصوصیت سی کہ دیگر صحابہ کے

واسطے تو سوئی کے ناکہ کے برابر بھی سوراخ نہ چھوڑا گیا اور ابوبکر کے گھر مین سوراخ کر دیا گیا

بالغرض اگر ابوبکر خسر پیغمبر کے تھے تو عمر بھی خسر ہوتے تھے ازار بندی رشتہ مین دونون برابر ہے کیا وجہ

کہ ایک کے سوراخ ہوا اور دوسرے کے سوراخ نہو علاوہ اسکے دیگر ان صحابہ و انصار بھی تھے اونکے لئے

کیون نہ حکم روزن رکھنے کا ہوا بلا شبہہ یہہ شاہ صاحب کی رنگ آمیزی ہے اگر یہہ بات

صحیح ہوتی تو ہر ایک مفسرین و محدثین اپنے کتب مین لکھتے علاوہ اسکے مشکوۃ مین جسقدر

آیات و احادیث وغیرہ الشان جناب امیر و اہلبیت علیہم السلام لکھے ہین ہر ایک کے شرح مین شاہ صاحب نے

عداوت قلبی ظاہر کر کے اپنے دل کے پہپولے پہوڑے ہین خود گمراہ ہوئے اور اپنے چیلونکو بہی

گمراہ کیا فقط قَالَ النَّبِیُّ صلعم اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ لِکُلِّ نَبِیٍّ وَصِیًّا وَّ وَارِثًا وَاِنَّ عَلِیًّا وَصِیِّیْ وَ

وَارِثِیْ فقط یعنی فرمایا رسولخدا نے کہ اللہ تعالے نے بہ تحقیق مقرر کیا ہے واسطے پیغمبر کے

وصی و وارث اور بتحقیق کہ وصی و وارث میرا علی ہی فقط پس اس حدیث سی وصی و وارث

ہونا علیہ السلام کا ثابت ہی تو بروقت لینے باغ فدک و خلافت کے اس حدیث کو اصحاب و

انصار نے دیدہ و دانستہ بہولا دیا کسینے وراثت بیان نکی بقول میر انیس صاحب کے قطعہ

عاصیان حق زہرا و علی ٭ مورد لعن و تبرا ہو گئے ٭ چہین کر باغ فدک کیا پہل ملا ٭ ابدی از جحیم

آپ کا شی ہو گئے ٭ قَالَ النَّبِیُّ صلعم وَلَایَۃُ عَلِیٍّ وَلَایَۃُ اللّٰہِ وَحُبُّہٗ عِبَادَۃُ اللّٰہِ وَاتِّبَاعُہٗ

فَرِیْضَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَاَوْلِیَائُہٗ اَوْلِیَائُ اللّٰہِ وَاَعْدَائُہٗ اَعْدَائُ اللّٰہِ وَحَرْبُہٗ حَرْبُ اللّٰہِ

وَسِلْمُہٗ سِلْمُ اللّٰہِ فقط یعنی فرمایا رسول اللہ نے کہ دوستی علی کی دوستی خدا کی ہے

اور محبت علی کی عبادت خدا کی ہے اور متابعت حکم علی کی ہر بندہ پر خدا نے فرض کی ہے

کسقدر مراتب بلند حضرت امیر علیہ السّلام کے پائی جاتے ہین پس کیونکر غیر ونکو فضیلت حضرت
ہوسکتی ہے فقط ۲۳ قال النبی صلعم مثل علیؑ فی الناس کمثل قل ہو اللہ احد فی القرآن فقط
یعنی فرمایا رسولخدا نے کہ مثال علی کی انسانمین اسطرح ہے کہ جیسے سورہ قل ہو اللہ قرآن
جیسا کتاب اربعین وصحیح ترمذی مین مندرج ہے فقط غزل مولف رکن اعظم ہے
علی یون دین کے ارکان مین ٭ جسطرح جیسے سورہ اخلاص ہے قرآنمین ٭ حب حیدر اسطرح
مخلوط ہے ایمان مین ٭ رابطہ ہے جسطرح جیسے جسم مین اور جان مین ٭ بے حقیقت سنگ کو
ملتا کہان یہ رنگ و ڈہنگ ٭ حب حیدر سے ہوئے پیدا جواہر کانمین ٭ ہے یہ ادنی
معجزہ قربان شان مرتضے ٭ مہمان چالیس شخصونکے ہوئی اک آنمین ٭ نام مین اللہ کے
ہی یون نہان نام علےؑ ٭ اسم اعظم جسطرح مستور ہے قرآنمین ٭ جو مطیع بخیر حیدر ہے
نہین مومن ہے وہ ٭ فرق ہے پیش خدا اسلام اور ایمان مین ٭ بندہ حق ہوکے
کہلائے نصیری کے خدا ٭ یہ صفت بجز مرتضے دیکھی ہے نہین انسانمین ٭ عدل اسکو
کہتے ہین اسلام لائے جب عقیل ٭ اوسگہڑی حیدر نے کی تلوار اپنی میان مین ٭
یا علی مانند ناسخ ہے فدا تمپر عظیم ٭ ہو تمہین رکن رکین ایمانکے ارکان مین ٭
۲۳ قال النبی صلعم وقد فر من الزحف من فر دفر مع النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ
من فر یا علیؑ الکفنی امر ہولاء فقال جبرئیل ما ہذا المواسات فقال ہو
منی وانا منہ فقال جبرئیل وانا منکما فقط یعنی فرمایا رسولخدا نے کہ بتحقیق
کہ بہاگا وہ شخص کہ بہاگا متابعت خدا سے اور رہا وہ شخص کہ رہا دین اسلام مین
یا علےؑ تو کفایت کرتا ہے میرے امر کے اور مکرر یہ بات کہی کہ کافی ہے علی مجکو
واسطے رفع شر اعدا کے پس کہا جبرئیل نے اون جناب سے یہ مواسات کیا ہے

۲۳
حدیث دربارہ حالی اصحاب

ہون فقط تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ تاریخ ابن سیر مین منقول ہے کہ بروز جنگ اُحد جس وقت لشکر اسلام مقابل صف مخالف ہوا اول کفار سے طلحہ تھا کہ علم لشکر کا لئے ہوئے نکلا جناب امیر علیہ السّلام نے مقابلہ اوسکا کیا بعد رد و بدول کے جناب امیرؑ نے ایک ضرب پیشانی طلحہ پر ماری کہ نصف سر معہ ایک چشم اوسکے و نصف رو جدا ہو گیا بعدہ برادر اوسکا مصعب نے نشان اوٹھا لیا عاصم ابن ثابت نے اوسکو تیر سے مارا بعدہ عثمان برادر سیوم اوسکا نشانکو اوٹھا لیا عاصم نے اوسکو بھی واصل جہنم کیا غلام اوسکا جواب نام تہا وہ بڑا شجاع مشہور تھا اوسنے اوس نشانکو اوٹھا لیا کہ جناب امیر علیہ السلام نے بیک ضرب راست اوسکا قطع کیا اوسنے دست چپ مین نشان لیکر لڑنے لگا حضرت نے دست چپ بھی اوسکا قطع کیا پس مشرکان یہ حال دیکھکر بھاگے اہل اسلام غنیمت لینے مین مشغول ہوئے باوصف کہ جناب رسولخدا نے قبل لڑائی کے فرمایا تہا کہ ہماری فتح ہو یا شکست ہو کوئی شخص واسطے لوٹ کے اسجگہہ سے جدا نہو مگر عبداللہ بن جبیر کہ سردار اوس گروہ کا تہا منع کرتا تہا مگر سیوائے سات شخص کے باقی سب لوٹنے مین شامل ہو گئے ناگاہ خالد بن ولید و عکرمہ بن ابی جہل ساتھہ ایک جماعت کے پشت کوہ اُحد پر پنہان تھے ہر گاہ درہ کوہ کو نگہبان سے خالی پایا دفعتًا اہل اسلام پر ٹوٹ پڑے اور جو بھاگے ہوے تھے پہر لوٹ پڑے چنانچہ عبداللہ معہ گروہ اوسکے کو قتل کیا بقیہ لشکر اسلام کے قدم اوکھڑ گئے اور بھاگے اور حضرت امیر حمزہ بھی اوسی لڑائی مین شہید ہوئے اور بارش سنگ سے دو دندان مبارک جناب رسول خدا کے شکستہ ہوئے اور سیوائے جناب امیر علیہ السّلام کے کوئی شخص رکاب سعادت جناب سے ثابت نہ رہا اور جب جماعت کفار متوجہ حضرت ہوتی تھی حضرت فرماتے تھے کہ یا علی

داخل جہنم کرتے تھے اور اوسی اثنا مین حضرت جبرئیل نازل ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ
صلعم کس جوانمردی و نہایت یکجہتی سے علیؑ لڑ رہے ہین کہ ملایکہ اونکی جوانمردی سے
متعجب ہین جناب رسالت پناہ نے فرمایا کہ علےؑ مجھسے ہی اور مین علےؑ سے ہون پس
جبرئیل نے کہا کہ مین تم دونون سے ہون اور ایک روایت مین وارد ہے کہ غیب سے کہتی تہے
لَاسَیْفَ اِلَّا ذُوالفِقَار وَلَافَتیٰ اِلَّا عَلِی قیس بن سعد سے منقول ہے کہ جناب امیر
علیہ السلام فرماتے تھے کہ سولہ ضرب شدید مجھے پونہچے اور چار مرتبہ مین ضرب سے
زمین پر گرا ہر مرتبہ مجھکو ایک مرد خوش رو اوٹھا دیتا تہا اور کہتا تھا کہ متوجہ
دشمن خدا و رسول خدا ہو کہ خدا اور رسول خدا تجھسے خوشنود ہون پس مین نے تب دیکہ
رسول خدا کے گیا اور یہ حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ یا علی بشارت ہو تجھے کہ وہ
جبرئیل تہے حضرت فرماتے ہین کہ اس خوشخبری سے تمام جسم مین میرے قوت از سر نو پائے
گئی اور دونو ہاتہو نسے دشمنو نکو مارتا تہا یہانتک کہ سرداران قریش و دلاوران کو
خاک مذلت پر گرایا مینے اور تائید الہی سے نصرت و ظفر پائی مینے اور ابی عبد اللہ
علیہ السلام سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا نے جبرئیل کو درمیان آسمان و زمین کے دیکھا کہ
کرسی طلا پر بیٹھے ہین اور کہتے ہین لَاسَیْفَ اِلَّا ذُوالفِقَار وَلَافَتیٰ اِلَّا عَلِی اور ابلیس
ملعون نے آواز دی کہ محمد صلعم شہید ہوئے یہ خبر مدینہ منورہ مین پونہچی جناب فاطمہ
علیہا السلام سراسیمہ و حیران متوجہ احد ہوئین ہرگاہ نزدیک حضرت رسالت پناہ
کے پونہچین حضرت کو آلودہ بخون دیکھہ کر رونے لگین حضرت نے فرمایا کہ اے پارہ جگر
نہ رو کہ حق تعالی نے تمکو کفار پر نصرت دی اور جان تو کہ تیرے شوہر نے
جو کچھہ کہ واجب تہا ادا کیا اور حق تعالی نے شجاعان عرب کو اوسکے ہاتھہ سے

[illegible] السلام [illegible] اور کہا کہ یہ [illegible]

آج کے روز اسنے میرے ساتھ وفاداری کی ہے فقط ہمقام پر عظمت و شوکت و مراتب
حضرت علی علیہ السلام کے دیکھنا چاہیے کہ جسکو رسولخدا نے کہا کہ مین علیؑ سے ہون اور
علیؑ مجھسے ہے اور جبرئیل کہین کہ مین تم سے اور علیؑ سے ہون یعنے دونون سے ہون اور
خود جبرئیل ہاتھ علی علیہ السلام کا پکڑکر اوٹھاوین اور لافتی الا علی کہین فی الحقیقت اہل سنت حال
معاندین کے ایسے بزرگ تر پر غیرونکو فضیلت دیتے ہین کہ جو لڑائی سے بھاگ گئے ہین فقط
قال النبی صلعم اللّٰھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی ھذا الطیر فقط یعنے
خداوندا الطرف میرے محبوب ترین خلق اپنے کو کہ طرف تیرے ہی کھائے ساتھ میرے
اس جگ ندہ کو فقط چنانچہ شیخ امام بخش ناسخ نے اس حدیث کو اسطرح پر منظوم کیا ہے ناسخ
عزیز و جوہے ترمذی کی صحیح ٭ یہ وارد ہے اوسمین روایت صریح ٭ کہ تھا مرغ بریان
حضور نبیؐ ٭ تھا اپکا نہایت لذیذ و تری ٭ مگر اوسکو کرتے نہ تھے نوش جان ٭
یہ فرماتے تھے اے خدائے جہان ٭ خلایق مین جو ہے تیرا دوست تر ٭ میرے پاس
ہو جلد اوسکا گذر ٭ کہ کھائے میرے ساتھ اس مرغ کو ٭ کہ وارد ہوئی مرتضیٰ ناگہان ٭
کیا دونون نے مرغ کو نوش جان ٭ یہ حدیث طیر بہت کتب اہل سنت مین مشہور و معروف ہے
چنانچہ ابن طاوس نے کتاب طرایف مین بروایت شافعی و ابن مغازلی کہ علمائے
اہل سنت ہین تیس طرح سے اس حدیث کو روایت کی ہے کہ کئی بار مرغ بریان واسطے
رسولخدا کے آیا اور حضرت نے دعا کی اور علی ابن ابیطالب علیہ السلام آئے
اوس مرغ کو دونو بزرگوار نے نوش فرمایا اور ہمقام پر شافعی نے زید بن عینیہ سے
روایت کی ہے اور وہ انس بن مالک سے کہ وہ دربان رسولخدا کا تھا روایت
کرتا ہے کہ کوئی شخص مرغ بریان واسطے رسولخدا کے بطور ہدیہ کے لایا اور آنحضرت نے

انصار سے ہو گا ناگاہ حضرت علی علیہ السلام آئے اور زنجیر در ہلایا اوسوقت مینے
اونسے کہا کہ رسولخدا ایک کام مین مصروف ہین پس حضرت علی علیہ السلام واپس گئے
بعدہ پھر جناب رسولخدا نے وہی دعاء فرمائے پھر حضرت علی علیہ السلام تشریف
لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا بعدہ پھر مینے کہا کہ اسوقت جناب رسولخدا ایک کام
مین مشغول ہین پھر حضرت علی علیہ السلام چلے گئے تیسرے مرتبہ پھر جناب پیغمبر نے
وہی دعاء فرمائے پھر حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے اور زنجیر در ہلائے
مینے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے شور سے فرمایا کہ مین علی ہون چنانچہ جناب
رسولخدا نے آواز سنکر کہا کہ جلد دروازہ کھولدے اوسوقت مینے جلدی سے
دروازہ کھولدیا حضرت علی علیہ السلام گھر مین داخل ہوئے اور قریب رسولخدا کے
گئے حضرت نے علی علیہ السلام کو دیکھکے فرمایا اَللّٰھُمَّ وَاِلَیَّ اللّٰھُمَّ اِلَیَّ یعنی
بار خدایا میری طرف میری طرف پس بیٹھے علی علیہ السلام نزدیک رسولخدا کے اور شریک
ہوئے اوس مرغ بریان کے کھانے مین اور بعض روایات ابن مغازلی مین یون
ہی کہ رسولخدا نے حضرت امیر علیہ السلام سے پوچھا کہ تمہارے آنے مین دیر کیون
ہوئی جناب امیر نے عرض کی کہ مین دو بار قبل اسکے اور آیا تھا انس نے مجھکو پھیر دیا
یہ بار سیوم ہے رسولخدا نے انس سے پوچھا کہ کون سی چیز تجھکو مانع ہوئی کہ تو نے
علی کو پھیر دیا انس نے کہا کہ مین چاہتا تھا کہ شرف انصار مین سے کسیکو نصیب ہو
پس رسولخدا نے فرمایا کہ آیا اے انس انصار کوئی شخص بہتر اور افضل علی
علیہ السلام سے ہے فقط مثل بقول شخصے کہ پتا گھر کا اور گھوڑا باہر کا

پر ترجیح پایا ہوئے ... کہ ...

امیر علیہ السلام کی ثابت ہوتی ہے اسکے ابطال کے لئے لکہتے ہین کہ احب خلق اللہ

ہونا علی کا ظاہر ہوتا ہے لیکن شارحان نے تحقیقات کیا ہے کہ لفظ احب سے معنے از جملہ

احب خلق اللہ مراد ہے یا احب خلق بنسبت اعمام ہے یا قرابت داران قریب سے یا اوس

شخص سے مراد ہے کہ جو اوسے قرب واحق ہے ساتہہ احسان نبی کے اور شاہ صاحب

اپنی راے کج راے یہ لکھتے ہین کہ یہ سب تحقیقات ہواسطے ہے کہ احب ہونا حضرت علی

علیہ السلام کا بمقابلہ ابوبکر و عمر کے لازم نہ آوے فقط اور صاحب حد تحقیق جواب

شاہ صاحب مین لکہتے ہین کہ شاہ صاحب نے لفظ احب پر جو اسقدر چڑہای کی ہے

کچھ ضرورت نہ تھی اسواسطے کہ ایک حدیث دیگر مشکوۃ سے بھی اطلاق لفظ احب کا

نسبت حضرت علی علیہ السلام کے پایا جاتا ہے عن جمیع ابن عمیر قال دخلت

مع عمتی عایشہ قالت ای الناس کان احب الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و الہ قالت

فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجہا فقط یعنے روایت ہے ابن عمیر سے کہ کہا اوسنے

کہ پہونچے ہم ساتہہ پھوپھی اپنی عایشہ کے پاس تب سوال کیا مینے کہ کون شخص

محبوب تر تہا رسول اللہ کے پاس تب کہا عایشہ نے کہ فاطمہ تب پوچہا مینے

کہ مردونمین سے کون شخص محبوب تر تہا تب کہا عایشہ نے کہ شوہر اوسکا یعنے علی ابن ابیطالب

فقط صاحب حد تحقیق لکہتے ہین کہ یہ امر قابل ملاحظہ کے ہے کہ شاہ عبد الحق

اس حدیث کی شرح مین بھی اپنی عادت سے باز نہ آئے یہ بات بناتے ہین کہ یہان پر

انصاف عایشہ کا دیکہنا چاہئے کہ جواب مین نہین کہا کہ مین اور میرا باپ محبوب

تر تہا اور دو نہین ہے کہ اگر فاطمہ سے پوچہا جاتا تو وہ یہ کہتی کہ عایشہ اور ابوبکر

محبوب تر ... کے تھے اور فرق ... اور ... افضلیت کے فقط

پھر صاحب [illegible] تحقیق [illegible] اور [illegible]
کہ صاحب حد تحقیق بھی اہل سنت ہین رعایت شاہ صاحب کے اور اپنے مذہب کے کرتا ہے
اب جواب شاہ صاحب کا یہ ہے کہ جو شاہ صاحب کہتے ہین کہ عایشہ نے انصاف کیا
کہ نام فاطمہ زہرا و علی مرتضے علیہما السلام کا بیان کیا چنانچہ اس امر کو اہل تشیعہ بھی
تصدیق کرتے ہین کہ حق تھا منہ سے دفعتاً نکل کر ظاہر ہوا ورنہ عایشہ تو ہمیشہ
خاندان نبوت سے جلتے رہی کیونکہ شاہ صاحب خود اپنی شرح مین نسبت اس
حدیث کے عن عایشہ قالت ما غرت علی احد من نساء النبی ما غرت علی خدیجة
الاخرہ چنانچہ یہ حدیث صاحب حد تحقیق نے فصل ۴۴ صفحہ ۸۲ - مین لکھا ہے
اس سے ثابت ہے کہ عایشہ جناب خدیجة الکبری سے ہمیشہ رشک کرتی رہی اور حضرت
علی سے جنگ جمل مین لڑی اور جناب امام حسن کے جنازے پر تیرباران کرایا
یہ وہی عایشہ ہے یا دوسری ہے پھر وہ کیونکر حتی الامکان اپنے لفظ محبوب تر کا
کہتی ہے چونکہ یہ امر حق تھا مانند آفتاب تابان ہوگیا دویم یہ کہ جناب رسولخدا
دعا مین فرماتے ہین کہ بار خدایا بھیج تو اپنے محبوب خلق کو پس اس [illegible] حضرت علی
علیہ السلام محبوب خدا و خلق اللہ ہوی اور شاہ صاحب و صاحب حد تحقیق مراد
محبوب تر پیغمبر سے جناب امیر کو کہتے ہین پس بمقابلہ دونو امور کے حضرت علی علیہ السلام
افضل تر خلق اللہ سے ٹھہرے تو خلفائی ثلثہ کس شمار و قطار مین سیوم یہ کہ ایک
حدیث اور مشکوٰۃ سے بطور جواب لکھی جاتی ہے وہ یہ ہے قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ و الہ و سلم ان اللہ تبارک و تعالی امرنی بحب اربعة و اخبرنی انه
یحبہم قیل یا رسول اللہ سمہم لنا قال علی منہم یقول ذالک ثلثا و ابوذر
والمقداد [illegible]

مجھکو حکم دیا ہے کہ محبت کرنے کو ساتھ چار آدمی کے اور خبر دی مجھکو اسبات کی
کہ بہ تحقیق کہ اللہ دوست رکھتا ہے اون سبھونکو تب پوچھا گیا اون جناب سے
کہ آپ نام بتائین اون لوگونکا واسطے ہم لوگونکے تب آپنے تین مرتبہ فرمایا کہ علے
علے علے اور کہا کہ ابوذر اور مقداد اور سلمان ہے سو اللہ تعالی نے حکم
دیا ہے ساتھ محبت اون لوگونکے اور یہ کہ وہ اونکو دوست رکھتا ہے اون سبھونکو فقط
اس حدیث مین باوجود شارح ہونے مشکواۃ کے شاہ صاحب نے کچھہ دست اندازی
نہین کی ہے پس اس حدیث سے محبوب ہونا حضرت علی علیہ السلام کا جانب خدا اور
رسول خدا کے بخوبی ثابت ہے فقط قال النبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم
اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ لِکُلِّ نَبِیٍّ وَصِیًّا شِیثُ وَصِیُّ اٰدَمَ وَیُوشَعُ وَصِیُّ مُوسٰی وَشَمعُونُ
وَصِیُّ عِیسٰی وَعَلِیٌّ وَصِیِّی وَہُوَ خَیرُ الاَوصِیَاءِ وَاَنَا الدَّاعِیُ وَہُوَ مُضِیٌّ فقط یعنے
فرمایا رسول خدا نے کہ بتحقیق کہ اللہ تعالی نے واسطے ہر پیغمبر کے ایک وصی مقرر کیا ہے
پس شیث وصی آدم کا ہے اور یوشع موسی کا ہے اور شمعون وصی عیسے کا ہے اور علے
وصی میرا ہے اور بہترین جمیع اوصیا ہے دنیا و اخرت مین اور مین بلانے والا
ہون لوگونکو براہ رست کے اور علے روشنی ہے اوس راہ کے فقط واضح رہے
کہ حدیث سے صاف دلالت خلافت و امامت جناب امیر علیہ السلام پائی جاتی ہے فقط
قال النبی صلعم مَن صَافَحَ عَلِیًّا دَخَلَ الجَنَّۃَ فقط یعنے جو شخص کہ مصافحہ کرے علی سے
وہ داخل ہوگا جنت مین فقط فخر رازی نے تفسیر کبیر مین کعب بن عجرہ و نجم
الکبیر سے روایت کرتا ہے کہ وہ کہتے ہین کہ ایک روز آتا تہا مین دیکھا کہ جناب
رسالت مآب جناب ...

۲۵ حدیث در بارہ وصی ہونے علی کے

۲۶ حدیث در بارہ مصافحہ کرنے ساتھ علی کے

کیا اور بوسہ دیا اور عرض کیے مینے جناب رسول خدا سے سنا ہے کہ جو شخص آپ سے
مصافحہ کرے گا وہ داخل بہشت ہوگا اور پوچھا کہ یہ حدیث صحیح ہے حضرت نے
فرمایا کہ صحیح ہے اور فرمایا کہ مَنْ صَافَحَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ فقط یعنے جو شخص کہ مصافحہ کرے
مجھسے داخل ہوگا جنت مین اس حدیث سے افضلیت جناب امیر علیہ السلام کے
خلفاے ثلثہ پر پائی جاتے ہی فقط قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حدیث ۳۸ دربارہ مشابہت عیسے با حضرت علی علیہ السلام
فِیْکَ مَثَلٌ مِنْ عِیْسٰے اَبْغَضَتْہُ الْیَہُوْدُ حَتّٰی بَہَتُوْا اُمَّہٗ وَاَحَبَّتْہُ النَّصَارٰی حَتّٰے
اَنْزَلُوْہُ بِالْمَنْزِلَۃِ الَّتِیْ لَیْسَتْ لَہٗ ثُمَّ قَالَ یَہْلِکُ فِیَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ یُقَرِّظُنِیْ
بِمَا لَیْسَ فِیَّ وَمُبْغِضٌ یَحْمِلُہٗ شَنَآنِیْ عَلٰی اَنْ یَّبْہَتَنِیْ فقط یعنے صاحب مشکوۃ نے
احمد سے روایت کی ہے کہ کہا حضرت علی علیہ السلام نے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے
کہ تجھہ مین ایک مثل ہے عیسے کی کہ بغض رکھا اوس سے یہودی نے یہانتک کہ بہتان
باندہا حضرت مریم پر اور دوست رکھا اوسکو نصاری نے یہان تک کہ اوتار لاگے
اوسکو ایسے درجہ پر کہ جو اوسکے لایق نہین ہے بعدہ فرمایا علی نے کہ ہلاک ہونگے
ہماری وجہ سے دو اشخاص ایک محبت مفرط کہ جو تعریف ہماری کرے ایسے کہ جو ہمارے
لایق نہین ہے اور دوسرا بغض رکھنے والا کہ ہمپر باعث عداوت کی بہتان کرے فقط
اس حدیث کو شیخ امام بخش ناسخ نے کیا خوب منظوم کیا ہے ناسخ یہ کہتے تھے اکثر
رسول خدا ٭ مشابہ مسیحا سے ہے مرتضی ٭ یہودی مسیحا کے جو تھے عدو ٭
تو کرتے تھے بہتان کی گفتگو ٭ وفور محبت نصاری کو تہا ٭ کہا کرتے تھے اوسکو
ابن خدا ٭ وہ دونون سیہ کار کافر ہوے ٭ سزاوار تعذیب قاہر ہوے ٭
جو مفرط علی کی محبت مین ہین ٭ بلاشبہہ راہ شقاوت مین ہین ٭

دشنام دی ؛ تو گویا پیغمبر کو دشنام دی ؛ واضح رہے کہ یہ حدیث مثال کے واقعی ہے کہ کوئی فرقہ نصیری ہو گیا اور کوئی فرقہ یزیدی معاویہ شاہی ہو گیا مگر فقط
اور جو اس حدیث کی شرح مین شاہ عبد الحق دہلوی شارح مشکواۃ لکھتے ہین کہ
سرمایہ سعادت دو چیز ہے محبت خاندان نبی اور تعظیم اصحاب اسطرح پر کہ دونون
باتین جمع ہون ساتھ اعتدال کے فقط موافق کہتا ہے کہ محبت خاندان
نبی کے نسبت شاہ صاحب کے خوب دیکھی گئے کہ جس جس مقام پر آیات قرآنی
و احادیث نبوی دربارہ فضیلت جناب امیر علیہ السلام و اہلبیت علیہم السلام
کی مشکواۃ مین آئین ہین ہر ایک مین شاہ صاحب نے یعنی اپنے جانب سے پہلے ہین
و احادیث مین عبارت نکال لئے یا اپنی طرف سے ملانے مین کوئی بات اوٹھا نہین رکھی
ہے کہ جسمین افضیلت جناب امیر علیہ السلام کے بمقابلہ اصحاب ثلثہ کے پائی جائے
ہمسے محبت خاندان نبی کی دل مین شاہ صاحب کے جیسا کہ ساتھ اعتدال کے
چاہیے ظاہر ہو گی مثل (عیان راچہ بیان) باقی رہی تعظیم اصحاب کے اس بارہ مین
تو خود شاہ صاحب گو کر دکھنتون نے اونکے کیسی کیسی احادیث وضعی موضوع کر کے
یہانتک رنگ آمیزی کیا ہے کہ جناب پیغمبر کا خود نالچ دیکھنا و چھوکروں کو کاندہی پر چڑہا کے
نالچ دکھلانا و خود گانا سنتا و سننا ناجائز کر دیا ہے واقعی یہی معنے اعتدال کے ہین
کہ ریاست نبی کی غیر و نکے قبضے مین آئے اور خاندان نبی فاقہ کشی سے بسر کرے
حتے کہ رفتہ رفتہ پہر گھر نبی کا تباہ و برباد کر دیا کوئی شمشیر جفا سے اور کوئی زہر
دغا سے شہید ہوا اور اس پر اون سبہون کی تعظیم و تکریم ہوتی ہے سبحان اللہ

دو قی مین ... علیہم السلام ... اور ...

۲۸ حدیث دربارہ دینے کلید بہشت و دوزخ حضرت علی علیہ السلام کو

حدیث سے افضلیت جناب امیر علیہ السلام کے اصحاب ثلثہ پر پائی جاتی ہی قال النبی صلعم
اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَاْتِی جِبْرَئِیْلُ بِحُزْمَتَیْنِ مِنَ الْمَفَاتِیْحِ حُزْمَۃٌ مِنْ مَفَاتِیْحِ الْجَنَّۃِ وَحُزْمَۃٌ
مِنْ مَفَاتِیْحِ النَّارِ وَعَلٰی مَفَاتِیْحِ الْجَنَّۃِ اَسْمَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ شِیْعَۃِ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
مَفَاتِیْحِ النَّارِ اَسْمَاءُ الْمُبْغِضِیْنَ مِنْ اَعْدَائِہِمْ فَیَقُوْلُ یَا اَحْمَدُ ھٰذِہٖ لِمُحِبِّکَ وَھٰذِہٖ
لِمُبْغِضِکَ فَادْفَعْھَا اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَیَحْکُمُ فِیْھِمْ بِمَا یُرِیْدُ فَوَالَّذِیْ نَسَمَ
الْاَرْضَ لَا یَدْخُلُ مُبْغِضِیْہِ وَمُحِبَّتَہٗ النَّارَ اَبَدًا فقط یعنی فرمایا رسولخدا نے جسوقت
روز قیامت ہوگا جبرئیل دو گچھے کلید کے لیکر آوینگے ایک گچھا کلید جنت کا اور
ایک گچھا کلید دوزخ کا بہشت کے کلیدون پر نام مومنین پیروان آل محمدؐ کے
لکھے ہونگے اور دوزخ کی کلیدون پر نام دشمنان اہلبیتؑ کے لکھے ہون گے
پس کہینگے جبرئیل کہ اے محمدؐ ایک گچھا واسطے تیرے دوستونکے ہی اور دوسرا
گچھا واسطے تیرے دشمنونکے ہی پس وہی تو ان دونون گچھونکو علی ابن ابیطالب
علیہ السلام کو دو تاکہ علےؑ حکم کرے درمیان اپنے دوستونکے اور اپنے دشمنونکے
جو کچھ چاہے پس دونگا مین اون گچھونکو علےؑ کو کہ وہ حکم کرے درمیان لوگونکے
جو چاہے بحق خدا کہ جسنے روزی دی آدمیونکو کوئی شخص دشمنان علی ابن ابیطالبؑ سے
بہشت مین داخل نہوگا اور کوئی شخص دوزخمین دوستان علی سے نجاویگا فقط

۲۹ حدیث دربارہ اسکے کہ عنوان صحیفہ مومن حب علی علیہ السلام ہے

واضح رہے کہ حدیث ہذا بتائید آیہ کریمہ لہبرے ... کے واقع ہے پس بخوبی
معلوم ہوا کہ دشمنان اہلبیت علیہم السلام کے نجات نہین ہے قال النبی صلعم عنوان
صَحِیْفَۃِ الْمُؤْمِنِ حُبُّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فقط یعنی انس بن مالک سے
روایت ہے کہ فرمایا ... عنوان صحیفہ مومن ... علی ابن ابیطالبؑ کی ...

فَاِنَّہٗ مَمْسُوْسٌ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ فقط یعنے حافظ ابو نعیم حلیۃ الاولیا مین لکھا ہے کہ فرمایا
رسولخدا نے کہ باز رہو مذمت علی سے بہ تحقیق کہ وہ ممسوس کیا گیا ہے ذات خدا [illegible]

قَالَ النَّبِیُّ صلعم رَحِمَ اللّٰہُ عَلِیًّا اَللّٰہُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَہٗ حَیْثُ دَارَ فقط یعنے خود جناب امیر
علیہ السلام فرماتے ہین کہ فرمایا رسول خدا نے کہ رحمت کرے خدا علی پر یا خدا
پہیر تو حق کو علی کے ساتھہ جہان کہ وہ پہرے اسمقام پر روایت عمار یاسر سے
کہ ترجمہ اوسکا ناسخ نے اسطور پر منظوم کیا ہے **ناسخ** روایت یہ ہے جمع اخبار سے
پیغمبر یہ کہتے تہے اصحاب سے ٭ وہی راہ چلیو تو اے باوفا ٭ اکیلا چلے جسطرف مرتضے
مخالف علی کے جو آئین نظر ٭ نہ چلیو کبہی اونکی تو راہ پر ٭ چلین گے وہ یعنے ضلالت کی راہ
کرین ساتھہ اپنے نہ تجہکو تباہ ٭ علی ہے بحق اور حق باعلی ٭ جدائی نہین تا قیامت کبہی
علی اور قرآن ہین دونو بہم ٭ نہونگے جدا حشر تک ایکدم ٭ پہرے جسطرف حیدر مرتضے
اوسی سمت حق بہی پہرے باصفا ٭ فقط

قَالَ النَّبِیُّ صلعم مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی اٰدَمَ
فِیْ عِلْمِہٖ وَاِلٰی نُوْحٍ فِیْ تَقْوَاہُ وَاِلٰی اِبْرَاہِیْمَ فِیْ حِلْمِہٖ وَاِلٰی مُوْسٰی فِیْ ہَیْبَتِہٖ
وَاِلٰی عِیْسٰی فِیْ عِبَادَتِہٖ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فقط یعنے بیہقی نے اپنے
کتاب مین اور ابو محمد نے شرف النبی مین ذکر کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
کہ جو شخص چاہے کہ نظر کرے اوپر علم آدم کے اور اوپر تقوی نوح کے اور اوپر
حلم ابراہیم کے اور اوپر ہیبت موسے کے اور اوپر عبادت عیسے کے
پس نظر کرے طرف علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے فقط

قَالَ النَّبِیُّ صلعم
کُنْتُ اَنَا وَ عَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَاحِدٍ قَبْلَ اٰدَمَ بِاَرْبَعَۃَ عَشَرَ اَلْفَ سَنَۃٍ فَلَمَّا خَلَقَ
... حَتّٰی وَصَلْنَا اِلٰی

۱۳۱ حدیث دربارہ دعاء پیغمبر صلعم کہ حق اوسطرف پہیرے جدہر علی پہیرے

۱۳۲ حدیث دربارہ اسکے کہ جو شخص نظر کرے اوصاف انبیا پر وہ نظر کرے طرف علی علیہ السلام

۱۳۳ حدیث دربارہ اسکے کہ پیغمبر و علی ایک نور سے ہیں

صلب عبد المطلب فقسّم فنا من هناك فالنبوة فيّ والخلافة في علي فقط یعنے
مسند احمد حنبل مین سلمان فارسی سے نقل ہے کہ وہ کہتے ہین کہ سنا مینے جناب رسول خدا سے
اس حدیث کو اور اس روایت کو کئی طرح سے راویان ثقات نے لکھا ہے جناب شیخ ناسخ
نے اس حدیث کا کیا خوب ترجمہ منظوم کیا ہے ناسخ سنو اے سطیعان خیر الانام
یہ مضمون فرمان خیر الانام ۞ کہ آدم سے پہلے ہزارون برس ۞ علی اور ہم نور واحد تہے
بس ۞ مکان عرش پر جانب راست تہا ۞ کیا کرتے تہے ذکر حمد خدا ۞ جو خالق نے
آدم کو پیدا کیا ۞ وہی نور اوسپر ہویدا کیا ۞ رہی جبتک آدم پر روئی زمین ۞
رہا صلب آدم مین نور مبین ۞ نہ تہا نور سے نور اپنا جدا ۞ وہی نور کشتی مین تہا
نا خدا ۞ خلیل آگ مین جب گرائے گئے ۞ کئی بار جبریل آئے گئے ۞ بلا شک اوسے
ڈر کا تہا سبب ۞ ذرا آگ سے جو نہ پہونچا تعب ۞ جو دو حصے وہ نور بیضا ہوا ۞
ہوا ایک مین ایک شیر خدا ۞ ادہی نور سے ہی جو مخلوق ہے ۞ وہ سابق ہے جو شی ہے
مسبوق ہے ۞ فقط یہ بھی حدیث ضمیمہ حدیث بالا ہے جزی اللہ ذالک النور
جزئین وجزء جزء في صلب عبد الله والآخر في صلب ابي طالب فخرجنا
نبیا وعلی وصیا فقط شافعی ابن مغازلی نے جابر انصاری سے روایت
کی ہے وہ کہتا ہے کہ سنا مینے رسول خدا سے کہ فرمایا تقسیم دو حصہ کر کے خدا نے
اس نور کو ایک حصہ پشت عبد اللہ اور ایک حصہ پشت ابی طالب علیہ السلام داخل
کیا اور پیدا کیا مجھکو نبی اور علی کو وصی قال النبی صلعم زینوا مجالسکم بذکر
علی ابن ابی طالب فان ذکرہ ذکری وذکری ذکر اللہ فقط یعنے
فرمایا رسول خدا نے کہ زینت دو مجلسونکو اپنے ساتھہ ذکر فضائل ومناقب

۳۴ حدیث دربارہ اسکے کہ ذکر علی کرکے اپنی مجلس کو زینت دو

اور ذکر ہمارا عبادت خدا ہے بلکہ شیخ امام حسن تاریخ ہاے ہین تاریخ میں ہے
حضرت عایشہ سے خبر ہے کہ فرماتے تھے شاہ جن و بشر سب اپنی مجالس کے زینت کرین
کہ ذکر جناب ولایت کرین علی کا ہے جو ذکر میرا ہے ذکر میرا ذکر گویا خدا کا ہے ذکر فقط

قال النبی صلعم یا علیؑ لو ان عبدا عبد اللہ حق عبادتہ ثم شک فیک و اہل بیتی وہو افضل اللہ کان فی النار فقط یعنے کتاب مناقب مین جابر انصاری سے منقول ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ یا علی اگر کوئی بندہ خدا عبادت خدا بجالاوے اور حق طاعت گذاری جناب باری کا ہے اوا کرے اور اپنے زمانہ مین وہ شخص سایر انبیاء سے اشرف و افضل ہو باوجود ان سب امور کے تیری امامت مین یا تیرے اہلبیت کے مراتب مین بقدر ذرہ بھی شک کرے تو بروز قیامت اوسکے کوئی اعمال نیک مقبول خدا نہونگے دوزخ مین ڈالا جائیگا فقط روایت ہے

مناقب مرتضوی مین جناب امیر علیہ السلام سے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جسوقت شب معراج کو مجھے جبرئیل نے آسمان کی سیر کرائے تمام ملایک نے آسمانون پر ملاقات کی اور مجھکو بشارت دی یہانتک کہ جبرئیل نے خود اور ساتھ ملائکہ کے اپنی مقام کہا مجھسے یا محمد لو اجتمع الناس علی حب علی بن ابیطالب لما خلق اللہ النار فقط یعنے اے محمد اگر امت تیرے اوپر دوستی علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے متفق ہوتی تو ہر آئینہ اللہ تعالے پیدا نکرتا دوزخ کو فقط روایت ہے ابوہریرہ سے

کتاب غایت المرام باب اول مقصد اول مین کہ فرمایا رسول خدا نے قال لما خلق اللہ تعالے ابا البشر و نفخ فیہ من روحہ التفت ادم یمنة العرش فاذا نور خمسہ اشباح سجدا و رکعا قال ادم یا رب ہل خلقت احدا من طین

۲۵ حدیث دربارہ اسکے کہ اگر کوئی شخص تمام عمر عبادت کرے اور شک اہلبیت مین رکھے تو ضایع ہوجائیگی عبادت

۲۶ حدیث دربارہ اسکے کہ اگر امت دوستی علی پر متفق ہوتی تو دوزخ نہوتا

۲۷ حدیث دربارہ اسکے کہ آدم نے نور خمسہ دیکھا زیر عرش دہنی طرف وغیرہ

اسماء من اسمائي لولاهم ما خلقتك الجنة ولا النار ولا العرش ولا الكرسي
ولا السماء ولا الارض ولا الملئكة ولا الانس ولا الجن فانا المحمود وهذا
محمد وانا العالي وهذا علي وانا فاطر وهذه فاطمة وانا الاحسان وهذا الحسن
وانا المحسن وهذا الحسين اليت لعزتي انه لا ياتيني احد بمثقال حبة من خردل
من بغض احد هم الا ادخلته ناري ولا ابالي يا ادم هولاء صفوتي بهم انجيهم
وبهم اهلكهم فاذا كان لك الي حاجة فبهولاء توسل فقال النبي نحن
سفينة النجاة من تعلق بها نجي ومن حاد عنها هلك فمن كان له الى الله
حاجة فليسئلنا اهل البيت فقط یعنے کہا ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا نے
کہ جب پیدا کیا خدا نے ابوالبشر آدم کو اور پہونکا اوسنے اپنی روح کو تب
التفات کیا آدم نے داہنے جانب کو عرش کے پس ناگاہ وہان نور تہا پانچ
شخصونکا حالت سجدہ مین اور رکوع مین تب کہا آدم نے کہ اے میرے رب آیا
پیدا کیا تو نے کسی شخص کو مٹی سے قبل میرے تب کہا خدا نے نہین اے آدم
تب پوچہا آدم نے کہ کون ہین یہ پانچ آدمی کہ جنکو دیکہتا ہون مین اپنی صورت
وشکل مین کہا اللہ تعالے نے کہ یہ لوگ پانچ شخص ہین تیرے اولاد مین سے
اگر نہوتے یہ لوگ تو نہ پیدا کرتا مین تجہکو اور یہ لوگ وہ پانچ شخص ہین کہ نکالا مینے
واسطے انکے پانچ نامونکو اپنے نامون سے کہ اگر نہوتے یہ لوگ تو نہ پیدا
کرتا مین جنت کو اور دوزخ کو و نہ عرش کو و نہ کرسی کو و نہ آسمان کو و نہ
زمین کو و نہ فرشتونکو و نہ آدمی کو و نہ جن کو سو میرا نام محمود ہے اور یہ
محمد ہے اور میرا نام عالی ہے اور یہ علی ہے اور میرا نام فاطر ہے اور یہ فاطمہ ہے

[illegible]

مجھکو اپنے عزت کی نہین کوئی شخص آویگا میرے پاس ساتھہ ایک مثقال ذرہ کے بغض رکہے ہوئے کسی ایک پانچونکا مگر یہ ہے کہ داخل کرینگے ہم اوسکو دوزخ مین اور نہین پرواہ کرتا ہون مین اے آدم یہ لوگ برگزیدہ میرے ہین اور انکے ذریعہ سے نجات دونگا مین اون آدمیونکو اور انکے وجہ سے ہلاک کرونگا مین اون آدمیونکو پس جبکہ تجھکو حاجت ہو میری طرف پس وسیلہ پکڑ ساتھہ ان لوگونکے پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ ہم لوگ کشتی نجات کے ہین کہ جو شخص متعلق ہوگا اوس کشتی سے نجات پاویگا اور جو شخص کہ کنارہ رہیگا اس کشتی سے ہلاک ہوگا پس جس شخص کو خدا کیطرف کچھہ حاجت ہو پس چاہیے کہ سوال کرے وہ شخص بوسیلہ ہم لوگ اہل بیت کے فقط

۲۳ روایت ابن عباس از کتاب ایضاً قال سمعت رسول اللّٰہ یقول خلقت انا و انت من نور اللّٰہ تعالےٰ فقط یعنے کہا ابن عباس نے کہ سنا مینے رسولخدا سے کہ فرمایا علی کو کہ پیدا کیا گیا ہون مین اور تو نور واحد سے فقط

۲۴ از کتاب ایضاً عثمان بن عفان یعنے خلیفہ ثالث سے روایت ہے اونے کہا کہ قال عمر بن الخطاب ان اللّٰہ تعالی اخلق ملایکۃ من نور وجہ علی بن ابیطالب فقط یعنے کہا عثمان نے کہ کہا عمر بن الخطاب نے کہ تحقیق کہ اللّٰہ تعالی نے پیدا کیا فرشتونکو نور چہرہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے

۲۵ از کتاب ایضاً عمر ابن خطاب یعنے خلیفہ دویم سے مروی ہے کہ اونے کہا کہ قال سمعت ابا بکر بن ابی قحافۃ یقول سمعت رسول اللّٰہ یقول ان اللّٰہ تعالی اخلق من نور وجہ علی ابن ابیطالب ملایکۃ یسبحون و یقدسون و یکتبون ذالک لمحبیہ و محبی ولدہ فقط یعنے کہا عمر بن خطاب نے کہ سنا مینے ابو بکر سے کہ اونے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ تحقیق کہ اللّٰہ تعالی

۲۳ حدیث در بارہ ایک ہونے نور پیغمبر و علی کے

۲۴ حدیث در بارہ پیدا ہونے فرشتگان نور چہرہ علی سے

پیدا ہونیکا جو

پیدا کیا نور چہرہ علی سے فرشتوں کو کہ جو تسبیح و تقدیس خدا کی کرتے ہیں اور ثواب اُن
اس عمل کو واسطے محبان علی ابن ابیطالب کے اور محبان اولاد علی کے فقط از کتاب الضیا

سلمان فارسی سے منقول ہے کہ کہا اوسنے قال سمعت رسول اللہ یقول خلقت انا و
علی ابن ابیطالب من نور عن یمین العرش نسبح اللہ و تقدسہ من قبل ان یخلق اللہ
عزوجل ادم باربعۃ عشر الف سنۃ فلما خلق اللہ ادم نقلنا الی اصلاب الرجال
وارحام النساء الطاہرات ثم نقلنا الی صلب عبد المطلب وقسمنا نصفین فجعل
النصف فی صلب ابی عبد اللہ وجعل النصف فی صلب عمی ابی طالب مخالفت
من ذالک النصف وخلق علی من النصف الاخر واشتق اللہ تعالے من اسمائہ
اسمًا فاللہ عزوجل المحمود و انا محمد واللہ الاعلی واخی علی واللہ فاطر واستی فاطمہ
وانہ حسن وابنای الحسن والحسین وکان اسمی فی الرسالۃ والنبوۃ وکان
اسمہ فی الخلافۃ والشجاعۃ فانا رسول اللہ وعلی سیف اللہ فقط یعنے کہا
سلمان فارسی نے کہ سنا مینے رسولخدا کو کہتے ہوئے کہ پیدا کئے گئے ہم اور علی ابن
ابیطالب ایک نور چشمہ عرش سے کہ تسبیح پڑہتے تہے ہم لوگ خدا کو اور تقدیس
کرتے تھے ہملوگ اوسکے قبل اسکے کہ پیدا کرے اللہ آدم کو چودہ ہزار برس پہلے پس
جب کہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو تب منتقل کیا اوس اللہ نے ہملوگونکو طرف پشت
ہائے مردان و رحم ہائے عورات طاہرات کے اور اوسکے بعد منتقل کیا
اوس اللہ نے ہم لوگون کو طرف پشت عبد المطلب کے اور تقسیم کیا ہم لوگون کو
دو نصف کرکے پس دیا ایک نصف کو پشت میں میرے باپ عبد اللہ کے
اور ایک پشت مین ہمارے چچا ابوطالب کے پس پیدا کیا گیا میں اوس نصف سے

حدیث دربارہ اسکے کہ فرمایا پیغمبر ﷺ نے کہ ہم اور علی ایک چشمہ نور سے پیدا ہوئے ہیں

[illegible]

علی ہے اور اللہ فاطر ہے اور بیٹی میری فاطمہ ہے اور تحقیق کہ وہ اللہ حسن ہے

اور دو بیٹے میرے حسن و حسین ہین اور میرا نام تہا رسالت اور نبوت مین اور

تہا نام علی کا خلافت و شجاعت مین پس مین رسول اللہ ہون اور علی سیف اللہ ہے

مخفی نرہے کہ معاندین کو حضرت علی علیہ السلام سے یہانتک عناد تہا لگ کسی کا نام

صدیق و کسی کا نام فاروق و کسی کا نام سیف اللہ با خود ہار کہا تہا مصرع

برعکس نہند نام زنگی کافور ❊ عن جابر بن سمرة قال سمعت رسول اللہ یقول

لا یزال الاسلام عزیزا الی اثنا عشر خلیفة کلہم من قریش و فی روایة لا یزال امر الناس

ماضیا ما ولیہم اثنا عشر رجلہ کلہم من قریش و فی روایة لا یزال الذین قائما حتے

تقوم الساعة او تکون علیہم اثنا عشر خلیفة کلہم من قریش فقط یعنے جابر ابن سمرہ سے

منقول ہے کہ کہا اونے کہ سنا مینے رسول خدا سے کہ فرمایا ہمیشہ رہیگا اسلام

معزز بارہ خلیفہ تک کہ کل اونکے قریش سے ہونگے اور ایک روایت مین ہے

کہ ہمیشہ رہیگا معاملہ آدمیونکا جاری جب تک کہ والی ہون اون لگون کے

بارہ آدمی کہ کل اونکے قریش سے ہونگے اور ایک روایت مین ہے کہ ہمیشہ رہیگا

دین اسلام قایم جبتک کہ قایم ہو قیامت یا ہون اوپر لوگونکے بارہ خلیفہ کہ

کل اونکے قریش سے ہون فقط صاحب کتاب حد تحقیق کہ فاضل اہلسنت ہے

فصل ۵۰ مین لکھتا ہے کہ ہمارے نزدیک خلافت حقیقی دوازدہ امام کی

اس حدیث سے بخوبی تمام ثابت ہے کہ سلسلہ اسکا حضرت علی علیہ السلام سے

تا حضرت امام مہدی آخر الزمان علیہ السلام پہونچتا ہے بلکہ موافق اسی ترتیب

دوازدہ امام کے ایک روہ بھی درمیان ہم اہلسنت کے جاری ہے

کہ تبریکات غرس کتیبوں پر پڑھا جاتا ہے وہ یہ ہے اللّٰهم صل علے سیدنا محمد و علے

ال محمد والنبی الامی الطاہر الذکی الذی کان علیا فی درجاتہ حسنا فی صفاتہ

شہیدا فی تجلیاتہ زین العابدین باقر علم الاولین و الآخرین صادقا فی اقوالہ

کاظما فی جمیع احوالہ متمکنا فی مقام الرضا جواد الفہ عند العطاء ہادیا الی

سبیل النجاۃ عسکریا مع الغزات مہدیا الی طریق الیقین غیاث المستغیثین

صلواۃ اللہ تعالے علیہ وعلیہم اجمعین فقط پوشیدہ نرہے کہ یہ حدیث باستدلال آیہ کریمہ لعبرے ہے۔ کے جو پارہ-۱۸- سورہ نور رکوع-۶- مین واقع ہے پائی جاتی ہے اسمین صاحب حد تحقیق کا یہ قول ہے کہ اگر یہ حدیث بشان دوازدہ امام نہ قایم کی جائے تو پھر بنیاد اقرار دوازدہ امام کی نزدیک اہل سنت کے کوئی چیز نہ ٹھہرے لیکن اہلسنت پر یہ مصیبت عاید ہوگی کہ خلافت تیس سالہ ظاہر ہے ابوبکر سے تا زمانہ خلافت امام حسن علیہ السلام ختم ہوگئے بعد اسکے بادشاہ گزندہ ہوئے اور شاہ عبدالحق نے شرح مشکوۃ مین اس حدیث توجیہہ مین چند قول قایم کئے ہین قول اول مین اپنے کو تو خود نامعقول سمجھا ہے اور قول دویم یہ ہے کہ مراد خلفاء عادل و صالح ہے مگر شاہ صاحب نام کسی شخص کا ظاہر نہین کرتے کہ کون کون شخص عادل و صالح تھے یا ہین فقط قول سیوم یہ ہے کہ بارہ خلیفہ بعد انتقال امام مہدی آخرالزمان علیہ السلام کے ہونگے پانچ شخص اولاد امام حسن علیہ السلام سے اور پانچ شخص اولاد امام حسین علیہ السلام سے اور پھر دو شخص اولاد امام حسن علیہ السلام سے ہونگے لیکن نام کسیکا نہین بتاتے ہین اور نہ یہ بیان کرتے ہین کہ بعد خلافت و وفات امام حسن علیہ السلام کے

[illegible]

یاکوئی خلیفہ و امام ہے اور اگر ہے تو کون شخص ہے فقط قول چہارم مراد بارہ
خلیفوں سے یہ ہے کہ ایک وقت مین ہون سلسلہ قطع نہوئے تعجب یہ ہے کہ اس
امر مین بھی کچھہ نشان خلفا کا نہین دیتے کہ ایسے بارہ خلفا کس زمانہ مین ہوئے
یا ہونگے کیونکہ بعد وفات رسول خدا تا قیامت ایک سلسلہ سے خلافت و امامت
برابر ایک کے بعد ایک چاہئے فقط شاہ صاحب اپنی قول مین ایسے بدحواس ہورہے
ہین گویا مجذوب کے بڑ مارتے ہین فقط مصرع خانہ ملاح در چین است کشتی در فرنگ
اور بعض معاندین یہ توجیہہ کرتے ہین کہ بارہ خلیفہ اسطور پر ہین کہ ابوبکر و عمر و عثمان
و علی و حسن اور سات شخص بنی امیہ سے ہین مگر نام اونکا ظاہر نہین کرتے اور بعض نے
یہ کہا ہے کہ بعد علی کے امام حسن علیہ السلام پنجم خلیفہ و امام ہین و عبد اللہ بن زبیر
و عمر بن عبد العزیز ہے اور پانچ شخص عباسیوں سے ہین لیکن یہ نہین کہلتا کہ جب سے
زمانہ عباسیونکا گذر گیا اب کون شخص خلیفہ ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ
خلفاء ثلثہ و حضرت علی و امام حسن و امام حسین علیہم السلام و معاویہ و یزید
بدبخت و بدنصیب و چار و پسر یزید پلید کے ہین لیکن نام پسران یزید نہین
لکھتے ہین اس قول سے بہی پایا نہین جاتا کہ بعد پسران یزید کے اب کون شخص تیرہوان
خلیفہ برخلاف حدیث کے ہی کہ جسکو اہل سنت اپنا خلیفہ و امام جانتے ہین پس
ان پریشان توجیہات اہل سنت سے ظاہر نہین ہوتا ہے کہ اس فرقہ کا اب
کون شخص خلیفہ برحق و امام مطلق ہے کیونکہ حضرت امام مہدی ہنوز بقول
اہلسنت پیدا نہین ہوئے ہین اور از روی حدیث کہ متفق علیہ فریقین ہے
مَن مَاتَ وَلَم یَعرِف اِمَامَ زَمَانِہ مَاتَ مِیتَۃً جَاہِلِیَّۃً فقط یعنی جس نے

باطنی کہ جو تا قیامت قایم رہی گی اور خلافت سی۳۰ سالہ جسمین کہ اصحاب ثلثہ خلیفہ
ہوئے ہین ظاہری ہے پس خلافت ظاہری سے حضرت علی علیہ السلام خلیفہ بلا فصل
نہین ہوسکتے ہین جواب اسکا یہ ہے کہ بقول فرقہ اہلسنت کے خلافت باطنی مین
تو حضرت علی علیہ السلام خلیفہ بلا فصل قایم ہوچکے کیونکہ خلافت دوازدہ گانہ
مین اول جناب امیر علیہ السلام ہین اور آخر جناب قایم ال عبا علیہ السلام ہین
باقی رہی خلافت بقول اہل سنت کے ظاہری سے ۳۰ سالہ ہے اوسمین ایہ الیوم اکملت سے
کہ جو پارہ ۶ سورہ مایدہ رکوع ۱۰ مین واقع ہے ثابت ہے کہ یہ آیہ تاکید سے
نازل ہوا اپس موضع غدیر خم مین جناب رسولخدا نے بروایتے بارہ ۱۲۰۰۰ ہزار و بروایتے
اٹھارہ ۱۸۰۰۰ ہزار و بروایتے ستر ہزار آدمیونمین جناب امیر علیہ السلام کو خلیفہ و
جانشین اپنا کیا ہے اور تمام حاضرین نے معہ اصحاب بیعت جناب امیر سے کی ہے
اس وسے بھی جناب امیر خلیفہ بلا فصل ٹہرے ہرچند کہ ظاہر مین حق تلفی جناب کے
ہوگئے لیکن نزدیک خدا اور رسول خدا و اہل ایمان کے خلیفہ و جانشین ہونا جناب امیر
علیہ السلام کا مثل آفتاب روشن و تابان ہے بلکہ صاحب حد تحقیق بھی لکھتا ہے
کہ جناب امیر علیہ السلام دونوں قسم کی خلافت مین درآئے ہین فقط از کتاب
غایت المرام باب ۲۹ ہم مقصد اول مین مندرج ہے کہ کتاب ابن المموید
الموفق ابن احمد سے بروایت سلمان محمدیکے قال دخلت علی النبی واذا الحسین
علی فخذہ وہو یقبل عینیہ ویلثم فاہ وہو یقول انت سید ابن سید ابو سید
ابو السادۃ انت امام ابن الامام اخو الامام ابو الائمہ انت حجۃ بن حجۃ اخو حجۃ
ابو حجج تسعۃ من صلبک تاسعہم قائمہم ...

حدیث در بارہ فضائل امام حسین علیہ السلام ۲۳۴

[illegible]

اوس نبی کے اور بوسہ دیتے تھے دونون چشمونکو حسین کے اور بوسہ دیتے تھے حسین کے
منہ پر اور فرماتے تھے کہ تو سید یعنے سردار ہے اور بیٹا سید کا اور بھائی سید کا
اور باپ سید لوگونکا اور تو امام ہے بیٹا امام کا بھائی امام کا باپ اماموںکا
اور تو حجت ہے بیٹا حجت کا بھائی حجت کا باپ حجتونکا جو نو نکلینگے تیرے پشت سے
اور نوان شخص اون لوگونکا قایم رہنے والا ہوگا اون لوگونکا فقط چنانچہ ایک قطعہ
مولف کا حسب حال ہے **قطعہ** عالی لقب حسین سا دنیا مین کون ہے * ہے فخر
خاندان رسول انام ہے * بیٹا امام دین کا پدر نو امام کا * بھائی بھی ہے امام کا
خود بھی امام ہے * پوشیدہ نرہے کہ اس حدیث سے بھی سبکے پہلے حضرت علے
علیہ السلام و اخری سبکے جناب امام مہدی اخر الزمان علیہ السلام بارہون
امام حجت خدا و سردار و خلیفہ پائی جاتے ہین اور صاحب حد تحقیق
فصل ۹۲ مین بتائید دوازدہ امام کے لکھتا ہے کہ جیسا کہ اہل تشیع
دعا کرتے ہین کہ حضرت امام مہدی اخر الزمان علیہ السلام زندہ و قایم ہین
بے شک ہم بھی تسلیم کرتے ہین فقط یہ تسلیم کرنا صاحب حد تحقیق بدرجہ مجبوری کے
ہے جب دیکھا کہ بعد عباسیونکے زمانہ امام سے خالی ہے کوئی امام پایا نہین
جاتا ہے تب ناچار ہوکے زندہ و قایم ہونا جناب امام مہدی اخر الزمان علیہ
السلام کا قبول کرتے ہین کہ جسمین موت بحالت کفر نہ پائی جاوے ورنہ تمام
علماے انکے قایل پیدایش امام مہدی علیہ السلام کے نہین ہین فقط
قال النبی صلعم اِذا کَانَ یَومُ القِیَامَۃِ وَنُصِبَ الصِّرَاطُ عَلیٰ شَفِیرِ جَہَنَّمَ لَم یَجُز
عَلَیہِ [illegible]

حدیث دربارہ ... [illegible] ... کوئی شخص ... مراد سے [illegible]

روایت کی ہے ...

پل صراط دوزخ پر ہے اوس پر سے کوئی شخص نہین گذریگا مگر وہ شخص کہ جسکے پاس حکمنامہ علی علیہ السلام کا

اوسکے پاس ہوگا یعنے نامہ محبت علی ابن ابیطالب ؑ وسکے پاس ہوگا فقط قال النبی صلعم

۴۵ حدیث درباره اسکے کہ بغیر اجازت علی کے کوئی شخص صراط سے نجا نہ پائیگا

عَلَیٰ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَی الْحَوْضِ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ جَاءَ بِجَوَازِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ فقط

مجاہد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ علی ابن ابیطالب

بروز قیامت کنارہ حوض کوثر پر ہوگا کوئی شخص نہین گذر سکتا ہے صراط پر سے

اور داخل بہشت نہین ہوسکتا ہے مگر بہ اجازت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے

۴۶ حدیث درباره اسکے کہ علی جہاد وقتال بتاویل قرآن کرینگے

قَالَ النَّبِیُّ صلعم اِنَّ فِیْکُمْ مَنْ یُقَاتِلُ عَلٰی تَاْوِیْلِ الْقُرْاٰنِ کَمَا قَاتَلْتُ عَلٰی تَنْزِیْلِہٖ

قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا ہُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ عُمَرُ اَنَا ہُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا وَلٰکِنْ

خَاصِفُ النَّعْلِ وَکَانَ عَلِیٌّ یَخْصِفُ نَعْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْحُجْرَۃِ عِنْدَ فَاطِمَةَ عَلَیْہَا

السَّلَامُ فقط یعنے فرمایا رسول خدا نے اصحاب سے خطاب کرکے کہ تم مین سے ایک شخص

ہوگا کہ قتال و جہاد کریگا ایک گروہ سے بتاویل قرآن جیسا کہ مینے بتنزیل قرآن

جہاد وقتال کیا اور ابوبکر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ شخص مین ہونگا فرمایا

کہ نہین پس پوچھا عمر نے کہ یا رسول اللہ مین ہونگا فرمایا کہ نہین لیکن جسکو

کہ مین کہتا ہون وہ خاصف النعل یعنے وہ شخص پیوند کرتا ہے میری نعلین کا

بحسب اتفاق اوسوقت جناب امیر علیہ السلام حجرہ فاطمہ علیہا السلام مین

۴۷ حدیث دربارہ فضائل علی علیہ السلام

نعلین مبارک جناب رسول خدا پیوند کرتے تھے اس روایت کو کئی طرح سے

راویان نے تحریر کیا ہے فقط قَالَ النَّبِیُّ صلعم لَوْ اَنَّ الرِّیَاضَ اَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ

مِدَادٌ وَالْجِنُّ حُسَّابٌ وَالْاِنْسُ کُتَّابٌ مَا اَحْصَوْا فَضَائِلَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ

... ابن عباس سے نقل کی ہے

کہ فرمایا رسولخدا نے اور شیخ امام بخش ناسخ نے ترجمہ اسکا منظوم کیا ہے ناسخ
اگر سا خین اشجار کے ہوں قلم ؛ مداد اوسکے خاطر ہوں عالم کے یم ؛ معین ہوں
سب جن برائے حساب ؛ مقرر ہوں انسان بہر کتاب ؛ فضایل علی کے
یہ ہیں بلشمار ؛ کہ ہو تا قیامت نہ انسے شمار ؛ فقط قَالَ النَّبِیُّ صلعم اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ
لِاَخِیْ عَلِیٍّ فَضَائِلَ لَا تُحْصٰی کَثِیْرَةً فَمَنْ ذَکَرَ فَضِیْلَتً مِنْ فَضَائِلِهٖ مُقِرًّا بِهَا غَفَرَ
اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَمَنْ کَتَبَ فَضِیْلَةً مِنْ فَضَائِلِهٖ لَمْ
تَزَلِ الْمَلَائِکَةُ یَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَا بَقِیَ الِتِّیْکَ الْکِتَابَهٖ رَسْمٌ وَمَنِ اسْتَمَعَ فَضِیْلَةً مِنْ
فَضَائِلِهٖ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ اکْتَسَبَهَا بِالسَّمْعِ وَمَنْ نَظَرَ اِلٰی فَضِیْلَةٍ
مِنْ فَضَائِلِهٖ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ اکْتَسَبَهَا بِالنَّظَرِ اِلٰی وَجْهِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ
عِبَادَةٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ اِیْمَانَ عَبْدٍ اِلَّا بِوِلَایَتِهٖ وَالْبَرَاءَتِ مِنْ اَعْدَائِهٖ فقط

ابن عباس راوی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے بہ تحقیق کہ دی ہے اللہ تعالی نے
واسطے بہائی میرے علی کے فضیلتیں بے انتہا پس جو کوئی ذکر کرے ایک فضیلت کو
اوسکے فضایل سے درحالیکہ اقرار کرنے والا ہو ساتہہ اوسے فضیلت کے بخشیگا
حق تعالی گناہ گذشتہ اور آیندہ اوسکے اور جو کوئی کہ لکہے ایک فضیلت
اوسکے فضایل سے ہمیشہ ہونگے ملایک استغفار کنندہ واسطے اوسکے جب تک کہ
باقی رہیگا اوس کتاب کا نشان اور جو کوئی کہ سنے ایک فضیلت اوسکے
فضایل سے بخشیگا خدا اون گناہونکو کہ جو عمل میں لایا ہے اوسکو کان سے
اور جو کوئی دیکہے گا ایک فضیلت اوسکے فضایل سے تو بخشیگا اللہ تعالے
اون گناہونکو کہ عمل میں لاتا ہے اوسکو آنکہہ سے اور فرمایا کہ دیکہنا روے

۴۳ حدیث در بیان فضایل علی لا انتہا

صحیح منظوم کیا ہے با صحیح اصح ہے حدیث رسول خدا ؎ فضایل علی کی ہین
حد سے سوا ؎ اگر کوئی احصا کرے ہی مجال ؎ بس آگاہ ہے خالق ذو الجلال ؎
فضیلت علی کی کرے جو بیان ؎ گنہ اوسکے سب معفو ہین بے گمان ؎ خطایا ے
جنی وانسی اگر ؎ کریگا تو ہوگا نہ کچھہ ہے ضرر ؎ فضیلت علی کی لکھے گر کوئے ؎
بلاشبہہ آمرزش اوسکے ہوی ؎ نشان اوس نوشتے کا ہی جب تلک ؎ دعا مغفرتکے
کرینگے ملک ؎ علی کے فضایل کو کوئی بشر ؎ کرے گوش دل سے سماعت اگر ؎
سب اوسکے ہین معفو گناہان گوش ؎ کرین گوش ہوش اپنے وا اہل ہوش ؎
فضایل جو دیکھے کوئی آنکھہ سے ؎ ہوے عفو جو کی بدے آنکھہ سے ؎ جو دیکھے محبت سے
روی علے ؎ رکھے یا کوئی دہبیان سوئی علے ؎ و یا ذکر حیدر سے مالوف ہو ؎
عبادت مین گویا وہ مصروف ہو ؎ جسے مرتضے سے محبت نہین ؎ اور اوسکے
عدو سے عداوت نہین ؎ نہ ہوگا کبھی اوسکا ایمان قبول ؎ جہنم مین جائے گا

۶۹ حدیث فضائل علے دربارہ اوکہاڑنے در خیبر کے

وہ بوالفضول ؎ قال النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم لولا اشفق ان یقول
فیک طوایف امتی ما قالت النصاری لمسیح ابن مریم لقلت الیوم فیک
قولا تمر بملاء الا اخذو من تراب رجلنک و من فضل طہورک یستشفون
بہ و لاکن حسبک ان تکون منی و انا منک و انک منی بمنزلۃ ہارون
من موسی الا انہ لا نبی بعدی و انک تبر ذمتی و روحک روحی و لحمک
لحمی و ظاہرک ظاہری و باطنک باطنی و انک تقاتل علی سنتی و انک
فی الاخرۃ علے الحوض خلیفتی و انک اول من یرد علے الحوض و انک اول

اکثر مفسرین و محدثین مثل علامہ زمخشری و جابر انصاری وغیرہ نے روایت کی ہی
کہ جناب حیدر کرار نے قلعہ خیبر کو فتح کیا اور نظر جناب رسول خدا کی جمال با کمال شاہ ولایت
مآب پر پڑے بغایت شفقت و محبت سے یہ حدیث فرمائے اور ترجمہ اوسکا شیخ
امام بخش ناسخ نے یون منظوم کیا ہے ناسخ روایت ہی جابر سے ای مومنو ٭
فرحناک ہو گوش دل سے سنو ٭ علی نے اوکھاڑا جو خیبر کا در ٭ نہایت ہوئے
شاد خیر البشر ٭ لگے کہنے سردار پیغمبران ٭ مین کرتا مراتب تیرے کچھ بیان ٭ ولے
خوف مجھکو یہ ہے یا علیؑ ٭ کہ سنکر نہ ہو جائے کافر کوئی ٭ نصاری کو عیسےؑ پہ جو تھا
گمان ٭ نہ ہو تجھپر ویسے ہو وہ کسیکو گمان ٭ سزاوار ہے ای امیر امم ٭ کہ لے ہر کوئے
تیری خاک قدم ٭ طلب اوس سے مرضا کرین سب شفا ٭ یقین ہے کہ ہر درد کی ہو دوا ٭
تو مجھسے ہے مین تجھسے یا مرتضے ٭ تو وارث مرا مین ہون وارث ترا ٭ مین موسے
ہون ہارون تو ہے بالیقین ٭ نبوت مگر بعد میرے نہین ٭ کسیکو نہین تجھپہ
سبقت کبھی ٭ عیان ہو چکی تیری عزت ابھی ٭ تیرا ہوگا کوثر پہ اول گذر ٭ تیرے بعد
پونچینگے سارے بشر ٭ تیرا خلد مین ہو چکیگا نزول ٭ تو بعد اور ونکو ادن
ہوگا حصول ٭ احبا تیرے منبر نور پر ٭ برنگ قمر آئینگے سب نظر ٭ یہان یا علی
جسکو تجھسے ہی جنگ ٭ قیامت تلک اوسکو مجھسے ہی جنگ ٭ بدل یا علی جسنے
کی تجھسے صلح ٭ قیامت تلک اوسکو مجھسے ہی صلح ٭ تیرا راز جو ہے مرا راز ہے ٭
تو میرا ہے یار اور دمساز ہے ٭ پسر ہین جو تیرے مرے ہین پسر ٭ تو ہے میرے
تیغ اور میری سپر ٭ تیرے ساتھہ حق حق کے تو ساتھہ ہے ٭ شفاعت امم کے

تیرے چشم و قلب و زبان ہی حق ٭ نہیں اسمین شک یعنی سراسر ہے حق ٭ ہی ایمان
تیرے گوشت میں مثل خون ٭ کمالات تیرے ہین حد سے فزون ٭ بہت سنکے
شادان ہوے مرتضےٰ ٭ کیا سجدۂ شکر خالق ادا ٭ لگے کہنے شکر خدائے جہان ٭
کیا ہے مجھے داخل مومنان ٭ مجھے تونے ایمان کامل دیا ٭ مجھے رتبہ بین دیدۂ دل دیا ٭
مجھے تونے تعلیم قرآن کیا ٭ مجھے صاحب سیف بران کیا ٭ تیرا جو ہے محبوب ختم
الرسل ٭ شفیع امم حاکم جزو و کل ٭ نہایت ہے مجھسے وہ مالوف ہے ٭ میری تربیت
مین وہ مصروف ہی ٭ فقط پوشیدہ نرہے کہ یہ حدیث متعلقہ آیہ کریمہ
لبر ۱۹- کی ہے اور حال غزوہ خیبر کا کسی قدر اوسمین مندرج ہے اگر مفصل
منظور ہو تو حملہ حیدری تصنیف مُلا باذل علیہ الرحمہ کو معاینہ کرے
اب اہل انصاف غور فرمائین کہ اس حدیث سے شان و رفعت عظمت جناب امیر
حدیث ۵ مواخات علیہ السّلام کے کسقدر بلند تر ہے فقط عن عُمر ابن الخطاب ؓ
قَالَ اٰخیٰ رسول اللہ بین صحابہ فجاء علیؓ تدمع عیناہ فقالُ اٰخیتَ بین صحابک
ولم تواخی بینی وبین احد فقال رسول اللہ انت اخی فی الدنیا و الاٰخرہ فقط
ترمذی روایت کرتا ہے ابن عمر سے وہ اپنے باپ سے کہ کہا اونہنے کہ جناب
رسولخدا نے برادری و مواخات درمیان اصحاب اپنی کے لگا دی چنانچہ
شیخ امام بخش ناسخ نے ترجمہ اس حدیث کا کیا ہے ناسخ سنو اے مطیعان
خیر الورا ٭ مواخات کا اب کہون ماجرا ٭ نبی نے یہ چاہا کہ اصحاب مین ٭ مواخات
بہر محبت کرین ٭ برادر کیا ایک کو ایک کا ٭ مگر رہ گئے ایک شیر خدا ٭ علی و سلے
پیش خیر البشر ٭ گئے سنکے یہ ماجرا چشم تر ٭ یہ کی عرض یا اشرف انبیا ٭
کسیکا اور کسیکو

[illegible]

برابر نہین ✽ سوا میرے تیرا برادر نہین ✽ تو مجھسے ہے مین تجھسے ہون یا علی ✽ اخوت

مین کس سے کرون یا علی ✽ مین موسی تو ہارون ہے یا علی ✽ عدو تیرا قارون ہے یا علی

ازل سے برادر ہین ہم اور تم ✽ خدائی کے مظہر ہین ہم اور تم ✽ تو ہے یا علی میرا

اسرار دان ✽ عیان جو ہے تجہپر وہ مجہپر عیان ✽ خدا کا ہے تو راز دان یا علی ✽

زمانہ مین تجھسا کہان یا علی ✽ تو میرا حبیب اور مین تیرا حبیب ✽ بہلا اسکو دولت

ہوئی یہ نصیب ✽ فقط قَالَ النَّبِیُّ صلعم اَفْضَلُ رِجَالِ الْعَالَمِیْنَ فِیْ زَمَانِیْ ھٰذَا

عَلِیٌّ وَ اَفْضَلُ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ مِنْ نِسَاءِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَاطِمَۃُ فقط

مناقب مرتضوی مین ابن عباس سے منقول ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ بہتران

مردان عالم سے میرے زمانہ مین علی ہے اور بہترین زنان عالم و زنان اولین

و اخرین سے فاطمہ ہے فقط اسجگہہ پر ایک نقل یاد آئی ہے کہ کسی اہل سنت

معاویہ شاہی نے ایک فقیر سے پوچھا کہ تم لوگ مسلک مین حضرت علی کرم اللہ

وجہ یا علیہ السلام کہتے ہو اوسنے جواب دیا کہ بابا جوازی یا ناجوازی مولویون سے

پوچھو کہ جنلوگون نے ایک کلام اللہ کی سیکڑون تفسیر کہہ کر اپنی اپنی طرف

کہینچ لیگئے ہین کہ دین حق مین تفرقہ ڈالدیا ہے اور ہم فقرا ہین تو حضرت علی کو

جل جلالہ کہتے ہین فقط قَالَ النَّبِیُّ صلعم لِکُلِّ شَیْءٍ اَسَاسٌ وَ اَسَاسُ الدِّیْنِ

حُبُّ اَہْلِ بَیْتِیْ فقط کتاب تشریح مین مذکور ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ ہر چیز کے

ایک بنیاد ہے اور بنیاد دین کی محبت میرے اہل بیت کی ہے فقط قَالَ النَّبِیُّ صلعم

رَاَیْتُ مَکْتُوْبًا عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ مِنْ مَاءِ الذَّہَبِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ

[illegible] عَلِیٌّ [illegible] فَاطِمَۃُ اَمَۃُ اللّٰہِ فقط

حدیث دربارہ اسکے کہ بہترین مردان عالم سے علی ہے و بہترین زنان عالم سے فاطمہ ہین

حدیث دربارہ اسکے کہ بنیاد دین کی محبت اہلبیت ہے

[illegible]

کتاب خلاصة الحقایق مین جناب رسالتمآب سے منقول ہے کہ فرمایا کہ دیکھا مینے
کہ ستون عرش خدا پر آب زر سے لکھا ہے کہ یعنے نہین ہے خدا سیواے خدا کے
اور محمدؐ فرستادہ خدا ہے اور علےؑ ولی خدا ہے اور حسنینؑ مقبول خدا ہین اور
فاطمہؑ کنیز خدا ہے فرد از مولف ستون عرش پہ یہ آب زر سے ہی تحریر ہے علے و
احمد و زہرا و شبر و شبیر ہے فقط قال النبی صلعم اِنَّ اللّٰہَ زَیَّنَ السَّمَآءَ بِکَوَاکِبِہَا
وَالدُّنیَا بِکَوَاکِبِی قَالُوا مَن کَوَاکِبُکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ اَولَادُ فَاطِمَۃَ فقط کتاب
تشریح مین ابن عباس سے منقول ہے کہ فرمایا رسولخداؐ نے کہ خداے تعالے نے
زینت دی آسمانکو ستارونسے اور روشن کیا دنیا کو میرے ستارون سے
جب پوچھا مینے کہ یا رسول اللہ وہ ستارہ کون ہین اپنے فرمایا کہ وہ ستارے
فرزندان فاطمہؑ ہین فقط بلکہ اس ضمیمہ مین ایک حدیث کا ترجمہ ناسخ نے منظوم کیا ہے
وہ یہہ ہے ناسخ سنو اے محبو حدیث صحیح ہے کہ بیٹھے تھے ایکدن رسول فصیح ہے
کسینے کہا کیا ہین کرئے بیان ہے شمس و قمر زہرہ و فرقدان ہے نبی نے کہا شمس
بے شک ہین ہم ہے قمر ہے علےؑ امام امم ہے میرے فاطمہ زہرہ ہے بے گمان ہے
حسینؑ و حسنؑ دونون ہین فرقدان ہے کیا چارون نے ساتھہ قرآن کا ہے نہ قرآن سے
ہونگے چارون جدا ہے رہین گے یوہین متفق یکدگر ہے یہانتک کہ پونہچین گے یہ حوض پر ہے
نظر سے جو پوشیدہ ہو آفتاب ہے تو عالم ہو متمسک ماہتاب ہے نظر سے جو مہتاب بہی
ہو نہان ہے زمانہ ہو متمسک فرقدان ہے قال النبی صلعم اَخبَرَنِی جِبرَئِیلُ اَنَّہُم
یَظلِمُونَہٗ و یمنعون حقہ و یقاتلونہ و یقتلون ولدہ و یظلمونہم بعدہ فقط
اخطب باسناد عبد الرحمن بن ابی لیلے اور او سنے اپنے پدر سے روایت کرتا ہے

حدیث در بیان کہ زینت آسمان کے ستارے ہین اور زینت زمین کے ہمارے ستارے یعنے فرزندان فاطمہؑ کے ہین دیگر ترجمہ حدیث منظوم

حدیث در بارہ ظلم کرنے و حق غصب کرنے حضرت علےؑ کا

۵۰۶ حدیث دربارہ غدر کرنے امت کی ساتھ بعد پیغمبر ع کے علی ع

اور حق اوسکا غصب کرینگے اور اوس سے جنگ کرینگے اور اوسکے اولاد کو شہید کرینگے اور اوسکے فرزندان پر ظلم کرینگے فقط قَالَ النَّبِیُّ صلعم یَا عَلِیُّ ابْنَ اَبِیْطَالِب اِنَّ اُمَّتِیْ سَیَغْدِرُ بِکَ بَعْدِیْ فقط ابن معازلی نے مناقب مین ذکر کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ یا علی ابن ابیطالب ع امت میری بعد میرے تجھپر غدر کریگی فقط

۵۰۷ حدیث دربارہ فضائل فاطمہ و غضب مین لانے فاطمہ ع

از کتاب مَصَابِیْحُ السُّنَّۃ بروایت شیخان سورہ بن مخرمہ سے لکھا ہے کہ فرمایا رسولخدا نے اَلْفَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَہَا اَغْضَبَنِیْ وَفِی الْاُخْرٰی رِوَایَۃٌ یُّرِیْبُنِیْ مَنْ اَرَابَہَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَنْ اٰذَاہَا فقط یعنے فاطمہ ایک ٹکڑا میرے جسم سے ہی جو کوئی غضب مین لایا اوسکو وہ مجھکو غضب مین لایا اور ایک روایت مین ہے کہ ناخوش کیا اوس شخص نے مجھکو جسنے کہ ناخوش کیا فاطمہ ع کو اور ایذا دیا اوسنے مجھکو جسنے ایذا دیا فاطمہ ع کو فقط اس حدیث کے شرح مین شاہ عبد الحق نے بڑی غور و فکر سے یہ بات لکھی ہے کہ حضرت علی نے عوز ادختر ابو جہل سے شادی اپنی چاہی تھے اور رسولخدا سے مشورہ چاہا تب رسولخدا نے یہ حدیث فرمای اوسوقت علے نے معذرت کی فقط شاہ صاحب پر افسوس آتا ہے کہ کیون نام عبد الحق رکھا چاہتا تھا کہ عبد الباطل نام اپنا رکھتے کیونکہ ناحق گوشی و دروغگوئی کا خاتمہ شاہ صاحب پر ہے شاید کلام خدا مین نہین دیکھا ہے لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ کو جو جھوٹی جھوٹی باتین بناتی ہین اور بات سچ چھپاتے ہین وہ یہ ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے بطور پیشین گوئی کے یہ حدیث فرمای ہے اصل بات یہ ہے کہ جناب فاطمہ علیہا السلام نے دعوی فدک و غیرہ کا کیا اور خلیفہ اول نے پہلے نوشتہ ثبوت دعوی جناب کے لکھدیا اور اوس کاغذ کو فرعون

اور جناب فاطمہ علیہا السلام کو جابجا کلام بحث ہے اُسکی تفصیل اصلی آئندہ کیجائیگی

پس فاطمہ علیہا السلام کو اسقدر رنج و ملال ہوا کہ روتی ہوئی اپنے دولت خانہ پر

تشریف لائین اور تا زندگی اپنی ان لوگونسے بات نہ کی یہانتک وصیت فرمایا

کہ میرے جنازہ پر نہ آوین چنانچہ ویسا ہی ہوا پس یہ ایذا دہی جناب فاطمہ علیہا

السلام کی عین ایذا دہی جناب رسولخدا کے ہوئے فقط اور ایک حدیث اور ہے

(۵۸ حدیث دربارہ اسکے کہ حسین مجھسے ہے اور مین حسین سے ہون جسنے حسین کو دوست رکھا خدا اوسکو دوست رکھیگا اور حسین ایک سبط میرا ہے)

اسیطرحکے وارد ہوئی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے فاطمۃ بضعۃ منی من اذاہا فقد

اذانی ومن اذانی فقد اذاللہ ومن اذاللہ فقد کفر فقط یعنے فرمایا رسولخدا نے کہ فاطمہ

پارہ جگر میری ہے جسنے کہ ایذا دی اوسکو گویا ایذا دیا مجھکو اوسنے اور جسنے مجھکو ایذا

دیا اوسنے خدا کو ایذا دیا اور جسنے خدا کو ایذا دیا وہ شخص کافر ہے پس اس وجہ سے ایذا

دہندہ فاطمہ علیہا السلام کا کافر ہے فقط از کتاب ایضاً ترمذی نے ابن مرہ سے

روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے حُسَینٌ مِنّی وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ

حَسَّنَا وَحُسَیْن سِبطٌ مِنَ الاَسبَاطِ رَسُوْلَانِ فقط یعنے حسین مجھسے ہے اور مین حسین سے

ہون اور دوست رکھتا ہے خدا اوس شخص کو جو دوست رکھے حسین کو اور حسین

(۵۹ حدیث دربارہ اسکے کہ جو حسنین و مادر و پدر حسنین کو دوست رکھیگا وہ میرے ساتھ قیامت مین ہوگا فقط)

ایک سبط ہے اسباط پیغمبر انسے فقط قال النبی صلعم مَنْ اَحَبَّنَا وَاَحَبَّ هٰذَیْنِ (یعنے

الحَسَنَ وَالحُسَیْنَ) وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا کَانَ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ فقط یعنے احمد حنبل نے

ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

(۶۰ حدیث دربارہ اسکے کہ حسنین سردار جوانان اہل بہشت کے ہین ...)

کہ جو شخص مجھکو اور میرے ان دونون نور دیدہ یعنے حسن و حسین اور انکے پدر یعنے علے

اور انکے مادر یعنے فاطمہ زہرا کو دوست رکھیگا وہ شخص بروز قیامت میرے ساتھ

ہوگا میرے درجہ مین فقط قال النبی صلعم اَلحَسَنُ وَالحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهلِ

الجَنَّةِ فقط [illegible]

[illegible] قال النبی

عَلِیٌّ حَرْبُکَ حَرْبِیْ وَاَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ وَاَنْتَ اَخِیْ وَنَفْسُکَ نَفْسِیْ وَفَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِّنِّیْ مَنْ اٰذَاھَا فَقَدْ اٰذَانِیْ فقط کشاف ومشکوٰۃ وجمیع بین الصحیحین میں مذکور ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے یا علی جو کوئی تجھسے لڑا وہ مجھسے لڑا اسواسطے کہ تو مجھسے ہے اور میں تجھسے ہوں اور تو میرا بھائی ہے اور نفس تیرا میرا نفس ہے اور فاطمہؑ پارہ جسم سے میرے ہے جسنے کہ اذیت دی اوسکو اوسنے مجھکو اذیت دی فقط

[62] قَالَ النَّبِیُّ صلعم عَلِیٌّ اَلْاَئِمَّۃُ مِنْ وُلْدِکَ فَمَنْ اَطَاعَھُمْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَعَصَاھُمْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَھُمُ الْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی وَھُمُ الْوَسِیْلَۃُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فقط مناقب مرتضوی میں جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ یا علیؑ تیرے فرزند امام ہیں پس جسنے فرمان برداری کی اونکی بتحقیق کہ فرمان برداری کی خدا کی اور جسنے کہ نافرمانی کی اونکی بتحقیق کہ نافرمانی کی خدا کی اور وے ریسمان استوار وسیلہ ہیں طرف پروردگار کے فقط

[63] قَالَ النَّبِیُّ صلعم اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ ذُرِّیَّۃَ کُلِّ نَبِیٍّ فِیْ صُلْبِہٖ وَجَعَلَ ذُرِّیَّتِیْ فِیْ صُلْبِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ فقط خوارزمی نے ابن عباس سے نقل کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ بتحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے نسل ہر پیغمبر کو اوسکے صلب میں خلق کیا ہے اور میری ذریت کو صلب علیؑ ابن ابیطالب میں خلق کیا ہے فقط

[64] قَالَ النَّبِیُّ صلعم لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَھُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَھُمْ فقط ترمذی جابر سے روایت کرتا ہے کہ کہا اوسنے کہ فرمایا رسول اللہ نے یعنے جس شخص نے جنگ کی علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ سے اوسنے مجھسے جنگ کیا اور جسنے کہ صلح کی اون لوگوں سے اوسنے

[65] [illegible] قال النبی صلعم [illegible]

حدیث دربارہ اسکے کہ جو علیؑ سے لڑا وہ مجھسے لڑا اور علیؑ مجھسے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور فاطمہؑ پارہ جگر میری ہے جسنے اوسکو اذیت دی اوسنے مجھکو اذیت دی [illegible]

حدیث دربارہ اسکے کہ یا علیؑ تیرے فرزند امام ہیں [illegible] خدا کی [illegible] ۶۲

حدیث دربارہ اسکے کہ نسل ہر پیغمبر کی اوسکے صلب میں [illegible] ۶۳

حدیث دربارہ اسکے کہ [illegible] جنگ [illegible] ۶۴

حدیث دربارہ [illegible]

علی عاتقہ یقول اللھم انی احبہ فاحبہ متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ قال خرجت مع

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فی طائفۃ من النہار حتی اتی خباء فاطمۃ فقال

اثم لکع اثم لکع یعنی حسنا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منہما صاحبہ

فقال رسول اللہ اللھم انی احبہ واحب من یحبہ متفق علیہ فقط یعنے روایت

ہی البراء سے کہ کہا اوسنے کہ دیکھا مینے رسول خدا کو درحالیکہ حسن ابن علی اوپر دوش

مبارک رسولخدا کے ہے کہ کہتے تھے رسولخدا کہ اے اللہ میرے تحقیق کہ مین دوست

رکھتا ہون اس حسن کو پس دوست رکھہ تو اس حسن کو متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے

کہ کہا اوسنے کہ نکلے ہم ساتھہ رسولخدا کے ایک حصہ مین دن کے یہان تک کہ پہونچے

رسولخدا گہر پر فاطمہ کے پس پوچھا رسولخدا نے کہ یہان ہے چھوٹا بچا آیا یہان ہی چھوٹا بچا

یعنے حسن پس دیر نہین ہوی کہ دوڑے آئے حسن یہان تک کہ گلے لگالیا ایک نے

دوسرے کو پس فرمایا رسول اللہ نے کہ بارخدایا بتحقیق کہ مین دوست رکھتا ہون اس

حسن کو پس دوست رکہہ تو اسکو اور دوست رکھہ تو اوس شخص کو جو دوست رکھے

اسکو متفق علیہ ۶۶ قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لیردن علی الحوض رجال

ممن صاحبنی اذا رایتہم ورفعوا الی رؤسہم اختلجوا فلاقولن رب اصحابی فلیقالن

لولا تدری ما احدثوا بعدک فقط بخاری ومسلم نے اپنی صحیح مین ابن مالک سے

روایت کی ہی وہ کہتا ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ وارد ہونگے اوپر حوض کوثر کے

صحابہ میرے تا کہ وہ لوگ مجہسے کچہہ کہین پس ملایکہ اونکو کہینچکر لیجاینگے دوسرے جانب کو

پس مین کہونگا کہ اے پروردگار میرے یہ صحابہ میرے ہین جواب آویگا کہ اے

محمد تم نہین جانتے ہو کہ یہ لوگ بعد تمہارے کیا کیا احداث کئی ہین اور رنجانے

حدیث ۶۶ دربارہ اسکے بعد میرے اصحاب میرے سے دوزخ مین جاینگے جنہون نے بعد میرے احداث کیا ہے معہ دیگر حدیث

فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہ شہیدا مادمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت
الرقیب علیہم وانک علی کل شیء شہید ان تعذبہم فانہم عبادک قال فیقال انی
فانہم لم یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم فقط یعنی فرمایا رسول خدا نے
کہ جلد ہونگے امت میری کے اصحاب شمال کہ اہل جہنم مین داخل کرین اور مین کہونگا اے
پروردگار یہ اصحاب میرے ہین جواب مین کہا جاویگا کہ تو نہین جانتا ہے کہ انہون
نے کیا احداث کیا ہے بعد تیرے پس مین موافق گفتہ بندہ صالح یعنی عیسے علیہ
السلام کہونگا کہ انہون نے بعد میرے رحلت کی دنیا سے کیا ہے تو یہ بندگان
تیرے ہین پس کہا جاوے گا کہ یہ گروہ بعد تیرے کے پچہلے پاؤن پہر گئے فقط
اور یہ آیہ کریمہ جو پارہ۔۴۔سورہ۔آل عمران رکوع ۱۱۔مین واقع ہے بمصداق
اس حدیث کے ہے قولہ تعالی یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوہٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوہٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ
اسْوَدَّتْ وُجُوہُہُمْ اَکَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ ترجمہ
یعنی بیچ اوس دن کے کہ سفید ہونگے روہاے اور روسیاہ ہونگے پس لیکن وہ لوگ
کہ سیاہ ہو گئے ہین منہ اونکے فرشتے کہین گے کہ آیا کافر ہوئے تم بعد ایمان لانے اپنے
کے پس چکہو تم عذاب کو بہ سبب اوس چیز کے کہ تہے تم کہ کافر ہوے تہے فقط جناب امیر
علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد اس آیہ سے اہل ظلم و بدعت ہین کہ بعد رحلت
رسولخدا کے یہ مرتکب فعل قبیح کے ہونگے اور ثعلبی اپنی تفسیر مین لکہتا ہے کہ فرمایا
رسولخدا نے کہ بخدا کہ جان میری قبضہ قدرت مین ہے البتہ وارد ہونگے اوپر میرے
کنارے حوض کوثر پر بعضے اصحاب میرے سے ہرگاہ اونکو میرے نزدیک لاوین گے
فرشتے اور طرف جہنم کے لے چلے گے اونسے کہونگا کہ یہ اصحاب میرے ہین

ہین فقط پوشیدہ نرہے کہ اس حدیث اور آیہ سے بخوبی ثابت و آشکار رہے
کہ کوئی شخص ہو خواہ انصار ہو یا صحابہ ہو جو ظلم و بدعت اہل بیت علیہم السلام پر
کئے ہوگا یا کرے گا لاریب وہ سرنگون قعر دوزخ مین ڈالا جائیگا ہر کہ شک آرد کافر گردد فقط

توضیح ہرچند کہ احادیث بھی جناب رسولخدا صلعم سے فضایل اہل بیت
علیہم السلام مین مالا مال ہین باعث طول ہو جانیکے مختصر لکھے گئے ہین اور علاوہ
احادیث کے چڑہانا رسول اللہ کا اپنے دوش مبارک پر جناب امیر علیہ السلام کو
بنا بر بت شکنے خانہ کعبہ مین ظاہر ہے **شعر مولف** جسگھڑی حیدر نے رکھا
دوش احمد پر قدم ٭ جلوہ گر مہر نبوت کا نگینا ہو گیا ٭ مخفی نرہے اکثر جہلا کی دین
توابع معاویہ شاہے یہ توہم کرتے ہین کہ ہر شخص اپنے لڑکے کو گود مین لیتے ہین
اور کاندہی پر بٹہاتے ہین اگر اسطرح سے رسولخدا نے حضرت علی کو کاندہی پر
چڑہالیا تو کچہہ فخر کے بات نہین ہے فقط ہرچند کہ بات نادان بچونکی ہے لایق جواب کے
نہین ہے لیکن واسطے رفع شبہہ عوام کے جواب بچند وجوہ لکھا جاتا ہے اول یہ کہ
تمام علمائے و شاعر منافق و موافق نے اس امر کو بطور مدح کے اپنے کتاب کے
عنوان فضایل جناب امیر علیہ السلام مین تواتر لکھتے آئے ہین اس بارہ مین
نثر و نظم مالا مال ہین **اشعار** کلام شافعی سے ٭ یَا رَبِّ بِالْقَدَمِ الَّتِیْ اَوْطَاتُہَا
مِنْ قَابَ قَوْسَیْنِ الْمَحَلِّ الْاَعْظَمَا ٭ وَبِحُرْمَةِ الْقَدَمِ الَّتِیْ جُعِلَتْ لَہُ ٭ کَتِفُ
النَّبِیِّ بِالرِّسَالَةِ سُلَّمَا ٭ ثَبِّتْ عَلٰی مَتْنِ الصِّرَاطِ تَکَرُّمًا ٭ قَدَمِیْ وَکُنْ لِیْ
مُحْسِنًا وَمُکْرِمًا ٭ یعنے ای خالق اوس قدم کے واسطے کہ جسنے پامال کیا اوسمقام

قرار پایا مجھکو ثابت قدم رکھے پل صراط پر اور میرے اعتراض مین کوئی وقیقہ وہان
نرکھے فقط رباعی ایضاً۔ واده شهان بحکم توتاج نبیؐ ❊ وی بعد نبیؐ بر سر تو
تاج نبیؐ ❊ آنی توکه معراج تو بالاتر شد ❊ یک قامت احمدی ز معراج نبیؐ از فیض
زہی نقش پائے که بر دوش احمدؐ ❊ ز مہر نبوت مقدم نشیند ❊ از مولوی شکر اللہ
جونپوری علی بر دوش احمد چشم بد دور ❊ عیان شد معنے نوراً علی نور ❊
لا احد چون بر دوش نبیؐ ترا جا شد ❊ رونق کار دین دو بالا شد ❊ ایضاً علے
بر دوش احمد حق بجا ایست ❊ بلے بهتر ز پیغمبر خدا ایست ❊ اشعار از مولف
قدم وہ نقش پا جسکا پڑا مہر نبوت پر ❊ اب آگے اس سے بڑھ کر مرتبہ کیا ہوگا انسان کا
علی نے لات سے عزا کے سر کو توڑا ہے ❊ نبی کے دوش پہ ہو کے سوار کعبہ مین ❊ عرش
علا سے اعلی اوس شہ کا بام نکلا ❊ جسکا مقام دوش خیر الانام نکلا ❊ رباعی از ایضاً
کعبہ ہے صدف و در ثمین حیدر ہے ❊ بے فصل نبیؐ کا جانشین حیدر ہے ❊ بے
پشت پہ خاتم النبی کے جو مہر ❊ اوس مہر نبوت کا نگین حیدر ہے ❊ دویم یہ کہ
اون اطفال پر گود مین لینے کا اطلاق ہوتا ہے کہ جو کم سن اور نا بالغ ہوتے ہین
اور جناب امیر علیہ السلام تو اوسوقت مین شباب سن بالغ و رشید یعنی کڑیل
جوان تھے اور سن شریف حضرت کا تخمیناً پچیس چھبیس سال کا تھا تب کیونکر
اطلاق لڑکپن کا حضرت پر عاید ہو سکتا ہے سیوم یہ کہ بوقت بت شکنی کعبے کے
اول جناب امیرؑ نے حضرت رسولخدا سے عرض کی کہ آپ میرے پشت پر سوار ہو کر
بتونکو توڑیے حضرت نے فرمایا کہ یا علیؑ بار نبوت تم سے نہ اوٹھیگا تم ہمارے
کاندھے پر سوار ہو کر بتونکو توڑو اور جناب امیرؑ نے اسکا اعتراف کیا تب کہان

کسی کو نہ حاصل ہوا یہ چشم ؛ کہ مہر نبوت پہ رکھتا قدم ہے پس اس سے ظاہر ہے کہ
مہر نبوت پر قدم جو حضرت علی علیہ السلام نے رکھا تو کمال جائے فخر و مباہات
و علوی مرتبت کی پائی جاتی ہے کیونکہ مرتبہ جناب رسولخدا کا جن و انس و ملائکہ
سے اعلی تر ہے ہر گاہ ایسے عالی مرتبہ کے کتف مبارک پر حضرت علی علیہ
السلام نے قدم رکھا تو افضلیت حضرت علیؑ کے زیادہ تر بلندی پر پائی گئے
اگر کاش کسی صحابہ یا انصار کو اسکا شمہ عروج دیا جاتا تو معاندین زمین و آسمان انکا
قلابہ ملا دیتے لیکن جائے شکر ہے کہ اللہ تعالے نے گنجے کو ناخن نہیں دیا فقط
بجہہ یہ کہ حضرت علی علیہ السلام ایسے ولی خدا و عالی مرتبہ ہوے کہ جناب رسولخدا
نے دختر اپنی و خدا نے ذوالفقار عطا کی اور خدا نے اونچے گھر میں پیدا کیا
اور رسولخدا نے اپنے کاندہے پر چڑھایا اس سے زیادہ کس شخص کو ایسا مرتبہ
حاصل ہوا ہے یوں تو وہی مثل ہے مصرع چون نپستان خود بالد حسود
نفس کی باید ؛ اور افتاب کا دوبارہ رجعت کرنا و سلام و کلام کرنا جناب امیر علیہ
السلام سے اظہر من الشمس ہے اور ذوالفقار کا عطا کرنا جناب احدیت کا حضرت
علیؑ کو جنگ احد میں ثابت ہو لیکن بعضے معاندین نسبت نزول ذوالفقار کے
عقیدہ نا فاسق کر کے کہتے ہیں کہ یہ ذوالفقار منیر بن حجاج کی تھے غزوہ بدر میں
وہ مارا گیا جناب رسولخدا کے ہاتھ آئے حضرت نے علیؑ کو دیا اہل تشیع براہ
کذب کہتے ہیں کہ خدا نے بروز غزوہ احد عطا کی ہے اور اوسپر یہ دلیل لاتے
ہیں کیا خدا آہنگر ہے جو تلوار بناتا ہے کہ علیؑ کو عطا کیا فقط افسوس صد افسوس

مجمل کا جواب دینا محض فضول ہی لیکن عوام الناس یہ خیال کر بیٹھے کہ جواب سکا نہیں
لہذا مختصر جواب یہ ہے کہ ہرگاہ جناب باری تعالے نے لفظ کن سے آن واحد مین
کائینات کو پیدا کیا تو ذوالفقار کا پیدا کرنا اوسکی قدرت کاملہ کے نزدیک کون سے
بڑی بات ہتی اور پیشہ حدادی کا اوسپر اطلاق کیا جاتا ہے یہ اونکے خام خیالی
ہے کیونکہ حضرت عیسے کے لئے مایدہ اور حضرت موسی کے واسطے من سلوے
جو حق سبحانہ تعالے نے نازل کیا تو معاذ اللہ کیا حق تعالے طباخ و باورچی
تہا اور اگر اسکے تکذیب کوئی شخص کرے تو کفر ہے گویا تکذیب قرآن اور خدا کے
کی گئی پس جسطور سے اپنی قدرت کاملہ سے مایدہ و من سلوے اور بارہا طعام
لذیذ و میوہ ہائے جنت اہلبیت علیہم السلام پر نازل کیا ہے اوسے طور سے
ذوالفقار ہے اپنے قدرت سے حضرت امیر علیہ السلام پر نازل کیا اور
تکذیب ذوالفقار عین تکذیب مایدہ و من سلوی کے ہوتی ہے اور ترفہ تریہ ہے
کہ اہل سنت لکھتے ہین کہ ذرہ عمر کے پوست گوسفند یا پوست ناقہ صالح کی تہی تعجب کا
مقام تو یہ ہے کہ باوجود گذرنے تین ہزار سال کے وہ ذرہ نہ گلے و نہ سڑے
و نہ اوسکو کرم نے کہایا اور ہمیشہ عمر پہنتے تہے اور لڑے اونہین جاتے تہے
مگر آج تک سننے مین نہین آیا کہ ذرہ چمڑی کی بہی ہوتی ہے اگر ذرہ چمڑے کے
بہتر و مضبوط ہوتی تو ہرگز حضرت داؤد ذرہ آہنی نہ بناتے یا کوئی شخص
بجز ذرہ پوست کے کہ ذرہ آہنے سے ارزاں ہے ہرگز قبول نہ کرتا ہان اگر
اس ذرہ پوست مین کوئی معجزہ عمری ہوا ہو تو یہ بات اور ہے کہ حضرت کی
چمڑے کی تہی سیکڑون چرکے کہائے مگر نہ پہٹی یا یہ کہ لڑے اونسے بہاگتے

شیخ افلح نے دباغت دیا ہو فقط معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن عمر وہی ذرہ پہنکر
معاویہ کے جانب سے جنگ صفین بن واسطے مقابلہ جناب امیر علیہ السلام کے گئے تھے
کہ جو بیچ گئے مارے نہین گئے فقط آدم ہم بر ہم عطلب اور اسیطرحسے تعظیم کرنا خود
رسول مقبول کا دیکھہ کر جناب فاطمہ زہرا اپنے دختر کو اور طعام لذیذ و میوہ جاتکا
انا جنت سے واسطے اہلبیت علیہم السلام کے اور اسیطرحسے پوشاک کا آنا خلد سے
واسطے حسنین علیہما السلام اور اشتر بنبار سولخدا کا بروز عید واسطے جناب
امام حسین علیہ السلام کے اور سجدہ کو طول دینا رسولخدا کا بروقت آجانے
پشت پر جناب امام حسین کے اور آہو کا آنا از جانب احدیت جہت خشنودے
امام حسین علیہ السلام کے اور ایک موتی کا دو ٹکڑے ہونا اور روایت کافور کے
پس ایسے ایسے روایات و احادیث اصح و معجزات مین اہلبیت علیہم السلام کے
لاتعد و لاتحصے کتب فریقین مین موجود ہین اور دلایل عقلے و نقلے سے افضل ہونا
ہر ایک سے اہلبیت علیہم السلام کا بجز جناب رسالت مآب کے ہر طرحسے ثابت ہے
اور یہی اہلبیت جناب رسالت پناہ کے خاص الخاص اولی قربا سے ہین انکے
سیوا کوئی دوسرا نہین ہے اور انہین کے حق مین جناب احدیت نے حکم دوستی و اطاعت
و فرمانبرداری کا امت رسولخدا کو فرمایا ہے اور یہی لوگ افضل تر خلایق سے
ہین اگر انسان انہین کے طریقے پر چلے اور انکے دوست کو دوست اپنا اور انکے
دشمن کو دشمن اپنا سمجھے تو دنیا و عقبی مین سرخ رو ہوگا اور جگہہ اوسکے بہشت
عنبر سرشت مین ہوگے جسطورسے اہلبیت علیہم السلام نے ہدایت فرمائی ہے

نہ تو دیر ملا نہ وصال خدا نہ ادہر کا ہوا نہ ادہر کا ہوا ۔ حق یہ ہے کہ شافع روز جزا
وحامی ہر دوسرا انہیں ائمہ معصومین علیہم السلام کو کہتے ہیں اور انہیں کے اختیار میں
دوزخ وبہشت ہے اور سیوائے انکے کوئی دوسرا امام وخلیفہ جانشین برحق
رسول مطلق کا نہیں ہے اور اسوقت میں امام زمانہ جناب صاحب الامر محمد مہدی
اخر الزمان علیہ السلام ہے وقایم بحکم رب العالمین غیبت میں موجود ہیں ہرچند
کہ باعث غیبت امام زمان کے فرقہ حقہ اثنا عشریہ مسئلہ وغیرہ سے حضرت کے
استفادہ نہیں اوٹھاتے ہیں لیکن اسوقت میں بدل وجان تصدیق وجود
وغیبت جناب صاحب الامر علیہ السلام کی کرتے ایک رکن ایمان سے ہے
واے برحال منافقین کے جنکو شبہہ وجود اونجناب میں ہے اونکا کیا حال ہوگا
اور بعض بعض خناس اپنے ایمان سے برگشتہ ہو کے مثل شاہ عبد الحق ابن شاہ
عبد العزیز دہلوی شارح مشکواۃ نے بے دینی کو اپنے کام فرما کے جسقدر
آیات واحادیث بشان عالی شان اہلبیت علیہم السلام کے مشکواۃ المصابیح
میں ہیں اون سب میں اپنے زعم باطلہ سے ایک ایک لم جہوٹا لگا دیا ہے
کہیں پر عبارت حذف کردی ہے اور کہیں پر معنے توچہپا گئے ہیں کہ ذکر
اسکا جا بجا معہ جواب کے لکہا گیا ہے لیکن بمصداق آیہ کریمہ جو پارہ ۲۸ سورہ
صف رکوع ۱ میں واقع ہے قولہ تعالی یُرِیدُونَ لِیُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ
وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ترجمہ یعنے ارادہ کرتے ہیں وہ تاکہ بوجہاویں
روشنی خدا کو ساتہہ دہن اپنے کے اور خدا تمام کرنے والا ہے روشنی
اپنی کے اگرچہ کراہیت کریں کافر ...

مذہب اہل حق سے ہوچکا ہے اور اگر اس سے زیادہ جسکو دیکھنا ملحوظ ہو تو کتب
مطول مین دیکھے اس مختصر رسالہ مین باعث طول ہو جانیکے مندرج نہین ہوا فقط

باب سوم دربارہ شناخت دوستان و دشمنان ائمہ معصومین کے

انسان کو چاہیے کہ اعتقاد اپنا درست کرے اور شناخت اپنے اماموں کی کرے
بعدہ شناخت ظالموں کی کرے جنہوں نے ائمہ معصومین علیہم السلام پر ظلم کئے ہین
اور اون حضرات کو شہید کیا ہے اور حیات و ممات مین اونکے اون پر جور و فساد و
حقارت کرتے آئے اور راہ راست سے خود منحرف ہوکر دوسروں کو گمراہ کرتے آئے
ہین اور حضرات کو امام و معصوم نہین سمجھتے ہین بلکہ انکے امامت سے منکر ہو کر
غیروں کو جو لایق امامت کے نہین تھے و نہ ہین اونکو اپنا امام جانتے ہین اور جو اشخاص
ایسے لوگوں کے پیرو و شریک ہین شناخت ایسے اشخاص کی بھی کہ وے سب
دشمنان دین سے ہین ضرور چاہیے اور محبت اہلبیت علیہم السلام کی ہر لحظہ مد نظر و جزو ہے
اور دشمنی اہلبیت کی کفر ہے **شعر** بے حب اہلبیت عبادت حرام ہے ۔ زاہد
تیری نماز کو میرا سلام ہے **رباعی** بے حب علی بعد عالم نرسے ۔ و ز دوستی
غیر بجائے نرسے ۔ خود گفت پیغمبر کہ علی باب من است ۔ تا در نکشائے
بسرائے نرسے ۔ اگر کوئی کہے کہ بہتر ہے کہ نہ انسے دوستی و نہ دشمنی کیجئے
تو جواب اوسکا یہ ہے کہ ایسے وقت مین بھی کسیکا عمل صحیح نہوگا کیونکہ حکم خدا
و رسول کا ہے کہ تم اونسے محبت کرو ہر گاہ دوستی اونسے نکی تو گویا حکم خدا و رسول کا رد کیا پس کافر ہوا اور
اگر کوئی کہے کہ دونوں کو دوست گردانا چاہئے دوستی اہلبیت کی بھی رہے اور اونکے دشمن کے بھی

اور رسول خدا ہے اوسکی محبت بدل و جان قبول کرے اسلئے کہ اطاعت اونکی

عین اطاعت خدا اور رسول کے ہی اور نافرمانی انکی عین نافرمانی خدا اور رسول کی

ہی اور دوست انکا دوست خدا اور رسول کا ہے اور دشمن انکا دشمن خدا و رسول کا ہے

اور یہی لوگ حجت خدا ہین اور زمین حجت خدا سے تا قیامت خالی نرہے گی پس

اللہ تعالی نے حق ظالمومنین پارہ ۱۲ سورہ ہود رکوع ۲ مین فرماتا ہے

قولہ تعالی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اُولٰٓئِکَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی

رَبِّھِمْ وَیَقُوْلُ الْاَشْھَادُ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ

عَلَی الظّٰلِمِیْنَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَیَبْغُوْنَھَا عِوَجًا وَھُمْ

بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ ترجمہ یعنے اور کون شخص ستمگار تر ہے اوس شخص سے

کہ باندہا اوپر خدا کے جھوٹ کو یہ وہ لوگ ہین کہ عرض کئے جاوینگے اوپر رب

اپنے کے اور کہینگے گواہ یہ وہ لوگ ہین کہ جھوٹ باندہا اوپر رب اپنے کے

آگاہ ہو کہ لعنت خدا کی ہے اوپر ستمگاروں کے وہ لوگ کہ باز رکھتے ہین

راہ خدا سے اور طلب کرتے ہین اوس راہ کو کجی حالانکہ وہ ساتھ آخرت کے

انکار کرنے والے ہین یعنے کفار مین فقط اور ابن عباس اس آیہ کی تفسیر مین

لکھتے ہین کہ مراد سبیل اللہ سے اسمقام پر علے ابن ابیطالب اور باقی ائمہ

علیہم السلام ہین یعنے ظالم وہ لوگ ہین جو پھیرتے ہین لوگونکو راہ حضرت علے

اور ائمہ علیہم السلام سے پس اونپر لعنت کی گئی ہے خدا کے فقط ور

فرمایا جناب رسول خدا نے من جحد علیا امامتہ بعدی فقد جحد نبوتی ومن جحد

نبوت کا او سنے انکار کیا ہوگا معبودیت خدا کا حاصل یہ کہ وہ کافر ہوگا فقط

اب یہان سے حال مختصر ظلم و بدعت کا مرقوم ہوتا ہے عبد اللہ ابن عباس سے منقول ہے کہ جب آیہ نصر اللہ و الفتح نازل ہوا جناب رسالت مآب نے خبر اپنی وفات کی ظاہر کی بعد ازان آیہ کریمہ نمبر ۱۵ - تاکیدی موضع غدیر خم مین نازل ہوا حضرت نے جناب امیر علیہ السلام کو خلیفہ و جانشین اپنا فرمایا کہ حال اسکا ذیل آیہ نمبر ۱۵ - مین بیان ہوچکا ہے بعد دو ماہ کے جناب رسول خدا بعارضہ صداع علیل ہوئے ایک روز بموجب اجازت عایشہ کے ابوبکر واسطے پڑہانے نماز کے داخل مسجد ہوا یہان حضرت کو غش سے افاقہ ہوا سُنا کہ ابوبکر واسطے پیش نمازی کے مسجد مین گیا ہے حضرت نے عباس کے کاندہے پر ہاتھہ رکھہ کر طرف مسجد کے تشریف لیگئے اور ابوبکر کو پیش نمازی سے باز رکھہ کے آپنے نماز جماعت ادا کے بعدہ منبر پر جاکر بعد خطبہ کے حدیث نمبر ۵ - کو فرمایا اور محبت و اطاعت اہلبیت علیہم السلام مین بہت سا وعظ و پند فرماکر دولت سرا مین تشریف لائے ہرگاہ مرض کو طول ہوا ایک روز بہت سے لوگ واسطے عیادت کے آئے حضرت نے فرمایا اِیتُونِی بِدَوَاتٍ وَبَیضَا لِاَکتُبَ لَکُم کِتَابً لَن تَضِلُّوا بَعدِی اَبَداً فقط یعنے دوات و کاغذ حاضر کرو تا لکھون مین واسطے تمہارے وہ چیز کہ بسبب اوسکے گمراہی سے محفوظ رہو تم لوگ اوسوقت عمر بن خطاب مانع ہوے اور کہا کہ دَعُوا الرَّجُلَ فَاِنَّہٗ یَہجُرُ حَسبُنَا کِتَابُ اللہِ یعنے چہوڑ دے اس مرد کے خیال نکرو تم کہ وہ ہذیان

حال وفات رسول خدا و اختلاف صحابہ در بارہ خلافت بابا

گفتگو مین کچھہ لوگ لکھنے وصیت پر اور کچھہ لوگ جانب منع کنندہ کے ہوکے باخود ہا
نزع واقع ہوئی شورہ و غوغا مچانے لگے جب شور و غل باخود ہا از حد ہوا اوسوقت
جناب رسالت پناہ مکدر ہوکے روئی مبارک اپنا پھیر لیا اور فرمایا کہ اوٹھہ جاؤ تم
سب ہمارے پاس سے فقط اس روایت کی تائید قاضی میر حسین نے شرح دیوان مین
اپنے اور غزالی نے احیاء العلوم مین اور بہت سے مفسرین نے کی ہے بلکہ ابن عباس
جب یہہ حکایت بیان کرتے تھے رو کر کہتے تھے کہ بروز پنجشنبہ اس مصیبت سے زیادہ تر فقط
کوئی مصیبت رسولخدا پر نہین پڑی کہ باعث ممانعت اسکے رخنہ دین و اسلام مین پڑا
اسمقام مین شاہ عبدالحق پسر شاہ عبدالعزیز دہلوی شارح مشکوٰۃ نے چند قول
لکھے ہین قول اول یہ کہ درباب تاریخ وفات رسولخدا کے ابن جوزی نے لکھا ہے
کہ ۱۲- ربیع الاول کو و سلمان تمیمی نے لکھا ہے کہ ۲- ربیع الاول یوم دوشنبہ کو
وفات جناب کی ہوئے فقط اور صاحب حد تحقیق اعتراض کرتا ہے کہ ایسے سردار
کونین کے تاریخ وفات مین ایسا اختلاف ڈالا گیا ہے کہ تاریخ صحیح معلوم نہین ہوتی
ہی اور اہل تشیعہ کا یہ جواب ہی کہ قبل وفات بحالت نزع رسول مقبول کے صحابہ
وانصار بفکر حصول مسند حکومت کے سقیفہ بنی ساعدہ مین جاکر سب لوگ
باخود ہا شورہ کرتے تھے پس کیونکر اونکو حال صحیح وفات کا معلوم ہوتا بجز جناب امیر
وامام حسنین علیہم السلام و ابوذر و سلمان وغیرہ کے کوئی شخص تجہیز و تکفین مین جناب
رسولخدا کے شریک نہ تہا شعر چون صحابہ جاہ و حشمت یافتند مصطفی را بے کفن
بگذاشتند چنانچہ ابتک سنیا نمین بارہ ۱۲ وفات جاری ہے یعنے یہی بارہ ۱۲

اس ماہ کا نام رکھا لیا ہے کہ یہہ چاند بارہ وفات کا ہے اور جو سنیان کہتے ہین کہ بارہ روز یہہ بیمار ہے حضرت کے ہی لہذا نام پڑ گیا ہے فقط یہہ اونکے بناوٹ ہی کیونکہ لفظ وفات سے ثابت ہے کہ انہین بارہ روز مین ایک روز حضرتکی وفات ہوئی ہے چنانچہ ۲۸ صفر سے ۱۲ ربیع الاول تک مین ایک روز وفات کا ہے جسے کہ انگریزی محکمات مین جو بند تعطیلات کے ہر سال چھپتی ہین اوسمین تعطیل ۱۲ ربیع الاول کے بنام روز بارہ وفات کے ہوئی ہے فقط قول دویم یہہ کہ شاہ صاحب لکھتے ہین کہ رسولخدا نے عبد الرحمن بن عوف کو حکم دیا کہ لاؤ ایک شانہ بکری کا یا ایک تختہ تاکہ لکھو مین ایک کتاب واسطے ابوبکر کے جب لانے کو چاہا تب آپنے فرمایا کچھہ حاجت نہین ہے خدا اور مسلمانان اس بات سے فرق رہین کہ نسبت ابوبکر کے اختلاف کرین فقط

اور صاحب حد تحقیق نے اوسکے جواب مین یہہ لکھا ہے کہ یہ تقریر شاہ صاحب کی براہ تعصب کے ہے اگر یہ روایت سچ ہوتی تو رجوع بطرف اجماع کے کیون ہوتا اور خلیفہ ثانی حسبنا کتاب اللہ کیون کہتے یہ تو اونکے مطلب کی بات تہی معہ دیگر وجوہات لکھکر بیان کیا ہے کہ یہ قول شاہ صاحب کا محض لغو و دروغ ہے کچھہ شک نہین ہے کہ اگر ایسے لوگونکا بس چلتا تو خلافت ابوبکر کو از روئے نص قرانی کے بنا دیتے فقط

قول سیوم یہ کہ شاہ صاحب لکھتے ہین کہ وقت پانے خلافت کے ابوبکر نے کہا کہ ہمکو خلافت سے کیا علاقہ ہے یہ خلافت حق علے و عمر و ابو عبیدہ کا ہے فقط جواب اسکا صاحب حد تحقیق لکھتے ہین کہ فی الواقعی اگر رسولخدا نام ابوبکر کا زبان مبارک پر لائے ہوتے تو ایسی معذرت ابوبکر ہرگز نہ کرتے پس ایسے قول و فعل

جو ابو بکر کے منہ سے نکل گیا کیونکہ قصہ غدیر خم اوسکو یاد تھا کہ خلافت حق علے علیہ السلام کی ہے لیکن بوقت مرنے اپنے کے حضرت علے علیہ السلام کو یاد آیا اسباب سے ظاہر ہے کہ عمر نے خلافت ابو بکر کو بزبردستی دیا تھا اور ابو بکر نے پھر عمر کو واپس دیا یعنے عطائے تو بہ لقائے تو کہ دم اگر جناب رسولخدا نے دی ہوتی تو ضرور شورے پر چھوڑتے ہرگز عمر کو خلیفہ مقرر نہ کرتے فقط **قول چہارم** یہ کہ سترہ وقت کے نماز کے امامت بحالت مرض رسولخدا کے حسب اجازت رسولخدا کے ابو بکر نے پڑہائے ہے محض غلط ہے فقط جواب اوسکا بروایت ابن عباس کے کہ جو قبل اسکے روایت لکھی گئی ہے ہو چکا ہے اور اگر بلو عما و کرہا فرض بھی کر لیا جاوے تو اس سے خلافت و فضلیت خلفائے ثلثہ کی ثابت نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ حدیث نمبر ۹ سے ظاہر ہے کہ جناب رسولخدا بروقت تشریف لیجانے غزوہ تبوک کے حضرت امیر علیہ السلام کو خلیفہ و جانشین فرمایا اور تشبیہ موسے و ہارون کے دی ہے اور بقول اہل سنت کے پیش نمازی ابن ام مکتوم کو دی تھے اگر وہ پیش نمازی لی جائے تو اصحاب ثلثہ اپنے قول سے بالائے طاق رہ جاتے ہین اور اگر بقول فریقین کے تشبیہ حضرت موسے و ہارون کی قرار پاوے تب بھی خلفائے ثلثہ خارج ہو جاتے ہین اس مقام پر نہ خلافت و نہ افضلیت خلفائے ثلثہ کی باقی رہ سکتی ہے اب شاہ صاحب مثل مگس ہاتھ ملین فقط **قول پنجم** یہ کہ شاہ صاحب لکھتے ہین کہ کتاب شواہد النبوت مین مرقوم ہے کہ لوگون نے حضرت علے علیہ السلام سے پوچھا کہ سبب زیادتی فہم و حافظے کا آپکے کیا ہے فرمایا کہ غسل دینے مین جناب [illegible]

محض لغو اور پر کذب بناوٹ کی ہے ورنہ آیہ نمبر ۵ ۔۔۔ سے صاف ثابت ہے
کہ حضرت علی علیہ السلام کو بموجب حکم الٰہی جناب رسالت مآب نے گود مین لیکر علوم
اپنے سکہلائے اور زیادتے حافظہ کے بحکم خدا حضرت کو ہوئی ہے پس بمقابلہ
کلام الٰہی یہ بناوٹ وبہتان شاہ جی کا پیش رفت نہین جاسکتا ہے قاعدہ کلیہ
معاندین کا ہے کہ جب قایل ہوتے ہین تو اپنے جانب سے کلام ربانی مین معنے
پہناتے ہین اور اصل حال پوشیدہ کرکے احادیث وروایات وضعی بناکے درج کتاب
کرکے دلیل گردانتے ہین چنانچہ ایک نقل برجستہ یاد آئی ہے کہ جسکو سید اسمعیل حسین
متخلص بہ منیر نے اپنے مثنوی معراج المضامین مین منظوم کیا ہے لکہی جاتی ہے

منیر پیران روز ونکی سُنئے ایک حکایت ۔ کہ جو ہوتی ہے ہم جیسین بے ہدایت
اٹاوہ کے ہین ایک ناجی محقق ۔ خروج ونصب مین انگلو نسے فایق ۔ سیادت کا بہی
فرماتی ہین اظہار ۔ وہ نے ہین دشمن اسلاف اظہار ۔ کتاب تازہ ایک تصنیف کی ہے
سراسر داد کذب ونصب دی ہے ۔ یہ فرماتے ہین وہ محتاط کامل ۔ کہ حال کربلا
بالکل ہے باطل ۔ نہ قتل اوس جا ہوئے سبط پیغمبر ۔ نہ پیاسے تہے نہ بیکس تہے نہ مضطر
لب نہر آئی تہی کچہہ فوج حاکم ۔ وہان حضرت کے بہی خیمے تہے قایم ۔ علی اکبر نے
کی تہی اونسے تکرار ۔ کیا تہا بے سبب تلوار کا وار ۔ نہ تہا اوس فوج کا کچہہ بد ارادہ
ہوا زخمی ولیکن شاہزادہ ۔ نہ تہا وہ زخم کچہہ قلب وجگر کا ۔ خفیف وسہل سا تہا
ایک چرکا ۔ کہان تکے جنگ کیسے سخت گیری ۔ غلط اہل حرم کی ہی اسیری ۔ کہان
جنگ وجدل کیسی لڑائی ۔ غلط ہے سب شہادت کسنے پائی ۔ روافض کے
یہ ہین جھوٹے فسانے ۔ جو اہل علم ہو کیونکر وہ مانے ۔ کیا جب ختم اونہون نے

مصنف کا دل وسے تہا بہت صاف ٭ دیکہائے جاتے او نکو اوراق پے تعلیق
ہوے اونسے بہت خواہان تعریف ٭ اونہون نے جب کیا اوسکا نظارا ٭ غضب سے
زانوؤن پر ہاتہہ مارا ٭ کہا یہ کیا ستم تمنے کیا ہے ٭ بتاؤ کن کتابون سے لکہا ہے ٭
ہوا الہام یہ یا وحی آئی ٭ کہ روح شمر سے کی آشنائی ٭ خوشا مذہب زہی خوش
اعتقادی ٭ شہادت سبط احمد کی مٹادی ٭ جو مثل شمس ہو احوال مشہور ٭
اوسے کرتے ہون حیلون سے مستور ٭ سنین کے جب کہ یہ اقوال شیعہ ٭ نہ سُننے ملینگے
اسکو نہ شیعہ ٭ کرینگے دونون فرقے اسکو مردود ٭ خلاصی کے طریقے ہونگے مسدود ٭
جواب اسکا لکہونگا مین اسی آن ٭ نہ سمجہے گا کوئی تمکو مسلمان ٭ کہا شرما کے میرے
کیا خطا ہے ٭ یہود ونکے کتابون سے لکہا ہے ٭ غرض ڈرکر چہپا ڈالی وہ تحریر ٭
یہ ٹہرائے ہے گویا دلمین تدبیر ٭ کہ فرضی نام سے مشہور کردین ٭ مصایب آل کے
مستور کردین ٭ کتاب آخر کو شہرت پائیگے خوب ٭ برائے بحث کام آجائیگی خوب ٭
غرض ہونگے نہ سوفطای ایسے ٭ یہ منکر ہین بدیہی شے کی جیسے ٭ اگرچہ روز
روشن بہی ہو ظاہر ٭ مگر یہ مہر تابانکے ہون منکر ٭ جنہون نے کربلا مین یہ جفا کی ٭
حمایت کرتے ہین اون اشقیا کی ٭ کرے جو کوئی اون ظالمونکے تفضیل ٭ تو کرنے
لگتے ہین توجیہہ و تاویل ٭ کبہی ہو جلتے ہین غصہ سے معمور ٭ کہ مذہب کا نہین
لازم ہے مذکور ٭ ہر اک حیلہ سے ہے انکو یہی فکر ٭ کہ پوشیدہ رہے اس جور کا ذکر ٭
یہ عادت اور یہ کردار و گفتار ٭ پہر اوسپر ہین محب آل اطہار ٭ یہ نکتہ کیا نہین
اپنر ہے روشن عدو کا دوست بہی ہوتا ہے دشمن ٭ تاسف کرتے ہین دلمین ٭
ہر دم ٭ کہ کیون اسوقت مین پیدا ہوئے ہم ٭ جو ہوتے عہد شمر بیحیا مین ٭

سنان و شمر کی کرتے غلامی ٭ بہت عقبا مین ہوتی نیکنامی ٭ رہی ایسے عبادت سے

جو قائم ٭ تو یون نعم البدل کرتے ہین ظاہر ٭ کہ بزم تعزیہ ہے فسق و بدعت ٭

ہر ایک بدعت کو ہے دوزخ سے نسبت ٭ کسی نے اس سے بھی کے تیز دستی ٭ بنایا

شرک و کفر و بت پرستی ٭ کسی نے کر دیا عاشور کو عید ٭ نہو اس غم کی تا دنیا مین

تجدید ٭ نہ لے آل نبی کا تا کوئی نام ٭ رہے پنہان جو دشمن کر گئے کام ٭ اگر

ہوتے حسین ابن علی اب ٭ یزید و شمر بن جاتے یہی سب ٭ منیر اس مین

عبث ہے تجھکو تکرار ٭ نہ رکھ ان خارجیون سے سروکار ٭ فقط توضیح بعد رد

قول شاہ عبد الحق کے اسمقام پر کچھہ اعتراضات جو لایق لحاظ کے ہین جانب

اہل حق سے لکھے جاتے ہین اوّل یہ کہ مانع ہونا خلیفہ ثانی کا لکھنے وصیت سے

برخلاف آیہ کریمہ کے جو پارہ ۔ ۹ ۔ سورہ انفال رکوع ۳ مین واقع ہے قولہ تعالی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ترجمہ یعنے

اے گروہ ایمان لائے اطاعت کرو تم خدا اور رسول اوسکے کی اور نہ منہ پھیرو تم

اوس سے حالانکہ تم سنتے ہو فقط دوم یہ کہ شور و غل و تکرار مچانا بمقابلہ جناب سرور کے

کہ جسکے شان مین حق تعالی نے پارہ ۔ ۲۶ ۔ سورہ حجرات رکوع ۱ مین فرمایا ہے قولہ تعالی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ

كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ترجمہ یعنے اے وہ لوگ

ایمان لائے نہ بلند کرو تم آوازہا اپنی کو آواز نبی پر اور نہ ندا کرو تم واسطے

اوسکے ساتھ آواز بلند کے مثل پکارنے بعض تمہارے کے واسطے بعض کے

اسواسطے کہ باطل ہوجاوینگے اعمال تمہارے بہ سبب اوس امر کے بدرستیکہ تم

کسقدر یہ لفظ گران وثقیل وشاق ہے کہ جسکے حق مین حق سبحانہ تعالی نے پارہ
۵ سورہ نساء رکوع ۱۷ مین فرمایا ہے قولہ تعالی وَمَن یُّشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ
مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ
مَصِیْرًا ترجمہ یعنے اور کوئی مخالفت کرے رسول کی جب معلوم ہوجائے اوسکو
راہ کی بات اور چلے سب مسلمانونکی راہ سے کج ہم اوسکے حوالے کرینگے اوسی طرف
جو اوسنے پکڑی اور ڈالینگے اوسکو دوزخ مین بہت بری جگہہ پونہچا فقط چہارم
یہ کہ ایذا دینا رسول خدا کو بہ سبب شور وغل کے اور نکدر ہوکے اوٹھا دینا رسول خدا
کا اونلوگونکو اپنے پاس سے پس ایذا دہندہ رسول خدا کا بموجب آیہ وافی ہدایہ جو پارہ
۲۲ سورہ احزاب رکوع ۷ مین واقع ہے قولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ترجمہ یعنے
جو لوگ ستاتے ہین اللہ کو اور اوسکے رسول کو اونکو لعنت اللہ کی دنیا مین اور
آخرت مین اور رکھا ہے واسطے اونکے ذلت کی مار کیون صاحبو یہی حَسْبُنَا
کِتَابُ اللّٰهِ کے معنی ہین افسوس کہ یہ کلمہ کہکر اپنی جہالت بہی ثابت کردی سعدی
مصرعہ سرانجام جاہل جہنم بود ✽ اب دریافت کرنا چاہئے کہ ایسا شخص کون
ہے کہ جسنے اپنے پیغمبر برحق کو ایسے وقت مین چار طرحسے رنج وایذا دیوے اور
اونکے حکم کے مخالفت کرے پس ایسا شخص بموجب آیات مرقومہ بالا کے لایق
یاری یا بزرگی کے ہے فقط قصہ غصب منصب اصحاب انصار خواہش مند ان
منصب خلافت نے اجماع سقیفہ بنی ساعدہ مین کیا انصار نے چاہا سعد
بن عبادہ کو اور ابو الہیثم بن التیہان نے چاہا کہ ابو بکر کو اور خزیمہ بن ثابت نے

حال خلافت خلیفہ اول

مہاجر کو خلیفہ مقرر کریں تب ابوبکر نے کہا کہ امارت درمیان ہم لوگ قریش کے اور وزارت
درمیان انصار کے رہنی چاہئے اور معن ابن عدی نے کہا کہ تم قریش محترم تر ہو اور
عمر نے اس حدیث کو پڑہا الائمة من قریش ولاتکون ہذا الامر الا فیہم یعنے امامت
سواے قریش کے دوسرے کو نہین ہوسکتے اور بشیر ابن سعد نے کہا کہ ہمنے یہ حدیث
رسولخدا سے سنی ہے پس ابوبکر نے کہا کہ مصلحت یہ ہے کہ عمر یا ابوعبیدہ پر بیعت
خلافت کی کیجاے لیکن وے لوگ اوپر خلافت ابوبکر کے راضی ہوی پس
عمر نے ابوبکر سے بیعت کی و بعض نے کہا ہے کہ بشیر ابن سعد نے بیعت ابوبکر سے
کی یعنے کہتے ہین کہ عبادہ بن بشیر نے بیعت کی اور حباب ابن المنذر نے دست
بقبضہ ہوکے بشیر ابن سعد سے کہا کہ تو نے براہ حسد کے حق سعد بن عبادہ کا
ضایع کیا آخر کار فہمایش ابوبکر و تہدید عمر سے چپکا ہو رہا الغرض خلافت ابوبکر پر مقرر ہوگئے
اسمقام پر صاحب حد تحقیق روضة الصفا سے لکھتے ہین کہ یہ خلافت بہ بنیاد مصلحت وقت
بہ تہدید عمر و بہ سبب پیرانہ سالی ابوبکر کے قایم ہوئی ہے آیہ قرانی و احادیث کا
مطلق بحث نہین آیا اور خلافت بکریہ مین لحاظ افضلیت ذاتی کا کسی شخص کے
نہین ہے ورنہ تہا بلکہ ہر شخص کو اوسوقت مین اپنی اپنی مصلحت مدنظر تہے چنانچہ
اوس روز تہوڑے سے خواص نے بیعت کی دوسری روز ابوبکر نے منبر پر جاکر خطبہ پڑہا
اوسوقت سے بہ تہدید عمر بیعت عوام ہونے لگے اب اسجگہہ پر تین قول علماے
اہل سنت کے ہین بعضے اجماع اہل مدینہ کے اور بعضے اہل حل و عقد کے
اور بعضے صرف بہ بیعت عمر بن خطاب کے قایل ہوے ہین اور علماے اہل سنت
متفق ہین کہ بعد رسولخدا کے احکام اپنے قرآن سے حاصل ہوسکتے ہین احتیاج

بندون پر واجب ہے کہ واسطے اپنے تعین امام کرین خدا اور رسول کو لقب امام سے
کچھہ سروکار نہین ہے بلکہ شافعی رسالہ بنایع مین لکھتا ہے کہ امامت منعقد ہوتی ہے
بیعت سے اہل حل و عقد کے یعنے وہی لوگ کہ بست وکشاد لوگونکا جنکے ہاتھہ سے
خواہ اہل علم یا رؤسا قوم یا روشناس ہون لوگونکے جیسا کہ روز خلافت ابوبکر کے
واقع ہوا اور اگر جمع کرنا سبکے سامنے میسر نہو تو بعض کا ہونا کافی ہے حتے کہ ایک شخص بہی ہو
جیسا کہ امامت عمر مین اتفاق ہوا کہ بہ گواہی و تعین ابوبکر کے امام ہوا اور اونکے
نزدیک جملہ دلایل اجماع صحابہ ہے اور کہتے ہین کہ صحابہ کو کمال اہتمام تعین امام مین
بعد رحلت رسولخدا کے تہا کہ کفن و دفن رسولخدا پہ مقدم جانکر اول واسطے مشغول
تعین امام مین ہوئے اوسوقت ابوبکر منبر پر جاکر کہا کہ جو شخص پرستش محمد کی کرتا تہا
اب محمد دنیا سے گیا اور جو شخص پرستش خدا کرتا ہے جانے کہ اللہ تعالے حی لایموت ہے
پس لازم ہے کہ اپنے واسطے تعین امام کرے کوئی شخص اوسجگہہ پر قول ابوبکر کا منکر ہوا
بلکہ تصدیق کیا پس معلوم ہوا کہ نزدیک اہل سنت کی منصب امام کا امت پر لازم ہے
اسی وجہ سے جسکے پیچہے چاہا نماز پڑہ لیا اور قول اہل شیعہ کا یہ ہے کہ وہ اجماع کونسا تہا
اور کہان ہوا اور کیونکر بغیر شراکت معصوم کے وہ اجماع صحیح ہوا کسلئے کہ مذہب
حقہ اثنا عشریہ مین شراکت معصوم کے ایسے اجماع مین ضرور ہے اور ہرگز بدون شراکت
معصوم کے کوئی اجماع صحیح نہین ہوسکتا ہے کیونکہ ایسا اجماع جسمین شراکت معصوم کی نہو
مثل پنچایت کنجڑے و قصاب وغیرہ کے حکم رکہتا ہے اور اگر اہل سنت یہ کہین
کہ مراد ہمارے اہل حل و عقد سے علماے اسلام ہین کہ جس امر پر جسوقت اتفاق
[illegible]

رسولخدا کے مثل سلمانؓ ابوذرؓ عمار یاسر مقداد وغیرہ ہرگز شریک شورہ نہتے
پس کیونکر ایسا اجماع صحیح ہو سکتا ہے اور اگر اہل سنت یہ کہیں کہ یہ صحابہ تجہیز و تکفین
رسولخدا میں مشغول و مصروف تہے اسوجہ سے شریک شورہ نہوے پس کہا جائیگا
کہ کمال دین کا انہیں صحابہ کو حاصل تھا کہ بغرائے رسولخدا میں یہ لوگ شریک رہے
ہرگز خیال امورات دنیا کا ان لوگونکو نہ تہا پس ہرگاہ صحابی بزرگوار جلیل القدر
و اہل و فضل شریک شورہ کے نہوں تو ہرگز ایسا اجماع لایق حجت کے نہیں ہوسکتا ہے
بلکہ کسی نے ایک مسئلہ ایسے بارہ میں علمائے اہلسنت سے پوچہا تہا کہ جسکے جواب میں سکوت
کیا ہے وہ یہ ہے استفتا کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت و جماعت اس مسئلہ میں
کہ کوئی ایسی آیہ یا حدیث صحیح ہے کہ جس پر دونو فرقہ کا تعین دربارہ خلافت بکر کے
پایا جاتا ہو کیونکہ دروازہ صدق و یقین کا احادیث کتب اہل سنت سے مسدود ہے
بلکہ احتمال موضوعات کے پائے جاتے ہیں اسلئے کہ ابن حجر عسقلانی نے وجیہ الدین
علوی سے کتاب نخبۃ الفکر و توضیح الافاح میں لکہتے ہیں کہ اکثر بے دینوں نے
ازراہ مغالطہ حدیثیں وضعی بناکے سلسلہ اوس روایت کا رسولخدا تک پونہچایا ہے
اور لوگوں نے قبول کر لیا اور وہ سب احادیث کتب اہل سنت میں مخلوط ہوگئیں
اور جو حارث نے بہ تمسک احادیث وضعی کے دعوی نبوت کا کیا تہا اور عبدالکریم
بن ابی العوجا نے بعد وضع کے سند حدیثوں میں کیا ہے اور کہا ابن عدی نے
کہ جسوقت محمد سلیمان نے عبدالکریم کو گرفتار کیا تب اوسنے کہا کہ ہمنے درمیان تمہارے
چار ہزار احادیث وضع کیا ہے اور شبہہ ہوا ابن حجر و ابن عدی کو موضوعات کا

حاکم نے کتاب مستدرک مین کہ وفات کی رسول خدا نے اور نہ خلیفہ کیا کسیکو چنانچہ
ابن حجر نے کتاب صواعق محرقہ مین یہ تمسک ایسی حدیثونکے اثبات اپنے دعوے کا
کیا ہے اور جو بعض علمائے اہل سنت کہتے ہین کہ خدا حافظ ذکر اپنے کا ہے اور احادیث کا
بھی ہے اسلئے کہ احادیث بھی بمنزلہ ذکر ہے یعنی بہ عیانت وحی کے ہے مگر شاہ عبد
العزیز دہلوی نے تحفہ اثنا عشریہ مین بحث طلب قرطاس و دوات مین لکھا ہی کہ سب
احادیث وحی سے نہین ہین پس ہر گاہ بالکل قول پیغمبر کا وحی سے قرار نہ پاوے تو ذکر کا
اطلاق اوسپر کیونکر کیا جاوے دویم یہہ کہ علماے اہلسنت مین اختلاف واقع ہے بعضے
اجماع اہل مدینہ کے و بعضے اہل حل و عقد کے و بعضے صرف بہ بیعت عمر قایل ہین
پس اگر اجماع حجت اہل مدینہ پر ختم ہے تو نفاق اہل مدینہ بموجب آیہ کریمہ جو پارہ ۱۱
سورہ توبہ رکوع ۱۳ مین ہے ظاہر و آشکار ہے **قولہ تعالی** وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ
مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰی
عَذَابٍ عَظِیْمٍ ترجمہ یعنے اور بعضے اہل مدینہ سے کہ اقامت کی ہے اوپر نفاق کے تو
نہین جانتا تو اونکو ہم جانتے ہین اونکو قریب ہے کہ عذاب کرینگے ہم اونکو دوبار بعد اسکے
پہیرے جاوینگے طرف عذاب بزرگ کے فقط پس اسصورت مین قول و فعل اونکا کب
لایق حجت کے ہوسکتا ہے فقط اور اجماع اہل حل و عقد کا بہی بموجب کلام الٰہی آیہ
کہ سورہ کہف موجود ہے کیونکر متمسک ہوسکتا ہے باقی رہا خلیفہ ہونا ابوبکر کا
صرف بہ بیعت عمر کے چنانچہ مواقف اور شارح اوسکے نے لکھا ہے کہ خلافت ابوبکر کی
صرف بہ بیعت عمر ہوئی سو یہ بھی بات بے بنیاد پائی جاتی ہے کیونکہ امت حضرت
موسیٰ علی نبینا علیہ السلام سے تمام قوم بنی اسرائیل نے اجماع گوسالہ پر کیا تہا

سے ہوسکتا ہے اور جب شرعی امر تابع باطل کے مقرر ہوا ہے تو یہ بات بھی کیونکر صحیح ہوگی
شعر نہ گوگرد احمر نہ لعل سفید؛ کہ جوینده از وے شود نا امید؛ فقط اور یہ بھی ثابت ہے
کہ جناب امیر و فاطمہ زہرا و حسنین علیہم السّلام اور تمامی بنی ہاشم اور جو جو صحابہ وغیرہ تجہیز و تکفین
مین جناب رسولخدا کے شریک تھے بیعت نہ کی اور سعید بن عبادہ رئیس قبیلہ خزرج نے تا دام
آنجناب بیعت نہ کی پس بوقت تقرر خلافت کے کسی شخص نے نہ ذکر آیات قرآنی یا احادیث کا
و نہ حدیث ثقلین و نہ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ کا کیا و نہ حضرت علی علیہ السّلام کو اوس
مجمع مین طلب کیا مثل بنگلہ و فانوس کے اتکے لوٹ لیا سچ ہے ایمان جائے تو جائے
مگر دولت و حکومت ہاتھہ آئے فقط الغرض جب ابوبکر مسند نشین ہوئے بمشورہ باخودہا
ایک مجلس بنا کر کے حضرت علی علیہ السّلام کو واسطے کرنے بیعت کے طلب کیا جب جناب امیر
علیہ السّلام تشریف لائے اور سبب طلب پوچھا عمر نے کہا کہ واسطے بیعت کے طلبی ہے
حضرت نے فرمایا کہ تمنے کہا ہے اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَیْشٍ اور اسبابت کو انصار پر حجت و دلیل
خلافت اپنی کرتے ہو مجھکو بھی تمپر وہی حجت ہے یعنے بسبب قرابت رسول کے واسطے اولٰے و افضل ہوں واسطے
امر خلافت کے بقول تمہارے عمر نے کہا یا علی جب تک بیعت نکروگے نہ جانے پاؤگے
اور ابوعبیدہ نے کہا یا علی آپ بیشک مستحق خلافت ہین اسمین کسیکو انکار نہین ہے
لیکن اسوقت مین مصلحت وقت پر عمل کرنا چاہئے جناب امیر علیہ السّلام نے کہا
کہ خدا سے ڈرو جو کچھہ کہ حق تعالی نے خاندان نبوت مین بہیجا ہے وہین رہنے دو
نقل تحویل نکرو اور تم جانتے ہو کہ قرآن ہمارے گھر مین نازل ہوا ہے اور ہم معدن
علم اور فقہ اور دین اور عالم فرایض و سنت کی ہین اور مصلحت امور دین و دنیا کے
بہتر جانتے ہین اور امر خلافت مین ہم اور ونسے افضل ہین ہمکو لازم نہین ہے
[illegible]

حال ظلم و بدعت
اہل بیت
علیہ السّلام
برمر بار اول

بشیر بن سعد نے کہا کہ یا علی اگر پہلے آپ یہ بات فرماتی ہوتی تو کوئی شخص آپ سے

نکرتا لیکن جب آپنے خانہ نشینی اختیار کر لیا اور مجمع مین نہ آئے تب یہ گمان ہوا کہ آپکو

اس امر سے کنارہ منظور ہے حضرت نے فرمایا کہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ مین جناب رسول خدا کو

بے کفن و دفن چھوڑ کر امر خلافت مین سعی کرتا تم لوگون نے کیون نہین توقف کیا کہ بعد دفن کے

یہ امر پیش کرتے یہ فرما کر دولت سرا کو تشریف لے آئے بعدہ یارون نے پھر ایک شورہ کیا

کہ حضرت علی سے بزبردستی بیعت لینی چاہئے جبتک وہ بیعت نکرینگے نہایت دغدغہ ہے

عجب نہین کہ بلوہ ہو جاوے کیونکہ حضرت کو دعوی خلافت کا ہے تاریخ ابو الفدا

حاکم شام و واقدی و عبد البر و طبری اپنی تواریخ مین لکھتے ہین خلاصہ یہ کہ خود

عمر بن خطاب و سلمہ بن اسلم و زید بن اسلم و ابن حصین و عبد الرحمن بن عوف و قنفذ

غلام ابو بکر و خالد بن ولید وغیرہ حضرت علی علیہ السلام کے در دولت پر گئے اتفاقا

جناب فاطمہ علیہا السلام اوسوقت دروازہ بند کئے گھر مین تھین چنانچہ عمر نے آواز دی

کہ اَفْتَحُوا الْبَابَ وَاِلَّا اَحْرَقْنَا عَلَیْکُمْ یعنے کھول دو دروازہ کو ورنہ اس گھر کو

آگ سے جلا دونگا مین اوسگھڑی جناب فاطمہ زہرا نے کہا کہ کیون عمر تو گھر ہمارا جلا دیگا

اوسنے کہا کہ ہان قسم خدا کی مین ضرور جلا دونگا اور ایک روایت مین وارد ہے

کہ لکڑیان اور آگ بھی ہمراہ لائے تھے راوی کہتا ہے کہ اوسوقت اندر اوس مکان کے

پانچ شخص تھے ایک حضرت عباس چچا جناب رسول خدا کے دویم جناب علی علیہ السلام

سیوم جناب فاطمہ علیہا السلام چہارم جناب امام حسن علیہ السلام پنجم جناب امام حسین

علیہ السلام موجود تھے چنانچہ بعد قیل و قال بسیار جب جناب فاطمہ زہرا نے بخوف

دروازہ نہین کھولا تب عمر نے بزور لات ماری کہ دروازہ حضرت فاطمہ علیہا

یا ابتاہ یا رسول اللہ یا عمتاہ اور کسی نے [illegible] اور بعض نے لکھا ہے کہ اوسکے صدمہ

اسقاط حمل کا ہوا اور کتاب ملل ونحل مین نظام سے روایت ہے کہ عمر نے جناب فاطمہ کے

شکم مبارک پر ایسی ضرب لگائی کہ [illegible] صدمہ سے اسقاط حمل ہوا اور اوسے

عارضہ مین انتقال فرمایا اور ایک راوی کہتا ہے کہ باشارہ عمر قنفذ نے ضرب

تازیانہ جناب فاطمہ پر لگائی اور بعض لکھتے ہین کہ وہ ضرب لگد پاے عمر کے تے دروازہ

کی تہی اور ایک روایت مین ہے کہ خالد بن ولید نے تلوار معہ میان اپنی جناب کے

کتف مبارک پہ ماری کہ کتف مبارک مجروح ہوگئے اور مکانین بہی ایک سمت

اگ لگادی بعضے کہتے ہین کہ نہین جلا بعضے کہتے ہین کسیقدر جلا تہا کہ بنی ہاشم نے جلدی سے بوجہا دیا

جب یہ بے ادبی عمر کے حد سے زیادہ گذری جناب امیر علیہ السلام بے اختیار مکان

سے باہر تشریف لاکر فرمایا کہ یا ابن ضحاکہ بسبب اسکے کہ علم خدا مین تیرا مارا جانا اوطرح

گذرا ہے بچا جاتا ہے تو ورنہ تو یا اور مثل تیرے ہرگز مرتکب ایسے حرکات کے نہ ہوتے

پس خالد بن ولید نے تلوار کہینچ کر قصد مارنے جناب کا کیا تمام بنی ہاشم مجتمع ہوکے

تلوار اوسکے چہین لے اور مستعد زد وضرب اوسکے مجمع کے ہوئے حضرت مانع ہوے

ہر ایک کو باز رکہا اور اپنے صبر فرمایا فقط اسمقام پر اہل انصاف سے سوال ہے

کہ عمر بن خطاب بطلب حضرت علی علیہ السلام آیا تہا فاطمہ زہرا علیہا السلام

دختر رسول خدا سے کون سے عداوت تہی یا کون سا قصور عمر کا کیا تہا کہ جسکے

پاداش مین یہ ستم دختر رسول خدا پر کیا جناب نے صرف اسقدر فرمایا تہا کہ کیون

اے عمر تو گہر میرا جلائیگا یا کوئی کلمہ ثقیل یا حقارت کا کہا تہا کہ جسکے عوض مین

بنت رسول خدا پر کہ جسکی شان مین آیہ تطہیر نازل ہو یہ ظلم و بدعت کیا

[illegible]

پابیزاری سے ہی بعدہ جناب امیر علیہ السلام کو خانہ مین گہر سے کہینچے ہین کہ گلے مین
چادر لپیٹ کر اور بعض کہتے ہین کہ رسن باندہ کر مسجد مین لے گئے جب جناب امیر علیہ السلام
قریب قبر جناب رسولخدا کے پونہچے یہ آیہ جو پارہ ۹ - سورہ اعراف رکوع ۸ مین
واقع ہے پڑہا قولہ تعالی قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَکَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ
ترجمہ یعنے اے بہائی میرے اس قوم نے نہایت ضعیف کر دیا ہے مجہے اور قریب تہا
کہ شہید کر دین مجہے فقط بعدہ حضرت سے اور ابوبکر سے گفتگو پیش آئی ابوبکر نے دیکہا
کہ جناب امیر کا غیظ زیادہ ہوتا جاتا ہے آخر کار اوسنے کہا کہ یا علی آپ اپنے گہر تشریف
لے جائے ہمکو آپ سے کچہہ کام نہین ہے چنانچہ حضرت امیر علیہ السلام اپنے مکان پر واپس
آئے فقط **توضیح حق** اس روایت سے ثابت ہے کہ چار افعال قبیحہ عمر بن خطاب و
پیروان اونکے سے عمل مین آئے **اول** ضرب لگانا شکم مبارک پر جناب فاطمہ
علیہا السلام کے کہ جسکے صدمہ سے ایسی ایذا پونہچی کہ اسقاط حمل محسن کا ہوا مخفے
نرہے قراین سے پایا جاتا ہے کہ جو اکثر لوگ کہتے ہین کہ فلان محسن کش ہے تو یہ اصل
بات ہی لوگون نے رفتہ رفتہ اس اصل کو بپاس داری خلیفہ دویم کے یا کسی اور وجہ
سے معنی بدل کے بطور مثل کے کہنے لگے کہ فلان شخص محسن کش ہے اسم کو کلمہ
قرار دیکر معنی اوسکے احسان کنندہ کے مین قایم کر دیا ہے ورنہ در حقیقت
محسن کش سے وہی غرض و مطلب ہے فقط **دویم** لگانا آگ کا اگرچہ کسیقدر مکان
جلا یا نہین جلا لیکن جلانے والا تو اپنے قصد و فعل کا مرتکب ہو چکا کسلئے کہ
اوس مکان مین جناب امیر و فاطمہ زہرا و جناب امام حسن و جناب امام حسین منجملہ
پنجتن کے چار تن موجود تہے اور پنجم حضرت عباس چچا رسولخدا کے ہے تہے پس

بلا اجازت و بے پردگی سے خانہ دختر رسول خدا مین در آنا لهو سے جا بالم جسکے گھر کا ادب
ملائکہ کرتے تھے فقط چہار م چادر خواہ رسن گلے مین ڈال کر بہ تفضیح جناب امیر علیہ
السلام کو مسجد نبوی مین لیجانا فقط سبحان اللہ امت پیغمبر خدا نے بعد وفات
پیغمبر کے اونکے ذریت و اہلبیت کے ساتھ کیا کیا عزت و توقیر کی ہے اور کیا خوب حکم
خدا اور رسول خدا کا بجا لائے ہین گویا واسطے ماتم پرسے کے دختر رسول خدا کے پاس
جا کر کیا اچھے تسلے و تشفے جناب فاطمہ زہرا و حسنین علیہم السلام کو دی ہے جیسا کہ
شرعًا و عرفًا انسانکو لازم ہے بخوبی ادا کیا کہ جس سے روح اقدس جناب رسول خدا کے
تا قیامت شادان و فرحان ہونسے رہے گی اگر اسے کا نام محبت و مودت ہے تو ایسے
اسلام کو ہمارا اسلام ہے فقط اب صاحبان انصاف و ذی عقل بلا پاسداری کے
ولحاظ کسی امر کے حقًا و ایمانًا فرمائین کہ جو لوگ اہلبیت علیہم السلام کو اس اسطور پر
ستاوین یا ایذا دین یا بے ادبے کرین کہ ایسا ظلم و جور کسی امت نے اپنے نبی کی ذریت پر
آج تک نہین کیا ہے و نہ کسی مذہب مین جائز ہے بمصداق آیہ کریمہ جو پارہ ۱۲
سورہ ہود رکوع ۱۰ مین واقع ہے قولہ تعالیٰ وَلَا تَرْكَنُوٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ترجمہ یعنے
اور نہ میل کرو تم طرف اونہونکے کہ ظلم کیا ہے اونہون نے پس کرے تمکو
آتش دوزخ اور نہین ہے واسطے تمہارے وراے خدا کی کوئی دوست بعد اوسکے
نہ یاری دیے جاؤگے تم فقط پس ایسے ظالم کو دوست گردانا کیسا ہے اور
ایسے لوگونکو دوستان خدا و رسول کہے یا دشمنان مین قرار دے جاینگے اور ایسے
ایسے اشخاص لایق یاری یا بیزاری کے ہین پوشیدہ نہ ہے کہ بعض معاندین کہتے ہین از

رسن باندھے گئی تو حضرت علی غالب کل کب تھا اسکے کیون ہین دن تو ون

پیش آے وہ ضربت حیدری کیا ہوگئے اہل تشیعہ بہتان باندہ کر خلفا کو ناحق بدنام
کرتے ہین فقط جواب سکا یہ ہے اول جسقدر جور و ستم و ظلم و تعدی شیخین و توابع
اونکے نے اہلبیت علیہم السلام کے ساتھ کیا ہے بالکل کتب اہلسنت مین مندرج ہین
اہل تشیعہ نے کوئی بات اپنے جانب سے نہین لکھی ہے ثانیاً خود بقول سایل کے
ظاہر ہے کہ حضرت علی علیہ السلام غالب کل غالب تھے پس ہر امور پر غالب ہونا لازم آتا ہے
یعنے جسطرح پر علم و زہد و تقوے و عدل و سخاوت و شجاعت وغیرہ پر حضرت غالب تھے
اوسی طرح سے صبر پر بہی غالب تر تھے چونکہ ہر امور مین غالب تر ہونا حضرت کا ظاہر و عیان
مانند آفتاب کے تہا صرف درجہ صبر کا باقی رہ گیا تہا سو اوسکو بہی حضرت نے عیان
و آشکار کر دیا کیونکہ وہ جناب وصی و جانشین خاتم النبیین ہا تھے اور ہر پیغمبر کے معجزات
حضرت مین تھے باقی دلایل خیالات مولف مین بیان کئے جائینگے فقط یاقوت حموے
شافعی نے کتاب معجم البلدان مین اور جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا مین و دیگر
کتب فریقین مین لکہا ہے کہ فدک ایک قریہ ارض حجاز مین کہ فاصلہ ما بین اوس قریہ اور
مدینہ کے دو دنکی راہ ہے اور بعضون نے تین دنکی راہ لکہا ہے اور وہ قریہ
کفار خیبر سے کہ بطریق مصالحت کے تحت و تصرف مین آیا اور بموجب امر الہی خالصہ
حضرت نبوی صلعم ہوا اور اوس قریہ مین چشمہائے آب روان اور درختان خرما
بہت سے تھے ہرگاہ یہ آیہ جو پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳ مین واقع ہے
وَآتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ ترجمہ یعنے دے تو ناتے والے کو حق اوسکا فقط نازل ہوا
جناب رسالت پناہ نے باغ فدک کو جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنی دختر

تحصیل پذیر باغ فدک کرتا رہا جب انتقال جناب رسولخدا کا ہوا اور ابوبکر مسند
حکومت پر بیٹھا باخود ہا مشورہ کر کے دفعتاً وکیل جناب فاطمہ کو خارج کر کے اپنے
جانب سے وکیل مقرر کر دیا یہ خبر حضرت فاطمہ کو معلوم ہوئی او جناب نے ہمراہ زنان بنی ہاشم
کے مسجد نبوی میں تشریف لیجا کر استغاثہ اپنے حق کا کیا اور دلایل و براہین سے
حق اپنا ثابت کیا اور دستاویز ہبہ نامہ دکھلایا چنانچہ ابوبکر نے اوس ہبہ نامہ کو
دیکھکر تصدیق کر کے واپس دیا اور ایک نوشتہ واگذاشت باغ فدک کا خود لکھکر
اون معصومہ کو دیا اور کہا کہ آپ مکان پر جائیں اب کوئی شخص دست اندازی
باغ فدک میں نہ کرے گا چنانچہ جناب فاطمہ علیہا السلام وہ نوشتہ لئے ہوئے
دولت سرا پر تشریف لاتی تھیں اثنائے راہ میں عمر بن خطاب سے ملاقات ہوئے
اوسنے پوچھا کہ آپ کہاں تشریف لیگئی تھیں جناب نے حال مفصل بیان فرمایا اوسنے
نوشتہ ابوبکر کو لیکر دیکھا اور یہ کہا کہ اسمیں غلطی رہ گئی ہے آپ مسجد میں آئیں
تو درست ہو جائے اور اوس نوشتہ کو خود لئے ہوئے چلا گیا مسجد میں جاکر باخود ہا
کچھ باتیں کیں جب وہ معصومہ داخل مسجد ہوئیں ابوبکر نے کہا کہ اے دختر رسولخدا
ہمنے نوشتہ میں غلطی کی تھی زبانی پیغمبر خدا کے ہمنے سنا ہے کہ نَحْنُ مُعَاشِرُ
الْاَنْبِیَاءِ لَانُوَرِّثُ مَا تَرَکْنَاهُ صَدَقَةٌ فقط یعنے ہم پیغمبران کی میراث نہیں ہے جو کچھ ہے
وہ صدقہ ہے یہ کہا اور عمر نے نوشتہ کو چاک کر ڈالا اور حضرت علیؑ و امام حسنینؑ
و ام ایمن کی شہادت گذری اور بعضے لکھتے ہیں کہ ام سلمہ کی بھی گواہی گذری
مگر ان سبکو نامنظور کیا مخفے نرہے کہ اللہ تعالے نے ذالقربی کو مساکین وغیرہ پر
مقدم کیا ہے پس باوصف نازل ہونے آیہ کے کیونکر جناب رسالتمآب نے

کہ معاذ اللہ [illegible]

خارج ہین باوصف سردار صدیقون اور متقیون کے تھے دویم یہ کہ قولہ تعالی وَوَرِثَ
سُلَیمَانُ دَاوُدَ ترجمہ یعنے وارث ہوا سلیمان داود کا فقط یہ آیہ پارہ ۱۹ سورہ نمل
رکوع ۲ مین واقع ہے فقط سیوم یہ کہ قولہ تعالی فَہَب لِی مِن لَدُنکَ وَلِیّاً یَرِثُنِی
وَیَرِثُ مِن آلِ یَعقُوبَ ترجمہ یعنے پس بخش مجھکو اپنے پاس سے کام اوٹھانے والا جو میرے
جگہہ بیٹھے اور یعقوب کے اولاد سے فقط یہہ آیہ پارہ ۱۶ سورہ مریم رکوع ۱ مین
واقع ہے فقط ہرگاہ وراثت جب پیغمبران کو برابر ملتے چلے آئے اور خود حضرت کے امت کو
حکم ہے کہ دو تم ناتی کو حق تو یہ حدیث وضعی برخلاف آیات کلام ربانی کے کیون کر پایہ
صداقت کا رکھتی ہے صاف دلالت اوسپر کذب کے ہے پس ایسے کاذب کا نام صدیق
رکھنا خلاف عقل کے ہی اور علاوہ اسکے سید وحید الدین مذہب اہل سنت و مصنف
عدالتحقیق نے فصل ۴۴ ۱۳۰۳ھ کے قول دوازدہم مین بصفحہ ۷۸۵ مین صاف لکھا ہے
کہ یہہ حدیث وضعی ہے فقط الغرض جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے بہت سے دلائل
وآیات قرآنی بیان کیا کوئی سخن لائق شنوائی نہوا وسکہڑی جناب فاطمہ نے غضبناک
ہوکے ایک خطبہ پڑہا بعد ختم ہونے خطبہ کے ابوبکر نے منبر پر جاکر کہا کہ ایہا الناس
سنتے ہو یہ کیا باتین ہین جو عہد رسول خدا مین نہ تہین یہ وہی قصہ ہے کہ روباہ نے
دعوی کیا اور دم کو گواہ دیا اور یہ عورت فتنہ پرداز ہے چاہتی ہے کہ فساد برپا کرے
اور مانند ام طحال کے عورت مددگار سے اپنی مدد ڈہونڈہتی ہے اور ہم کچھ نہین کہتے ہین
اور ان فقرات کو ابن ابی الحدید کتاب سقیفہ مین لکھتا ہے اور کہتا ہے کہ مینے
نقیب اپنے اوستاد سے پوچھا کہ یہ کلمات کیسے ہین اوسنے کہا کہ یہ کنایہ و مراد علی

[illegible]

کہا کہ ام الجمال ایک عورت زناکار عرب کی تہی اوس سے نسبت دی ہے فقط پس فاطمہ

علیہا السلام یہ سنکر روتی ہوئی اپنے مکان پر چلے آئین اور عہد کیا کہ تا زندگی اپنی

ان لوگون سے کوئی بات نہ کرینگی اور صحیح بخاری نے صاف لکہا ہے فوجدت فاطمۃ

ولم تکلم حتی ماتت یعنے اسقدر غصہ کیا فاطمہؑ نے کہ نہ بات کی اوس سے تا بمرگ اپنے فقط

بلکہ وصیت کی کہ میرے جنازہ پر یہ لوگ کسیطرح سے نہ آوین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات کے

وقت شب جناب امیر علیہ السلام نے اونکو دفن کیا اور نماز جنازہ خود پڑہا اور بعد

دفن کے اونکی قبر برابر کردی گئی کہ نشان نہ پایا جاوے تا کہ وے لوگ قبر پر نہ آوین فقط

بلکہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام جبتک زندہ رہین تبسم نہوین اور یہ شعر جناب کا حسب حال

اونکے ہے شعر صبت علی مصایب لو انہا ٭ صبت علی الایام صرن لیالیا ٭

یعنے پہونچی وہ مصیبتین مجہپر کہ اگر وہ دنون پر پڑتین تو رات ہو جاتا اسمقام مین انیس صاحب نے

کیا خوب فرمایا ہے قطعہ غاصبان حق زہرا وہ سے ٭ مورد لعن و تبرا ہو گئے ٭

چہین کر باغ فدک کیا پہل ملا ٭ اپنے حق مین آپ کانٹے بو گئے ٭ فقط توضیح

اسمقام پر پانچ گناہ نسبت ابوبکر و عمر کے ثابت ہین اوّل یہ کہ جناب فاطمہ

علیہا السلام کو دعوے فدک مین کاذب سمجہنا کہ جسکی شان مین خود عائشہ کہتی ہے

اصدق اللہجۃ من فاطمۃ الا ان یکون الذی ولدہا یعنے نہین دیکہا مینے

کسی کو راست گو تر بات مین فاطمہؑ سے مگر وہ شخص کہ جسنے فاطمہؑ کو پیدا کیا یعنے

رسول خدا فقط اور حدیث لمبر ۵۰ پر لحاظ کرنا چاہئے فقط دویم یہ کہ حضرت

علی علیہ السلام کو کہنا کہ آپنے پانی کے لئے گواہی جہوٹی دی حالانکہ اللہ تعالے

نے آیات ... حضرت کو صدیق اکبر کا خطاب دیا ہے فقط سیوم

یہہ کہ جناب امام حسن و امام حسین علیہما السلام کی گواہی بسبب صغر سنی درست نہ
سمجھنا حالانکہ خدا نے آیۂ تطہیر مین و پیغمبر خدا نے احادیث لہ ۳۳ ۳۴ ۵۸ و ۶۰ و ۶۳ و
۶۵ مین تعریف فرمائی ہے اور ظاہر ہے کہ امام معصوم و کذب و غیرہ ہر گناہ صغیرہ و
کبیرہ سے بری ہین فقط چہارم یہ کہ ام سلمۂ یا ام ایمن کے حق مین کہنا کہ ایک عورت کے
گواہی درست نہین ہے حالانکہ ام سلمۂ یکے از ازواج رسول خدا سے ہین اونکے گواہی
تو لایق سند کے نہو اور عایشہ نے بہت سے احادیث موضوع کر ڈالا وہ سب داخل
کتاب ہوین اور سند گردانی گئین اور نام اوسکا صدیقہ رکہا گیا فقط پنجم یہ کہ جناب
فاطمۂ زہرا دختر رسول خدا کو ام طحال ایک عورت بدکارہ سے نسبت دینا اور یہہ کہنا
کہ ہم کچھ نہین کہتے ہین حالانکہ حق سبحانہ تعالی نے آیۂ تطہیر اونکے شان مین نازل کیا ہے
اور رسول خدا نے بضعۃ منی فرمایا ہے پس ایسے شخص مرتکب کے حق مین کیا کہنا چاہئے
اور ایسا شخص قابل یاری یا بیزاری کے ہے مخفی نرہے کہ اہلسنت نے مسئلہ
فرایض عصبہ کا جو میراث مین ہے غصب باغ فدک کے لئے بنایا گیا ہے ورنہ یہہ مسئلہ کہین
کلام اللہ مین نہین ہے کہ دختر کے موجود ہوتے بہتیجا نصف میراث چچا کی پاوے اور
یہہ نہین سمجہے کہ حضرت علے علیہ السّلام بھی جناب رسول خدا کے برادر عم زاد ہوتے تھے فقط
علاوہ اسکے ہرگاہ ابوبکر و عمر نے باغ فدک غصب کیا لیکن حجرہ عایشہ و حفصہ دختران
اپنی کا نہ غصب کیا اونکے رہنے کو چھوڑ دیا اور کسی کتب فریقین سے نہین پایا جاتا ہے
کہ عایشہ و حفصہ نے مکہ سے مدینہ مین اکر خود زمین خرید کیا تہا یا اونکے باپ نے خرید کے
مکان بنوا دیا تہا کیونکہ کتب سے اسقدر ثابت ہے کہ رسول خدا نے ایک مکان لیکر
ازواج اپنے کو ساکن کیا تہا اگر کوئی کہے کہ بجہت میراث یہ حجرہ ازواج کو پہنچا ہے

اور باغ فدک غصب ہو گیا اب یہ حجرہ بھی دو تہائی میراث مین اصل ہو سکتا ہے اور حوار سے
باسناد خود ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے یَا عَلِیُّ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالےٰ
زَوَّجَکَ فَاطِمَۃَ وَجَعَلَ صَدَاقَہَا الْاَرْضَ فَمَنْ مَشٰی عَلَیْہَا مُبْغِضًا لَّھَا مَشٰی حَرَامًا فقط
یعنے اے علی حق تعالی نے تجویز کیا ہے ساتھ فاطمہؑ کے اور تمام زمین کو مہر اوسکا کیا ہے
پس جو شخص کہ بغض فاطمہؑ سے رکھتا ہوا ور چلے اس زمین پر تو چلنا اوسکا حرام ہے فقط اگر بنا بر
اس حدیث کے زمین فدک سے حجرہ کو مباہلہ کیا ہو تو یہ بات اور ہے وَلِلّٰہِ دَرُّ الْفَاضِلِ الْمَاجِدِ طَابَ
ثَرَاہُ **قطعہ** تخت فرمان شہ دین چو دو عالم باشد ۞ قدر عالیش کجا کم شود از غصب فدک ۞
گر تو از ضعف بصارت حق او نہ شناسے ۞ مے شناسے چو زیارت بسار سے عینک ۞
ہر گاہ تمام زمین مہر جناب فاطمہ علیہا السلام ہو تو تبرع کرنا ابوبکر و عمر کا اس مین مختصر فدک مین
بکمال بے مروتے و ناانصافی ہے **قولہ تعالیٰ** وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ
یَّنْقَلِبُوْنَ ترجمہ یعنے اور قریب ہے کہ جانینگے وہ لوگ کہ ظلم کیا ہے اونہون نے کس
مکانمین بازگشت کرینگے فقط یہ آیہ پارہ ۱۵ سورہ شعرا رکوع ۱۱ مین موجود ہے
مخفی نرہے کہ عمرؒ بن عبد العزیز خلیفہ نے باغ فدک کو ساتھ اولاد فاطمہ علیہا السلام کے
واگذاشت کیا لوگون نے عرض کی کہ اعتراض قوی غاصب و ظالم ہونیکا صحابہ پر
عاید ہوگا لیکن اوسنے نہ مانا کہ بقبضہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام کے رہا بعد وفات
اوسکے بہ زمانہ خلفاے عباسیہ کے لے لیا گیا بعد مامونؒ رشید اور معتصم باللہ
و واثق باللہ نے پہر اولاد فاطمہؑ پر رد کیا ہر گاہ نوبت متوکل باطل کے آئی اوسنے
لیکر اپنے حجام کو دیا بعدہ معتضد باللہ نے پہر اولاد فاطمہ علیہا السلام کو دیا بعدہ
مکتفی باللہ نے پہر لے لیا بعد اوسکے مقتدر باللہ نے پہر اولاد فاطمہ علیہا السلام پر

عباسیہ نے اولاد فاطمہؑ کو چند مرتبہ دیدیے چلے آئے اس سے صاف ثابت ہی کہ باغ فدک
ضرور حق فاطمہؑ کا اونپر ہے ثابت ہوا کہ واگذاشت کیا پس باغ فدک حق فاطمہؑ کا ہونا اور
ابوبکر و عمر کا غصب کرنا اور چند مرتبہ خلفائے بنی امیہ و عباسیہ کا رد کرنا اولاد فاطمہؑ کو
صحیح پایا جاتا ہے فقط کسی نے جناب جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ جناب امیر
علیہ السلام نے ایام خلافت مین اپنے کیون نہین فدک کو لے لیا اوسوقت مین
کون مانع تہا آپنے ارشاد فرمایا کہ جناب امیرؑ نے بجہت اقتدائے جناب رسول خدا کے
تصرف مین نہ لائے اسلئے کہ عقیل بن ابیطالب نے خانہ جناب رسولخدا کو قبل فتح مکہ کے
بغصب معرض بیع مین لائے تہے ہرگاہ فتح مکہ ہوئی بعض صحابی نے حضرت سے کہا
کہ آپکس وجہ سے دولت سرا مین نزول نہین فرماتے حضرتؐ نے فرمایا کہ مگر عقیل نے کوئی
گھر میرے واسطے رکھا ہے کہ اوسمین ہم سکونت اختیار کرین اور ہم اون اہلبیت سے
ہین کہ جس مال کو کہ ہمسے بظلم غصب کیا ہو تو وقت غلبہ اپنے کے بار دیگر رجوع نہین
کرتے ہین دوسرے یہ کہ جناب امیرؑ ابوبکر و جانتے تہے کہ ہرگاہ جناب فاطمہ زہرا علیہ السلام نے
بہ سبب مقدمہ فدک کے بہ غصہ انتقال کیا ہے پس کیونکر اوس سے منتفع یہ ہون فقط سیوم
یہ کہ ہرگاہ عمر نے درباب گواہی جناب امیرؑ کے کہا تہا کہ واسطے نفع اپنے کے گواہی جہوٹی
دیتے ہو لہذا جناب امیرؑ نے اپنے زمانہ خلافت مین نہ لیا فقط اسجگہہ ایک نقل یاد آئی ہے
کہ لکہنا اوسکا بہ ضرور ہے **نقل** ایکروز قفال بن حسین کسی شخص کے ہمراہ جاتا تہا
ناگاہ طرف مدرسہ ابوحنیفہ کوفی کے جا نکلا دیکہا کہ وہ درس دے رہا ہے قفال نے
ہمراہی اپنے سے کہا کہ مین اسکے قریب جاکر ایک سوال کرتا ہے اوسکو الزام دیتا ہون
تو بہی میرے ہمراہ آ اوس رفیق نے کہا کہ وہ بڑا عالم ہے تو عہدہ برا نہوسکیگا قفال نے

ابو حنیفہ سے اجازت لیکر کہا کہ اے ملا ایک برادر کلان میرا رافضی ہو گیا ہے ہر چند

اوس سے کہتا ہون کہ بعد رسولخدا کے ابوبکر خلیفہ ہے وہ یہ کہتا ہے کہ بعد رسول خدا

علی ابن ابیطالب خلیفہ جانشین بلافصل ہے مجھسے نہین ہو سکتا ہے کہ کسیطرح سے

الزام اوسکو دون ابو حنیفہ نے کہا تو اوس سے کہہ کہ ابوبکر غزوات مین ہمراہ رسولخدا

بیٹھے رہتے تھے اور علی جہاد کرتے تھے اور ابوبکر خدمت سے رسولخدا کے دور نہین ہوتے

تھے قفال نے کہا کہ مینے یہ بھی اپنے برادر سے کہا اوسنے یہ جواب دیا قولہ تعالی

وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ترجمہ یعنے اور بزرگی دی ہے

خدا نے جہاد کرنے والونکو از روئے مرد بزرگ کے فقط یہ آیہ پارہ ۵ سورہ نسا

رکوع ۱۳ مین واقع ہے پس بموجب اس آیہ کے علی علیہ السلام افضل ترین ابو حنیفہ

نے کہا اے قفال اپنے بہائی سے کہہ کہ ابوبکر و عمر پہلوے رسولخدا مین دفن ہین

اور علی دور نجف مین ہے قفال نے کہا کہ ہمنے یہ بھی اوس سے کہا تہا اوسنے کہا

قولہ تعالی يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ

ترجمہ یعنے اے گروہ ایمان لائے داخل نہو گہر مین نبی کے مگر بغیر اذن کے فقط

یہ آیہ پارہ ۲۲ سورہ احزاب رکوع ۷ شروع مین واقع ہے فقط پس از روئے

آیہ ہذا بغیر اجازت ورثائے پیغمبر کے وہ کیونکر خلاف شرع شریف مدفون خانہ رسولخدا

مین ہوے فقط ابو حنیفہ نے کہا کہ اوس سے کہہ کہ عایشہ و حفصہ دختران ابوبکر و عمر کے

نہین وے ازواج رسولخدا کے تہین انکے مصداق مہر مین کہ ذمہ رسولخدا کے

تہا اوس موضع مین دفن ہوئے ہین فقط قفال نے کہا کہ مینے یہ بھی سخن اوس سے

کہا تہا اوسنے جواب دیا قولہ تعالی يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ

تمہاری عورت کو مہر ملے یہ کہ اجرہا اونکی کو جسے ادا کرد فقط یہ آیہ پارہ ۲۲ سورۂ
احزاب رکوع ۶ مین واقع ہے فقط پس اس آیہ کے بموجب پیغمبران پر بلا ادا ے مہر مباشرت
ازواج سے حرام ہے لاریب مہر ہر ازواج کا جناب رسولخدا پہلے ادا کر چکے ہین فقط ابوحنیفہ
نے کہا کہ اے برادر اپنے بہائی سے یہہ کہو کہ بعلت میراث اپنے اپنے کے اپنے اپنے پدر انکو
اوس موضع مین عایشہ وحفصہ نے مدفون کیا ہے **قفال** نے کہا کہ یہ بھی مینے اوس سے

کہا تہا وہ یہہ جواب دیتا ہے کہ تمہارے مذہب مین بموجب حدیث نحن معاشر الانبیاء
لا یورث ولا نورث ما ترکنا صدقة فقط یعنے ہم گروہ پیغمبران کے میراث نہین ہے جو کچھہ
کہ ہے وہ صدقہ ہے ہرگاہ رسولخدا کے میراث نہین ہے تو کیونکر میراث قایم ہوسکتی ہے
اور بالفرض والتقدیر میراث قایم کی جاوے تو شرعا نصف حصہ دختر و ثمین حصہ ازواجکا
ہوتا ہے پس آٹھوین حصہ مین نوان حصہ حق عایشہ وحفصہ کا بعد حصہ جمیع ازواج
مطہرات کے ہوا پس اوس موضع مین بمقدار دو بیضہ مرغ کے زمین ہوتی ہی تو دو قبر کے
جگہہ کیونکر لے گئے **شعر** ہرگز مرا باور نمی آید ز روی اعتقاد ٭ حق زہرا خوردن و دین
پیمبر داشتن ٭ **ابوحنیفہ** نے بعد غور و خجالت کے کہا کہ اس شخص کو نکلوا دو یہ خود
رافضی ہے اور نہین ہے اسکے کوئی برادر فقط **خیالات مولف** ہمکو اس بات کا خیالات مولف
ہمیشہ سے استعجاب غور رہا کیا کہ تا زندگی جناب رسولخدا صلعم تمامی اصحاب و
انصار و اہلبیت علیہم السلام مین باخود ہا ایسا خلا ملا رہا گویا ایک جان و قالب
آپس مین تہے بلکہ مواخات بایکدیگر سب مین ہوئے کسیکو کسی سے کسیطرح کی
رنجش و عناد نہ تہا گاہی کچھہ گفتگو ہوگئے تو اوسیوقت دفع ہی ہوگئے پہر کیا سبب
ہوا کہ جب جناب رسالت مآب نے خبر اپنی وفات کے سنائی اور موضع غدیر خم مین

دی اور ہر ایک اشخاص جو وہان پر موجود تھے سب نے بیعت جناب امیر علیہ السّلام سے کی
اوسوقت تک کسی کے دلمین ظاہرا کسیطرح کا کینہ و عناد نہ تہا بعد دو ماہ کے جسوقت
جناب پیغمبر خدا مرض الموت مین مبتلا ہوئے اوسی وقت سے رنگ یار ونکا بدل گیا
اوّل بروقت طلب قرطاس و دوات کے خلیفہ دویم مانع ہوے کہا کہ یہہ مرد
ہذیان بکتا ہے ہمکو کلام اللہ کافی ہے چنانچہ حضرت نے رنجیدہ ہوکے منہ اپنا پھیر لیا
اور کہا کہ اوٹھ جاو یہان سے شور و غل نہ کرو اور بوقت احتضار یا بعد مرگ
رسولخدا کے نعش حضرت کو بے غسل و کفن چھوڑ کر بہ طمع حصول حکومت سقیفہ بنی
ساعدہ مین معہ ابوبکر وغیرہ کے جا کر صرف بہ بیعت عمر بن خطاب کے ابوبکر خلیفہ مقرر
ہوئے پھر تو دفعتًا دشمن جانی اہلبیت علیہم السّلام کے ہو گئے پہلے بہ بہانہ بیعت طلبی کے
عمر نے دروازہ جناب فاطمہ دختر رسول خدا کا اون جناب پر گرایا اور ضرب لگد سے
مجروح کیا کہ جسکے سبب سے اسقاط حمل محسن کا ہوا اور منفذ غلام ابوبکر نے باشارہ
عمر کے تازیانہ اون معصومہ کو مارا اور خالد بن ولید نے بھی بایماے عمر تلوار معہ میان
کتف مبارک اون جناب پر ماری کہ غش آگیا اور مکان مین آگ لگادی اور حضرت
علی کے گلے مین چادر خواہ رسن باندہ کے مسجد نبوی مین لائے حضرت نے اپنے
حق کا دعوی کیا تب عمر نے کہا کہ بغیر بیعت کیے تم جانے نہ پاوگے اسمین نوبت قیل و قال
کی آئی ابوبکر نے روئے علی علیہ السّلام پر غصہ دیکھ کر خوف سے کہا کہ یا علیؑ
آپ اپنے مکان پر تشریف لے جائے تمسے کچھ کام نہین ہے اسجگہہ پر غور کرنا چاہیے
کہ کجا وہ غدیر خم کی مبارکبادی و کجا یہہ دھمکی بعدہ بمشورہ باخود ہا باغ فدک

علیہم السلام ام سلمہ و ام ایمن کو کذب ٹھہرایا اور دختر رسول خدا کے دعوے کو کاذب سمجھکر
فاطمہ علیہا السلام کو فتنہ پرداز کہا اور نسبت ام طحال ایک عورت زانیہ سے دیا نقشہ
لیکن یہ نہیں کھلتا ہے کہ آگے باخود باہم اتحاد تھا اور بعد پیغمبر کے دفعتاً کیونکر عناد
ہوگیا کہ دشمن جانی ہوگئے حیلہ قتل کا ڈھونڈہنے لگے اسکی کیا وجہ ہے فقط تسکین
خیالات میرے پندار ناقص میں دو وجہ سے خالی نہیں معلوم ہوتا ہے اول التسکین اما
یہ کہ حق سبحانہ تعالے و جناب رسول مقبول کے نزدیک حضرت علی علیہ السلام کے
قدر و منزلت ہر چہ انس و ملایک سے زیادہ تھے اسلئے کہ جسقدر آیات کلام ربانی
میں و جناب و دیگر اہلبیت علیہم السلام کے فضیلت میں نازل ہیں کسی صحابہ
واحد اور غیرہ کے نسبت نہیں نازل ہیں ظاہر الجز ایک آیہ سے الغار کے کہ خلیفہ
اول کے نسبت پایا جاتا ہے باقی نسبت دیگران کے بالکل مطلع صاف معلوم ہوتا ہے
اور احادیث کا بھی یہی حال ہے کہ جسقدر احادیث جناب امیر کے فضایل میں وارد ہیں جنکا اقرار فریقین کو ہے اسقدر
احادیث کسی صحابہ وغیرہ کے نسبت نہیں ہیں اور اگر ہیں بھی تو موضوعات ہیں
کہ خود اہل سنت کو موضوعات ہونے کا اقرار ہے اور ایک بادیگرے مختلف اور
ضد میں اور برخلاف کلام اللہ کے ہیں علاوہ اسکے کتب فریقین سے ظاہر ہے
کہ جناب رسول خدا حضرت علی و دیگر اہلبیت علیہم السلام کو سب سے زیادہ تر چاہتے تھے
چنانچہ کہ فاطمہ علیہا السلام کا عقد حضرت علی علیہ السلام سے کردیا اور جناب
امام حسن و امام حسین علیہما السلام کو بیٹا اپنا قرار دیا اور ہر وقت اور ہر لحظہ
ان سب کے ثنا و صفت میں مشغول رہتے تھے اور اللہ تعالی نے یا ایہا الطعام و

صحابہ وغیرہ کے دل مین پیدا ہوا ہو دوئم مسلمین یہ ہے کہ پہلے سے صحابہ ثلثہ
وانصار وغیرہ لگے لپٹے ہوئے خوشامد کرتے رہے بلکہ اپنے لڑکیان رسول خدا کو
دیکر عزت بڑہائی اور جناب رسولخدا بہے خسر اپنا سمجہکر چاہنے لگے ورنہ ہر غزوہ مین
ان صاحبونکا یہ حال تہا کہ بروقت جنگ کے سب کے پیچہے اور وقت فرار کے سب سے
آگے ہمیشہ رہے اور اکثر مقام خوف ورجا مین جناب رسولخدا کو تنہا چہوڑ کے
بہاگے ہین بقول شخصے مثل کام چورنوالے حاضر ـ ہرگاہ حق سبحانہ تعالی نے
آیات بشان جناب امیر علیہ السّلام زیادہ تر نازل فرمایا اور جناب پیغمبر نے بہی
احادیث بشان حضرت ازحد فرمائے اور ہمیشہ ثنا و صفت مین حضرات اہلبیت
علیہم السّلام کے مصروف رہے ان صاحبونکو باطن مین ناگوار گذرتا تہا لیکن
کیا کرتے بطمع حکومت اپنی گون گانٹہتے تہے منتظر وقت کے تہے اور یہ بات
جناب رسولخدا و علے مرتضے کو بہی معلوم تہی کہ بعد رسول اللہ کے یہ لوگ
اہلبیت علیہم السّلام سے دغا و فریب حق تلفی کرینگے چنانچہ احادیث نبوے
اس بارہ مین بہت وارد ہین بلکہ جناب رسول مقبول نے حضرت علے سے
مکرر فرمایا ہے کہ یا علے میرے امت بعد میرے تیرے اوپر غدر کرینگے اور حق تیرا
تلف کرینگے چنانچہ حدیث نمبر ۱۰۱ منجملہ احادیث کے لکہے ہے اور صاحب حدتحقیق
نے فصل ۸۲ ـ وجوہ پنجم و ششم صفحہ ۳۵۷ مین صاف لکہا ہے کہ حدیث سے
ظاہر ہوتا ہے کہ جناب رسولخدا پر منکشف ہو گیا تہا کہ یہ صحابی حاضرین لوگ
زمام اختیار خلافت اپنے ہاتہہ مین لینگے فقط اور اصل منشاء اس قسم کے
جرأت وگستاخی کا عمر کے جو بحث قرطاس ودوات مین واقع ہوا تہا یہ معلوم

[illegible]
ان سبکو دیکھتے دیکھتے مشق ہو گیا تھا اسلئے حکومت کو بے اصل و بے بنیاد سمجھکر
زبردستی قبضہ کر بیٹھے اور فصل ایضًا بیان چہارم صفحہ ۱۳۳ مین لکھا ہے کہ
جناب امیر کو بھی معلوم ہو گیا تھا جب حضرت عباس نے جناب امیرؑ سے کہا کہ ہم
اولاد عبدالمطلب ہین چہرہ قریب موت کا پہچانتے ہین ہمکو خوف ہے کہ اس
مرض مین پیغمبر خدا جانبر نہونگے سو تم پیغمبر خدا سے درباب خلافت کے کہو تب
جناب امیر نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ اگر ہمنے پیغمبر خدا سے کہا اور ہمسکو خلافت
حضرت دینگے بھی تو یہ لوگ نہونے دینگے اسلئے ہم ہرگز خلافت طلب نہ کرینگے فقط
چنانچہ ویسا ہی ہوا اور ظاہر ہے کہ بروقت خلیفہ ہونے کے ابوبکر نے صاف
صاف کہا تھا کہ یہ حق علےؑ اور عمر اور ابو عبیدہ کا ہے ہم اس لایق نہین ہین
تب کیون عمر نے بہ بیعت اپنے ابوبکر کو زبردستی خلیفہ بنایا یہ سمجھا کہ یہ فتنہ تو
ہے تھوڑے روز مین ڈھل جائے گا اور اگر اسطرف کچھ خلافت مین فتور
پڑے گا تو اسکے سر جائے گا ہم بچ جائینگے بعد اسکے پھر تو ہمین ہم ہین فقط
روایت بعہد خلافت جناب امیر علیہ السلام کسی شخص نے کوفہ مین ذکر کیا
کہ اپنے طلحہ و زبیر سے و معاویہ سے لڑائی کی اور خلفاے ثلثہ سے واسطے
حق اپنے کے کیون نہین لڑے حضرت نے حکم دیا کہ ندا کرین تا لوگ جمع ہون
جب لوگ جمع ہوئے آپ منبر پر تشریف لیجا کر بعد حمد و نعت کے خطبہ بلیغ ادا
فرما کر کہا کہ ایہا الناس مینے سنا ہے کہ بعض لوگ یہ باتین کہتے ہین فی الحقیقت
[illegible]

[illegible]

ہون مجہکوبہی اوسیطور پر سلوک کرنا چاہئے تفصیل اوسکی یہ ہے اوّل یہہ کہ نوح
علیہ السلام کے واسطے اللہ تعالی نے پارہ ۲۷ سورہ قمر رکوع ۱ مین فرمایا ہی
کہ جب کہا نوح نے رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ترجمہ یعنے اے پروردگار میرے تحقیق
کہ مین مغلوب ہوا انلوگون سے مقاومت نہین کرسکتا تو مدد کر میری فقط اگر تم یہ کہو
کہ نوح علیہ السلام مغلوب نہ تہے تو تکذیب قران کرتے ہو اور اگر اسکو قبول کرتے ہو
تو مینے بہی اوسی طریق پر عمل کیا ہے دوئم یہ کہ ابراہیم خلیل علیہ السلام نے
پارہ ۱۶ سورہ مریم رکوع ۳ مین خدا فرماتا ہے وَاَعْتَزِلُکُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰہِ وَاَدْعُوْا رَبِّیْ عَسٰٓی اَلَّآ اَکُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا ترجمہ یعنے اور کنارہ کرتا ہون مین تم
اوس چیز سے کہ تم ڈہونڈہتے ہو اور پرستش کرتے ہو اوسکی سیواے خدا کے
کہ وہ بت ہین اور مین اللہ تعالی کو بیگانگی سے پرستش کرتا ہون فقط تفسیر
بحر الجواہر مین مرقوم ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بخوف کفار بابل سے نکل کے کوہستان
فارس مین گئے اور سات برس تک وہان رہے جب آذر مرا تو پہر بابل مین جاکر
بتونکو توڑا القصہ جناب امیر نے فرمایا کہ اگر تم کہو کہ ابراہیم علیہ السلام کو کچہہ اذیت
کفار سے نہین پونہچی اونہون نے کنارہ کیا پس دروغ گو ہو تم اور اگر یہ کہو تم
کہ ابراہیم علیہ السلام کو کفار نے ستایا اور اون حضرت نے کنارہ کشی کی
تو مین بہی اوسیطرح سے عمل مین لایا فقط سیوم یہ کہ لوط علیہ السلام کے واسطے
حق تعالے نے خبر دی ہین پارہ ۱۲ سورہ ہود رکوع ۷ مین فرمایا ہے قَالَ لَوْ اَنَّ
لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ ترجمہ یعنے جب اپنے قوم کو نصیحت کی

لوگون نے نہ مانا تب لوط نے کہا یعنے کاش مجھکو یہ قوت ہوتی اور قبایل قبیلہ

میرے مددگرتے کہ مین تمکو اس افعال سے باز رکھتا فقط اگر کہو تم کہ لوط کو قوت

مقاومت کی حاصل تھی تو تکذیب کلام اسکی کرتے ہو اور اگر اونکو قوت نہ تھی

تو اوسیطرح سے مینے بھی عمل کیا فقط چہارم یہ کہ یوسف علیہ السلام حق تعالے سے

کہتے تھے پارہ ۔ ۱۲۔ سورہ یوسف رکوع ۴ ۔ مین قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا

یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ ترجمہ یعنی کہا خداوندا یہ قید خانہ اوس چیز سے زیادہ مجھکو عزیز ہے

کہ جس چیز کیطرف مجھکو بلاتے ہین فقط غرض اس بات سے متابعت زلیخا کی اور مکروفریب

اون عورات کا جو باعث تھین پس جس حالت مین یوسف علیہ السلام نے باوصف

پیغمبری کے قید خانہ اختیار کیا تو مین وصی رسولخدا ہون عذر میرا ظاہر ہے پنجم

یہ کہ حضرت موسے علیہ السلام پارہ ۔ ۱۹ ۔ سورہ شعرا رکوع ۲ ۔ مین کہتے تھے

فَفَرَرْتُ مِنْکُمْ لَمَّا خِفْتُکُمْ فَوَهَبَ لِیْ رَبِّیْ حُکْمًا وَّجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ترجمہ یعنی بھاگا مین

اوس قوم سے اسلیے کہ خایف تھا مین اونسے بخشا پروردگار میرے نے مجھکو علم

اور کیا مجھکو رسولون مین سے فقط اگر اسباب کو سچ سمجھتے ہو تم تو مجھکو بھی کہ وصی ہون معذور

نہ سمجھو ششم یہ کہ ہارون علیہ السلام کہ حضرت موسے علیہ السلام اونسے بظاہر

علے زعم قوم آزردہ ہوئی اور اونہون نے پارہ ۔ ۹ ۔ سورہ اعراف رکوع ۱۸ مین

کہا کہ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَکَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ فَلَا تُشْمِتْ

بِیَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ترجمہ یعنے اے بھائی قوم نے مجھکو

ضعیف کیا اور نزدیک تھا کہ مجھکو قتل کرین فقط پس مین بھی وصی ہون

اس باب مین اولاتر ہون ہفتم یہ کہ جناب رسولخدا صلعم بخوف کفار

تشریف لائے اگر یہ بات ہو کہ بغیر خوف رسولخدا ایسا قصد کیا تہا تو بلا شک
تم جہوٹے ہوا ور اگر جانتے ہو کہ سبب اس ہجرت کا خوف کفار تہا پس مین وصی رسول خدا
ہون بسبب خوف کے ترک جنگ و جدال کیا تو اولا و انسب تہا پس تمکو لازم ہے کہ
ان باتونسے باز رہو تم فقط جب جناب امیر علیہ السلام نے یہ کلمات بیان فرمائے
سب نے تصدیق کیا اور کہا کہ یا علی حق تمہاری طرف ہے آیا وہ لوگ نہین جانتے
ہین اسبات کو کہ جس سال رسولخدا نے کفار مکہ سے صلح کی تہے باوجود کہ تمامی صحابہ و انصار
ہمراہ رسولخدا موجود تہے لیکن صلح کو مناسب سمجہا اور آپ تو تن تنہا تہے
کیونکر جنگ و جدل ترک نہ کرتے فقط اور واقعی امر ہے کہ اگر ایسے وقت مین
جناب امیر علیہ السلام کسیطرح جسے بولے ضرور شہید کئے جاتے کیونکہ ان سبہونکو
ہمیشہ یہی فکر و مشورہ رہتا تہا کہ کسی بات جا بیجا مین حضرت پر تہمت لگا کر شہید
کرین اکثر مسئلہ و فیصلجات مین جب کچہہ بن نہین پڑتی تہے تو حضرت کو طلب
کرتے تہے اور وہ جناب اپنا کام چہوڑ کر اوس مشکل کو آکے طے کر دیتے تہے
اگر نہ آنے پاتے نہ کرتے تو بہی الزام ناحق حضرت پر لگایا جاتا الغرض ہر ایک امر مین
حضرت کو مجبور کر رکہا تہا اور جناب امیر علیہ السلام نے اوس وقت مین بموجب آیہ کریمہ
جو پارہ۔ ۲۔ سورہ بقر رکوع ۲۴۔ مین واقع ہے دیدہ و دانستہ اپنے تئین ہلاکت سے
محفوظ رکہا قولہ تعالیٰ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ
وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ترجمہ یعنی خرچ کرو تم بیچ راہ خدا کے کہ جہاد ہے
اور نہ ڈالو تم ساتہہ ہاتہہ اپنے کے بیچ ہلاکت کے اور احسان کرو تم بدرستیکہ
خدا دوست رکہتا ہے احسان کرنے والونکو اگر ان ظالمونسے کسیطرح سے

شیخین نے باہم مشورہ کیا کہ جناب امیر علیہ السلام کو ہلاک کریں کہ پھر اپنا کام ہو اور ہمارا
بازار ضلالت گرم ہو چنانچہ خالد بن ولید کہ سیف اللہ نام اوسکا رکہا تہا اور عمر نے
اوسکو نہایت شجاع جانتے تھے حضرت کے قتل پر آمادہ کیا جب یہ بات ممکن نہوئی تو پھر شرمندہ
و ذلیل ہوے اور یہ قصہ نہایت مشہور ہے کہ جب جناب فاطمہ علیہا السلام نے
انتقال کیا اور بموجب وصیت کے اون معصومہ کو جناب امیر نے شب کو دفن کیا اور
قبر بھی پوشیدہ بنائی یہہ خبر شیخین نے سنکر پہلے خوشی کی بعدہ جناب امیر سے کہا کہ تمنے ہملوگونکو اونکے
رحلت کی خبر کیون نکی حضرت نے فرمایا کہ اونکی وصیت تھی مینے مطابق وصیت کے عمل کیا اوسوقت
عمر نے کہا کہ تم اپنے کینہ دیرینہ کو ترک نہین کرتے ہو واللہ مین جا کر قبر فاطمہ کے کہود کر
اونپر نماز جنازہ پڑہونگا حضرت نے فرمایا کہ بخدا سوگند اگر تو نے ایسا قصد کیا تو اس
تلوار سے جو میرے قبضہ مین ہے تجہکو اور تیرے جماعت کو قتل کرونگا جب عمر نے دیکہا
کہ حضرت نے قسم کہائی ہے بیشک ایسا کرینگے اوسوقت طرح دیا اور باہم مشورہ کر کے
پھر خالد بن ولید کو حضرت کے قتل پر آمادہ کیا وہ ملعون اسبات پر مستعد ہوا اور لوگون نے
پوچھا کہ مین کسوقت اور کیونکر حضرت کو قتل کرون ابوبکر نے کہا کہ بوقت نماز کے
کہ اوسوقت مین قلب حضرت کا رجوع بخدا رہتا ہے تو حضرت کے پہلو مین کہڑا رہ جب
مین سلام نماز کہون اوسوقت تو حضرت کو قتل کرنا اسماء بنت عمیس کہ قبل اسکے
زن جعفر طیار تھے بعدہ بعقد ابوبکر آئی تھی اس مشورہ سے مطلع ہوی اپنی لونڈی کو
بلا کر کہا کہ تو علے علیہ السلام کے مکان پر جا کر یہ آیہ جو پارہ ۲۰ سورہ قصص
رکوع ۳ مین واقع ہے بزور تلاوت کر قولہ تعالی قال یا موسی ان الملا
... یعنی کہا یا موسے

[illegible] ہون فقط جب وہ [illegible]

گفتہ اسماء کے آئی اور آیہ پڑہا جناب امیر علیہ السّلام نے فرمایا کہ جا کر اپنی بی بی سے کہہ دے کہ خدا تجہکو رحمت کرے ان لوگونکو میرے قتل کے قدرت نہین ہے اگر یہ لوگ مجہکو قتل کرینگے تو کون ناکثین و قاسطین و مارقین سے جہاد کریگا اور جلد دویم صفحہ ۲۰۲ روضۃ الصفا مین مندرج ہے کہ مراد ناکثین سے طلحہ و زبیر ہے و قاسطین سے معاویہ ہے و مارقین سے خوارج ہے بعد ازان وہ جناب مسجد مین تشریف لائے اور مشغول نماز ہوئے خالد ملعون بہی حضرت کے پہلو مین آکر کہڑا ہوا لیکن ابو بکر اثنائے نماز مین پشیمان اور ضربت شمشیر حیدری سے ہراسان ہوگئے قبل سلام نماز کے خالد سے کہا کہ جو بات مینے تجہسے کہی ہے خبردار نکرنا اگر کریگا تو مین تجہکو قتل کرونگا یہہ کہہ کر سلام نماز کیا جناب امیر باوصف آگہی کے خالد سے پوچھا کہ ابو بکر نے تجہسے کیا کہا تہا اوسنے کہا کہ آپکے ہلاک کرنے کو کہا تہا آپنے فرمایا کہ جو کچہہ اوسنے کہا تہا تو کرتا اوسنے کہا کہ اگر مجہکو منع نکرتا تو مین ضرور کرتا یہ سنکر جناب امیر نے اوٹہکر دو انگلی سے اوسکی گردن پکڑی اور ستون مسجد پر اوسکو ایسا دبایا کہ ایک چیخ ماری اور تڑپنے لگا پس کسی شخص کی جرأت نہوی کہ خالد کو چہوڑا دیوے اور ابو بکر مثل بید لرزان ہوکے عمر سے کہا کہ یہ تیری رائے شوم نے روز سیاہ دکہلایا پس عمر نے دوڑ کر عباس سے کہا اور عباس نے آنکر شفاعت کی اوسوقت جناب امیر علیہ السّلام نے خالد کو چہوڑ دیا وہ مردود بہاگا فقط اور ابو بکر نے بعہد خلافت غصبی اپنے اکثر منبر پر کہا ہے اِنَّ لِی شَیطَانًا یَعتَرِینِی فَاِن استَقَمتُ فَاَعِینُونِی وَاِن عَصَیتُ فَاَجتَنِبُونِی وَاِن زِغتُ فَقَوِّمُونِی فقط یہ تحقیق کہ شیطان مجہکو فریب دیتا ہے اگر مین

راہ رست پر لاؤ فقط اور بروایت دیگر یہ کہتا تہا اِنَّ لِی شَیْطَانًا یَعْتَرِیْنِی فَاِذَا زِغْتُ فَقَوِّمُوْنِی یعنی بتحقیق ہمیشہ شیطان مجہپر سوار رہتا ہے پس جب کج دیکہو تو بے تکلف سیدہا کرو مجہے فقط پس جو شخص کہ خود راہ گم کردہ ہوا ور دوسرونسے رہبری اپنے چاہے تو وہ شخص مرشد ورہنمائے خلق کیونکر ہو سکتا ہے مصرع آن خود کہ گمراہ است کرا رہبری کند۔ مصرع دیگر خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔ اوجو اوسنے یہ کلمہ کہا کہ شیطان مجہکو فریب دیتا ہے یا مجہپر سوار رہتا ہے پس اس قول مین وہ صادق تہا اسی وجہسے نام اوسکا اوسکے مریدون نے صدیق اکبر رکہا تہا چنانچہ ملا علے قوشجی نے جواب اسکا یہ لکہا ہے کہ یہ کلام ابوبکر کا محول بتواضع وکسر نفس سے تہا یہ بات نہ تہے وہ درحقیقت معترف ہوا ہو باغوائے شیطان اور اغوائے شیطان متحقق نہین ہوتا مگر بقصد ومعصیت فقط جواب قول ملا علے کا فقط سخن سازی ہے ورنہ صاف وصریح مضمون قول ابوبکر سے اصل غرض حاصل ہے یعنے بنفس الامر کہا اوسنے نہ ازراہ کسر نفس کے تہا بلکہ بارہا سر منبر اوسنے کہا ہے کہ اَقِیْلُوْنِی اَقِیْلُوْنِی وَلَسْتُ بِخَیْرِکُمْ وَعَلِیٌّ فِیْکُمْ فقط یعنے مجہے معزول کرو مجہے معزول کرو اور فسخ بیعت کرو کہ مین تمسے بہتر نہین ہون حالانکہ علے تمہارے درمیان مین موجود ہین فقط پس اسباتسے بہی تصدیق قول سابق کے اوسکے ہوتی ہے پہر بتقدیر ابوبکر قابل امامت نہین تہا اور جو ملا علے نے محول بر تواضع کیا ہے یہ اوسکی فہم ناقص کا قصور ہے کیونکہ اگر غرض کسر نفس سے ہوتی تو لازم تہا اوسکو کہ یون کہتا کہ تم سب مجہسے بہتر ہو جیساکہ عمر بن خطاب نے کہا کہ تمام عورتین مجہسے فقیہ تر ہین فقط اور ابوبکر وقت مرگ اپنے کہتا تہا کہ لَیْتَنِی سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلْ لِلْاَنْصَارِ فِی ہٰذَا الْاَمْرِ شَیْءٌ فقط یعنے کاشکے مینے رسولخدا سے

[illegible]

مقرر کر دیا تہا کہ یہہ بات پوچہنے کو حضرت سے رہ گئی تہی محض غلط ہے ہان وجہ شک کے یہ تہے

کہ بروز سقیفہ بنی ساعدہ انصار نے کہا تہا کہ مِنَّا اَمِیرٌ وَمِنکُم اَمِیرٌ یعنے ہمارے واسطے

ایک امیر ہوا اور تمہارے واسطے ایک امیر ہوا وسوقت ابو بکر نے انکو کہا کہ رسول خدا سے

مینے سنا ہے کہ آپنے فرمایا اَلاَئِمَّۃُ مِن قُرَیشٍ فقط پس اگر یہ حدیث صحیح ہوتے

یا رسولخدا سے سُنا ہوتا تو کیون اوسکو شک ہوتا لیکن چونکہ وقت مرگ قریب تہا

اور حکومت و خلافت سے خیر اعمال جو کچہہ کیا تہا باقی نہ تہا یہہ باتین یاس و حسرتکی کرتا تہا

اور وقت مرگ کے یہ بہی کہتا تہا کہ لَیتَنِی کُنتُ تَرَکتُ بَیتَ فَاطِمَۃَ لَم اَکشِفہُ وَلَیتَنِی بِبَنِی

سَاعِدَۃَ کُنتُ ضَرَبتُ یَدَیَّ عَلٰی یَدِ اَحَدِ الرَّجُلَینِ فَکَانَ ہُوَ اَمِیرًا وَکُنتُ اَنَا وَزِیرًا فقط

یعنے کاشکے ترک خانہ فاطمہ کرتا اور دروازہ خانہ فاطمہ نہ کہولتا اور کاشکے سقیفہ

بنی ساعدہ مین دونون مین سے کسیکے ہاتہہ پر بیعت کرتا وہ امیر ہوتا اور مین وزیر ہوتا

اس قول کو ابو بکر کے ابن قتیبہ نے کتاب سیاست مین اور ابن ابی الحدید نے شرح

نہج البلاغت مین اور علماے اہل سنت سے نقل کی ہے اور مراد ان دونون سے

عمر بن خطاب اور ابو عبیدہ جراح تہا یعنے باعتقاد اوسکے مستحق خلافت سیوا

ان دونون کے کوئی نہ تہا مثل اب پچتائے کا ہوئی ہے جب چڑیا چگ گئین

کہیت ❊ فقط اور حدیث مین وارد ہے کہ بروقت مرگ انسان اعمال و افعال

ہر شخص کے مجسم ہو کے نظر آتے ہین فقط جب وقت مرگ عنقریب ہوا تو ابو بکر نے

عمر کو بولا کے بالکل کُل شجرہ سپرد عمر کے کیا اور لوگو نسے بیعت کرا کے اوسکو مسند پر

بہلایا اور بروقت احتضار محمد بن ابو بکر کہتا ہے کہ مینے اپنے باپ سے کہا کہ تیرا حال

[illegible]

اگر وہ مجھے بخشدے تو میری مخلصی ہوجاوے محمد نے پوچھا کہ وہ کون ہے ابو بکر نے کہا کہ وہ علی ہین چنانچہ وہ مین حضرت کے
خدمت مین گیا اور بالکل حال عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ تو جاکر اپنے باپ سے کہہ کہ وہ سبکے سامنے اقرار
اسبات کا کرے کہ حق خلافت و باغ فدک حضرت کا ہی مینے غصباً لے لیا ہی اگر اسیطرح سے اقرار کرے تو مین
بحل کردونگا چنانچہ محمد نے جاکر بجنسہ کلام جناب امیر علیہ السلام کا اوس سے بیان کیا وہ رو رو کر کہنے لگا کہ
اگر مین سبکے سامنے اقرار کرونگا تو تمام امت تا قیامت مجھپر لعنت کریگی فقط اور بروقت حساب کے اسی ہزار درہم 80000
بیت المال سے ذمہ ابو بکر کے نکلا اوسکو عمر سے کہہ کر خورد برد کر دیا فقط مولف
خلیفہ اول سے یہہ تین خطا ہوئی ہین کیونکہ اول غصب خلافت دوئم باغ فدک
سیوم نہ ماننا کہنا حضرت کا اگر مطابق فرمودہ جناب امیر علیہ السلام کے سبکے سامنے
اقرار کر دیتا تو حضرت کریم تھے ضرور گناہ اوسکا معاف کر دیتے مگر مثل یزید ملعون کے
یہہ بھی ہو گیا اسلئے کہ اوسنے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے اپنی نجات کے
سبیل پوچھی حضرت نے فرمایا کہ نماز غفیلہ پڑہا کر اوس لعنتی سے نہو سکا حق یہہ ہے کہ جسکے
قسمت مین جو لکھا ہوتا ہے وہ ٹلتا نہین **شعر** لاکہہ تو ناحق سمجھاتا ہے مجھکو لیکن
مین نہ سمجھون تو بھلا کیا کوئی سمجھائے مجھے ٭ جب عمر بن خطاب بموجب وصیت
ابو بکر کے خلیفہ ہوا تو اوسنے بعہد اپنے جناب امیر علیہ السلام سے ظاہر اتملق
و باطن مین بدی کرتا چلا آیا اور بارہا بوقت فیصلہ و احکامات کے حضرت سے استفسار
کرکے حکم دیتا تہا اور ہمیشہ کہتا تہا لولا علی لھلک عمر یعنے اگر نہوتے علی تو ہلاک
ہوتا عمر واللھم لا تبقنی لمعضلة لیس لھا ابن ابیطالب حیا فقط یعنے خداوندا
اوسوقت مجھکو موت دیجو کہ جسوقت کوئی مشکل پڑے اور علی ابن ابیطالب
نہون فقط یہہ ذات شریف خلیفہ اول سے بہی بمراتب بڑہ کر تہے کہ جنکا بیان

پیروان خلیفہ دویم کو بڑا غرہ ہے اور دلایل واہیات پیش لاتے ہین یہ نہین سمجھتے
کہ بمقابلہ آیہ کریمہ جو پارہ ۵ ۔ سورہ نسار رکوع ۴ ۔ مین واقع ہے **قولہ تعالے**
فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ترجمہ یعنے پس جو طلب نفع کرے
تم مین سے ساتھ اوسکے پس دو تم مہور اونکے درحالیکہ واجب ہے فقط واضح رہے
کہ آیہ متعہ النسار ہے اور جو یہ آیہ متعہ الحج ہے جسکو صحیح بخاری نے اپنے تفسیر مین
آیہ متعہ قرار دیا ہے پارہ ۲ ۔ سورہ بقر رکوع ۲۴ ۔ اخر مین واقع ہے **قولہ تعالے**
فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ آیہ اول مین صاف حکم متعہ
کرنے کا پایا جاتا ہے اور جو آیہ دویم بخاری نے بیان کیا ہے یہ دونون آیات
کسی آیہ سے منسوخ نہین ہین بلکہ خود ناسخ ہین اور کوئی مفسر ان آیات کو منسوخ
نہین لکھتے ہین اور روایات متواتر سے بخوبی ثابت ہے کہ بعہد جناب رسولخدا
و بعہد خلیفہ اول متعہ برابر جاری رہا کیا عمر نے بعہد اپنے منسوخ کیا ہرگاہ عمر کو
نہ پیغمبری حاصل ہوے و نہ کوئی وحی حضرت جبرئیل اونکے لئے لائے تو کیونکر حکم
الہی کو کہ ناسخ ہے اپنے راے سے بالکل منسوخ کردیا اور اونکے توابعین نے مان لیا
اگر کلام خدا کا منسوخ کرنا باختیار عمر تھا تو اونکے پیران کو لازم ہے کہ بقول شیخ سعدی
قطعہ اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبے ٭ برآورند غلامان او درخت از بیخ ٭
بہ پنج بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد ٭ زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ ٭
پیروی اونکی حاکم کی کرین کہ جسقدر آیات کلام اتہے مین نسبت اہل بیت
علیہ السلام کے ہین اون سب کو کاٹ کر اپنے پیرون کے نام لکھدیوین اتو

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ۞ اب اونکے پیروان کو لازم ہے کہ عمر کو خلیفہ ثانی نہ کہین

معاذ اللہ بلکہ خدائے ثانی یا ابن خدا کہا چاہئے کیونکہ کلام خدا کے منسوخ کرنے والے ہین اگر

معاذ اللہ اونکے پیروان عمر کو خدائے ثانی کہینگے تو یہ کہا جائے گا کہ ایک خدا نے جناب محمد

رسول اللہ کے امت پر کلام اللہ نازل کیا خدائے ثانی نے اوسمین سے جو چاہا منسوخ و ترمیم کیا

اور اگر ابن خدا کہینگے تو یہہ کہا جائے گا کہ باپکا حکم بیٹے نے منسوخ کر دیا فقط ہرچند کہ یہ گفتگو

بطور مضحکہ کے ہے ورنہ دلایل اسکے مالامال کتب اہل تشیعہ مین مندرج ہین فقط دویم

تراویح کا جاری کرنا مصرع رمضان نمی کشد و تراویح می کشد ۞ ہرگاہ عمر کو جب

اسقدر اختیار تہا کہ آیات خدا کو منسوخ کر دیا تو اونکے نزدیک جاری کر دینا تراویح کا

یا الصلوٰۃ خیر من النوم کا اذان مین کونسی بڑی بات تہے اور تابعداری کے بہی یہی

معنے ہین کہ بالکل پیروان اونکے نے قبول کر لیا مثل (دیکہا دیکہی پاپ و دیکہا دیکہی دہرم)

اکثر لوگ اس نماز کو نماز فضیلے کہتے ہین ہرگاہ یہہ نماز تراویح ایجاد کردہ خلیفہ دویم ہے تو اسمین

جائے دخل نہین ہے لیکن یہہ آیہ کریمہ جو پارہ ۔ ۲۹ ۔ سورہ ۔ الحاقہ رکوع ۲ ۔ مین موجود ہے

اس ایجاد پر دال ہے قولہ تعالیٰ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ

ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ترجمہ یعنے اگر کوئی شخص اپنی طرف سے

وضع کریگا تو ہم گرفتار کرینگے تجہے اور قطع کرینگے رگ گردن کو پس کوئی بچانے والا نہوگا فقط

سیوم عقد عمر با ام کلثوم اسبارہ مین اہل سنت کو بڑا زعم ہے صراحت اسکے صاحب

حد تحقیق یون کرتا ہے خلاصہ وسکا یہہ ہے کہ دختر جناب فاطمہ کے بعمر شش سالہ تہین

عمر نے با یام پیری اپنی بوجہ نجات اپنی یا بدرشتے عزاج اپنے کی نکاح کرنا چاہا اور ظاہر ا

کہا کہ مین پیر ہوا مجہکو خواہش نکاح کی نہین ہے لیکن بہ رعایت اسکے کہ میں نے سنا ہے

حال [illegible]

حال عقد عمر با ام کلثوم

ہمارا وتوسل ہمارا بذریعہ شادی کے ساتھہ ہمارے بیٹے عمر کے ہو پس ہم اسلئے عقد چاہتے ہین
جب حضرت علی نے قبول نہین کیا تب یہہ بندوبست کیا گیا کہ ابن عباس کہ چچیرے چچا اوس دختر کے
ہوتے ہین اونکی اجازت سے عقد ہوا اور خلیفہ دویم نے اوسکو اپنے زانو پر بٹھلایا
اور بوسہ لیا اور اوس دختر شش سالہ کو تعلیم کیا کہ وہ گھر مین جاکر کہے کہ ہم نکاح سے
عمر کے راضی ہین فقط واضح رہے کہ یہہ سب باتین علمائے اہل سنت جو معاندین خاندان
مصطفوی ہین واسطے تفضیح وتوہین کے بندش کے ایسی عداوت کم سُننے مین آئی ہے کہ نواسے
رسولخدا پر معاذ اللہ یہ تہمت وبندش کی گئے ہے اس سے زیادہ تر کوئی تفضیح ہو گئے بلکہ
یہ لکھتے ہین کہ عمر نے عباس کو بلا کر کہا کہ اگر حضرت علی کلثوم کا عقد میرے ساتھہ نکرینگے تو قسم
خدا کی مین اونکے قتل مین سعی کرونگا اور تم جمعہ کی نماز مین اگر سُن لینا عباس نے یہ خبر
جناب امیر کو پہونچائی حضرت نے فرمایا کہ قتل کرنا دوسری بات اور دختر دینا دوسری بات ہے
مین عقد نکرونگا چنانچہ بروز جمعہ عباس مسجد مین گئے عمر نے بعد خطبہ کے کہا کہ ایہا الناس
ایک شخص اصحاب رسول سے باوجود زوجہ کے زنا کیا ہے صرف تنہا مینے سنا ہے پس
تملوگ کیا کہتے ہو سب نے متفق اللفظ کہا کہ جب آپنے تنہا سنا ہے تو گواہ کی احتیاج نہین ہے
اگر حکم دیجئے تو ہم لوگ ابہی اوسکو قتل کرین بعد اوتر نے منبر کے عباس سے کہا کہ سُنا تمنے
کہ جو کچھہ مینے کہا ہے ابہی بہتر ہے کہ عقد علی کر دین فقط مخفی نرہے کہ یہ سب باتین فقط
قتل کرنے حضرت علی کی تہمن کہ جسمین توہین حضرت کی ہوا ور اصل حال یہ ہے کہ کتاب
نہایت الاداب فی معرفۃ الانساب مین اور صاحب رسالہ الہامیہ نے لکھا ہے کہ درحقیقت
عقد ام کلثوم کا ساتھہ خلیفہ ثانی کے ہوا لیکن وہ ام کلثوم جو بطن فاطمہ زہرا سے
تھین عقد اونکا ہرگز نہین ہوا بلکہ روایت صحیح تو یہ ہے کہ دو ام کلثوم تھین ایک

بطن اسماء بنت عمیس سے تہین وہ اسماء کہ جو اول عقد مین جعفر طیار کے تہی بعدہٗ عقد ابوبکر

مین آئی اوسکے ایک دختر بنام ام کلثوم نطفہ ابوبکر سے تہی بعد مرنے ابوبکر کے عقد اسماء کا

حضرت علی کے ساتھہ ہوا وہ دختر ابوبکر مادر جلو بھی ہمراہ اپنی مادر کے بخانہ حضرت امیر

آئی تہی اوسی ام کلثوم کا نکاح عمر کے ساتھہ ہوا اور اوسی ام کلثوم کے بطن سے زید بن عمر

اور رقیہ متولد ہوئی چنانچہ زید بعمر بیست سال کے وقت شب خانہ جنگی بنی عدی کے صلاح کو

گئی تہی ماری گئی اور اوسی شب کو ام کلثوم والدہ اونکے بیٹے کی لاش کو دیکھکر مر گئین

بلکہ دونو جنازہ ایک ہی ساتھہ نکلے ایک پر عبداللہ بن عمر نے اور دوسرے جنازہ پر حضرت امام حسن نے

نماز پڑہی فقط اب پیروان عمر اپنے گریبانمین سر کو ڈالین اور کتاب سر الشہادتین و تحفہ مین

دیکہین کہ وہ کیا لکھتا ہے کہ ام کلثوم دختر علی ابن ابیطالب ہمراہ جناب امام حسین علیہ السلام

کربلائے معلی مین تہین اور بعد شہادت جناب امام حسین علیہ السلام کے قید ہوکر مع دیگر

اہلبیت علیہ السلام تا شام تشریف لے گئین ہین اب سمجہہ کون سچا ہے اور کسکے حق مین لعنة

اللہ علی الکاذبین ہے اور دراصل جو یہہ بندش بدبختون نے باندہی ہے صرف واسطے

توہین کے ہے اب دریافت کرنا چاہیئے کہ ایسا شخص اور اوسکے توابع لایق یاری یا بیزاری کے ہین

چہارم یہہ کہ اللہ تعالی نے شراب پینے کو منع فرمایا کہ آیات تاکیدی وارد ہین برخلاف حال شراب خواری خلیفہ دویم

اوسکے تاریخ الخلفا مین جلال الدین سیوطی نے ذکر وفات خلیفہ دویم مین لکھا ہے کہ جس وقت

ابولولو نے ضرب خنجر بمقعد شریف مین مارا اور وہ غش کھا کر گرے اور درد سے نہایت

بیقرار ہوئے اوسوقت خوب شراب نوش فرمائی یہانتک کہ وہ جراحت شکم باہر آئی مصرع حال وفات

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا پنجم یہ کہ بروقت وفات اپنے عمر نے درباب عمر و شورہ درباب خلافت

خلافت کے یہہ شورہ مقرر کیا کہ حضرت علیؑ و عثمانؓ و عبدالرحمن بن عوف داماد عثمان

تھے ان چھوؤن اشخاص کو تجویز کیا لیکن ان چھوؤن اشخاص مین ایک ایک کے نسبت عیب لگا دیا
وہ یہہ ہے کہ حضرت علی مزاج دوست ہین خلیفہ چاہئے کہ مزاج دوست نہو اور عثمان اپنے عزیز
واقارب کو عزیز رکھتا ہے تمام بیت المال اپنے اقارب کو دیدیگا اور اونکو سب پر مسلط کرے گا او
حقوق مسلمانو نکا ضایع ہوگا اور عبد الرحمن بن عوف ضعیف العقل ہے اور خودرائے ہے
اور خلافت کیواسطے عقل چاہئے اور سعد ابن ابی وقاص بزدل اور بودا اور مفتن اور مفسد ہے
اور خلافت مین حرب و ضرب ضرور ہے اور فتنہ انگیز ہے شایان خلافت نہین ہے اور طلحہ مصرف
وجماع دوست ہے اور خلافت مین محافظت مال کے ضرور ہے اور زبیر اگرچہ شجاع ہے لیکن تند خو ہے
اور امامت کے واسطے رفق و مدارا ضرور چاہئے فقط افسوس کہ ابو عبیدہ جراح اور سالم مولائے
ابی حذیفہ مر گئے وہ دونون لایق خلافت کے تھے اگر ایک بھی ان دونون مین سے آج زندہ ہوتا
تو خلافت تفویض اوسکے کرتا مین بعد از آن از روئے تدبیر کہا کہ اگر علی اور عثمان کسے پر
اتفاق کرین تو قول اونکا سب پر مقدم ہے اگر ان چھوؤن اشخاص مین سے ایک یا دو یا چار
یا پانچ آدمی اختلاف کرین تو گردن مارنا اور اگر تین شخص ایک جانب ہون اور جس جانب
عبد الرحمن بن عوف ہو وہ خلیفہ مقرر کیا جائے اور پچاس آدمی طلحہ کو دیا اور کہا کہ
جو نااتفاقی کرے اوسکی گردن مارنا اور اگر تین روز گذر جائے اور چار شخص کسے پر اتفاق
نکرین تو گردن مارنا اور ایک رضامند نہو اور بیعت نکرے تو اوسکے گردن مارنا اور اگر
دو شخص انکار کرین تو دونو نکے گردن مارنا پھر سرداران لشکر اور طلحہ انصار کے جانب
متوجہ ہو کر کہا کہ ان چھوؤن کو تین دن کے مہلت ہے اگر بروز چہارم کسی کو خلیفہ نکرین تو
چھوؤن کی گردن مارنا فقط اب اسجگہہ پر اہل انصاف فتنہ پردازی وعداوت عمر پر
خیال کرین کہ مرتے دم بھی عداوت اہل بیت اسکے سینہ پرکینہ سے نہ نکلی یہ وصیت

اور طلحہ و زبیر دونون دشمن جانی جناب امیر کے ہہے تو پہر کون سے شخص سے جناب امیر حق خلا

کے ہوتے یہ وہ بندش کی گئی تہی کہ اگر جناب امیر کسی امر مین اختلاف وانکار کرتے تو ضرور شہید

کئے جاتے بلکہ جب یہہ وصیت جناب امیر علیہ السلام نے سُنی فورًا فرمایا کہ خلافت عثمان کو

ہوگی یہہ سب بندش و تدبیر ہمارے شہید کرنیکے سوچی گئی ہے فقط چنانچہ بعد ذکر کرنے وصیت

مذکورہ جب جناب امیر اوس مجلس سے اوٹھ کر اپنے مکان پر تشریف لائے تب عمر نے حضار مجلس سے

کہا کہ بخدا مین مقام و مرتبہ حضرت علی کا خوب جانتا ہون اگر تفویض خلافت اوسکو کرون تو ہر ایک کو

براہ راست دلالت کرینگے اوسوقت ایک شخص نے کہا کہ اگر تو ایسا جانتا ہے تو کیون نہین

اونکو خلیفہ مقرر کرتا عمر نے کہا کہ مکروہ جانتا ہون مین اور پسند نہین کرتا ہون کہ میری حیات اور

موت مین وہ خلیفہ مقرر ہون اور بروایت دیگر یہہ عمر نے کہا لا تجمع النبوۃ والخلافۃ فی اہلبیت

واحد یعنے جمع نہین ہوتی نبوت و خلافت ایک خاندان مین خلاصہ یہہ کہ بنی ہاشم کو امامت

اور خلافت دونون نچاہے فقط یہ قول عمر کا بموجب آیہ کریمہ کے جو پارہ ۵ سورہ نسا

رکوع ۸ مین موجود ہے باطل ہے قولہ تعالیٰ اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ

فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاٰتَیْنٰھُمْ مُّلْکًا عَظِیْمًا ترجمہ یعنے آیا حسد کرتے ہین

وان لوگونکا اوپر اوس چیز کے کہ دیا ہے اونکو خدا نے فضل اپنے سے پس بتحقیق کہ دی ہمنے

اولاد ابراہیم کو کتاب اور علم حلال اور حرام اور دی ہمنے بادشاہی بزرگ فقط تفسیر

اہلبیت مین وارد ہے بروایت امام محمد باقر علیہ السلام کے کہ مراد آل ابراہیم سے محمد صلعم

اور اہلبیت اونکے ہین اور مراد کتاب سے قرآن ہے اور مراد حکمت سے نبوت ہے اور مراد ملک

عظیم سے امامت ہے اسواسطے یہہ سب امور کسی مین جمع نہین ہوتے مگر خاندان رسول خدا مین فقط

پس یہہ کیادی و شرارت عمر کی تہی کہ اپنے توابع کو بہنکا کر جو چاہا کیا فقط بعدہ وفات

پاس کہلا بہیجا کہ اگر تم موافق قرآن و سنت رسول کے عمل شیخین کام کرو تو کہلا بہیجو حضرت

جواب دیا کہ جہانتک ہمسے ہو سکیگا بقدر طاقت و وسعت و قوت اپنی ہم کام کر سکتے ہین فقط

صبح کو دوسرے روز عبد الرحمن نے پہر حضرت سے اوسی امر کا اعادہ کیا حضرت نے پہر وہی جواب

فرمایا اوسوقت عثمان نے کہا کہ فعل شیخین کا ہمکو قبول ہے چنانچہ وہ خلیفہ مقرر ہوا فقط اور اہلسنت نے

فضایل عمر در بارہ بہاگنے شیطان کے

در بارہ فضایل عمر کے تین حدیثین رسولخدا سے لکہتے ہین کہ جنکو صاحب حد تحقیق نے فصل

۵۰ - نمبر ۲ صفحہ ۱۴۷ - مین لکہا ہے کہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ روایت ہی سعد ابن ابی وقاص سے

کہ کہا اوسنے کہ اجازت چاہے عمر نے حضرت رسولخدا کے پاس آنیکی اور اوسگہری حضرت کے پاس

عورات قریش جمع تہین باخود ہا باتین کرتے تہین پس جب عمر نے چاہا کہ اندر آوے اوسوقت

وہ عورات پردہ مین ہوگئین اور جناب ہنستے رہے عمر نے کہا خدا آپکو ہمیشہ خندان رکہے اسوقت

سبب ہنسنے کا کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ جب عورات قریش نے تیرے آواز سنی سب

بہاگ کر پردہ مین ہو گئین تب عمر نے کہا کہ اے دشمنان مجہسے ہیبت رکہتے ہو اور رسولخدا سے

ہیبت نہین رکہتے ہو تب اون عورات نے پردہ سے کہا کہ تو درشت خود سخت تر ہے

تب رسولخدا نے عمر سے کہا کہ ہان زیادہ گفتگو کر قسم ہے اوسکی کہ جان میری جسکے

قبضہ مین ہے نہین ملاقات کی تجہسے شیطان نے کہ جاتا ہو تو ایک راہ سے اتنک دیکہ یہ کہ

چلا گیا شیطان ایک راہ کو تیرا رستہ چہوڑ کر خلاصہ یہ کہ تو جس راہ سے جاتا ہی شیطان

اوس راہ نہین جاتا ہے فقط اور بلمبر ۳ صفحہ ۱۸۱ - مین بریدہ سے روایت کی ہی کہ رسولخدا

کسی جہاد سے پہرے تو ایک لونڈی سیاہ حضرت کے پاس آکر کہنے لگی کہ مینے نذر مانی تہی

کہ تم خیریت سے پہر و گے تو ہم تمہارے آگے دف بجا کر گیت گائینگے حضرت نے کہا کہ پہر تو

نذر اپنی بجالا پس وہ عورت گانی بجانے لگی اس عرصہ مین آئے ابوبکر بعدہ آئے علی بعدہ آئے

کیلئر بیٹھی تب فرمایا رسولخدا نے کہ اے عمر تجھسے شیطان خوف کرتا ہے ابھی ملکو اوسکا
یہ عورت گاتی بجاتی تھی جب تو داخل ہوا تب یہ عورت دف کو چھپا کر چپ ہو گئی فقط
اور بلمبت ۱۳ صفحہ ۱۸۳ - مین خود عایشہ سے روایت ہی کہ کہا اوسنے کہ رسولخدا بیٹھے تھے
ہملوگون نے آواز شور و غل لڑکونکا سنا چنانچہ رسولخدا اوٹھے ناگاہ دیکھا کہ عورت حبشیہ
ناچ رہی ہے اور لڑکے گرد اوسکے جمع ہین پس رسولخدا نے مجھسے کہا کہ اے عایشہ آؤ اور
دیکھو پس مین گئی اور اپنی ٹھوڑ ہی کاندہے پر رسولخدا کے رکھکے تماشا ناچنے اور گانے کا
دیکھتی تھی پس رسولخدا نے مجھسے پوچھا کہ تو آسودہ ہوئی مینے بدین غرض کہ میرا کسقدر
پیار رسولخدا کو ہے مینے کہا کہ ابھی نہین سیر ہوئی مین ناگاہ عمر آگئے اور سب لوگ متفرق
ہو گئے خوف سے عمر کے تب فرمایا رسولخدا نے کہ ہم دیکھہ رہے ہین شیطانونکو اور جن کو
اور آدمی کو کہ بھاگ گئے وہ عمر سے عایشہ کہتی ہے کہ پھر مین گھر مین چلی گئی فقط خلاصہ
ان تینون احادیث کا یہہ ہے کہ فرمایا رسولخدا نے شیطان و جن عمر سے بھاگتا ہی اور جس راہ سے
عمر جاتا ہے اوس راہ سے شیطان نہین جاتا ہے بخوف عمر کے فقط سبحان اللہ ان احادیث
کے وضع کنندہ کو کیا کہئے کہ جس سے در پردہ تفضیح جناب رسولخدا کی پائی جاتی ہے یعنے خود
رسولخدا کا ناچ دیکھنا اور گانا سننا برخلاف شرع کے اور طرفہ یہ کہ اپنے جورو کو لیجاکر
ناچ دکھلانا اور کاندہے کے اوپر عایشہ کو چڑھا کر ہر ایک کے سامنے اور اوسکا کہنا
کہ مین ابھی سیر نہین ہوئی ہون معاذ اللہ اس تہمت کا بھی کچھہ انتہا ہے ہرگاہ یہ بذات
اپنے پیغمبر کو تضحیک واسطے فضیلت عمر کے کرتے ہین تو حضرت کے اہلبیت انکے نزدیک
کیا چیز ہین پس یہ سب لوگ محبت خلفاے ثلثہ مین ایسے غارت غول ہو گئے ہین
کہ اپنے پیغمبر کو بھی الزام دیتے ہین یہ نہین جانتے کہ جو احادیث برخلاف نص قرآنکے

قوله تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ
مَا کَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ترجمہ یعنی بدرستیکہ وہ لوگ تمسے اوسدن
کہ ملاقی ہوئی دو فوجین مسلمان و کافر پھر گئے سوا ونکو ڈگمگایا شیطان نے بہ سبب اونکے گناہوں کے
اور ہر آئینہ بتحقیق عفو کیا خدا نے اونسے بدرستیکہ خدا بخشنے والا ہے بردبار ہے فقط پس اس آیہ سے
ثابت ہے کہ غزوہ اُحد مین شیطان کے ورغلانے سے خلفائے ثلثہ وغیرہ جناب رسولخدا کو چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے
اور احادیث مذکورہ بالا سے پایا جاتا ہے کہ شیطان عمر سے بھاگتا ہے اب کہئے کہ بمقابلہ نص کلام اللہ کے
ایسی احادیث کہ سراسر برخلاف آیہ ربانیکے ہین کب پایہ صحت کو پونہچ سکتے ہین ہر سہ احادیث
وضعی معلوم ہوتی ہین پس ایسے ایسے احادیث وضعی سے فضلیت جناب امیر علیہ السلام پر قایم
کرتے ہین اور طرفہ تر یہ ہے کہ خود رسولخدا کا ناچ دیکھنا اور گانا بجانا سُننا اور عایشہ کو دکھلانا بیان
فخریہ کیا جاتا ہے فقط علاوہ اسکے اگر یہ احادیث وضعی صحیح فرض کر لیجائے تو ان احادیث سے فضیلت
خلیفہ ثانیکے خلیفہ اول و پیغمبر خدا و علی علیہ السلام و عثمان پر پائی جاتی ہے کیونکہ نہ مخبر صادق سے
ونہ اوسکے وصی سے ونہ خلیفہ اول سے و عثمان سے ونہ عایشہ سے شیطان ڈرا اگر ڈرا تو عمر سے
پس اس سے ترجیح افضل ہونے کی سب پر عمر کے ہوتی ہے تو کیون نہین جناب رسول خدا
و خلیفہ اول پر عمر مقدم کئے جاتے حضرت علی علیہ السلام نے کیا قصور کیا ہے کہ ان پر ترجیح
دی جاتی ہے تو صاف صاف کیون نہین کہا جاتا ہے کہ جسطرح سے خلفائے ثلثہ نے بزبردستی
خلافت و باغ فدک غصب کر لیا ہے اوسیطرح سے نام بھی درجہ بدرجہ قایم کرینگے مگر افسوس کے
یہ بات ہے کہ کوئی نص قرآنی ہاتھہ نہین آتا ہے کہ جس سے مطلب نکل آوے ہر چند کہ احادیث
بہت سے موضوعات ہوگئے ہین لیکن ایسے اجتماع ضدین ہوگئین ہین کہ بالکل محض بے کار ہین
ایک دوسرے کو باطل کرتے ہے **توضیح حق** ہر چند کہ اہلسنت معاویہ شامی کو جناب اہلبیت

اہل شیعہ سے اوجہہ سے ہین ورنہ اہل شیعہ برابر [illegible] ہین [illegible]

کہ محلہ چتر ساری شہر جونپور مین ایک مفتی صاحب سے مفتی ہی مین لڑکونسے دربارہ اذانکے

کلمہ اشہد ان امیر المومنین و امام المتقین علے ولی اللہ وصی رسول اللہ بلا فصل پر کچھہ حجت ہوئے

لوگون نے مفتے صاحب کو سمجہایا کہ لڑکونکے بات مین دخل دینا نچاہیے مفتی صاحب نے نہ مانا کہا کہ لفظ

خلیفہ بلا فصل کا مجہسے سُنا نہین جاتا آخر کار نوبت بعدالت رسید چنانچہ از ضلع تا ہائی کورٹ

مقدمہ لڑا مقابلہ مفتے صاحب یہ کلمہ اذانکا معہ لفظ خلیفہ بلا فصل بحال و برقرار رہا اور

مفتے صاحب مفت مین پہنچے ۔۔ نہ ہار گئے بعدہ اوس خلش سے فی الحال سنہ ۱۳ ہجری مین جب قاضی و مفتے

دونو صاحب واصل ہوئے تو اونکے پیروان نے اونکی روح خوش کرنے کے واسطے باخودہا مشورہ

کرکے پانچو وقت اذانمین محلہ ملاٹولہ کے مسجد مین یہ کلمہ ایجاد کیا کہ اشہد وان امیر المومنین و

امام المتقین ابابکر الصدیق و ثم عمر الفاروق و ثم عثمان ذی النورین و ثم علے ابن ابیطالب

خلفائے رسول اللہ علے الترتیب کہنے لگے اور اہل تشیعہ کے جانب سے سکوت ہوا تب خود

بروقت گفتگو اہل تشیعہ کو یاد دلانے لگے اکثرون نے جواب دیا کہ ہمکو کیا غرض ہے دخل در معقولات

کرین وہ لوگ خود اپنی اذان و نماز کو کلمہ بے معنی کہکر باطل کرتے ہین بلکہ بہتر ہے کہ ہمیشہ اسیطرح سے

کہا کرین ہرگاہ جب کسیسے اہل تشیعہ نے کچھہ نکہا سکوت یکقلم کیا تب ناچار ہوکے بعد ہفتہ کے

خود اذان بند کردیا فقط یہ لوگ ہمیشہ سے ایسے فکر مین رہتے ہین کہ کوئی شخص اہلبیت کا نام

نلیوے سو یہ بات غیر ممکن ہے یہ نام اہلبیت کا تا قیامت روشن رہیگا کسیکے مٹانے سے

نہ مٹے گا شعر پہرونگا مین نہ ہرگز آل احمد کے تولا سے ؂ نصیحت کرکے اپنا سر پہرائے

جسکا جی چاہے ؂ فقط یہانسے حال عثمان بن عفان خلیفہ ثالث کا بیان کیا جاتا ہے

جب فتح نبی بصرکے ہوئی عثمان نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا کہ جناب رسول خدا

حال خلیفہ ثالث

[illegible]

چنانچہ بعد اقرار مدار کے پیشدستی کر کے عثمان نے جناب رسالت پناہ کی خدمت مین جاکر وہ زمین طلب کی اور کسی نے جناب پیغمبر صلعم سے پیشتر یہ کہدیا تہا کہ حضرت علی بہی اس طلب زمین مین شریک ہین چنانچہ جناب نے وہ زمین عطا فرمائی اوسوقت عثمان اپنے قول عہد سے پہر گئے جناب امیر نے کہا کہ ہم اور تم چلکر حضرت سے استفسار کرین کہ وہ جناب نے ہمارا اور تمہارا ماجرا سنکر وہ زمین عطا کی ہے یا تنہا تمکو دی ہے عثمان نے کہا مین محکمہ اونسے نکرونگا وہ ابن عم تمہارے ہین ناگاہ یہ آیہ جو پارہ - ۱۸ - سورہ - نور رکوع ۶ - مین واقع ہے نازل ہوا

قولہ تعالی وَاِذَا دُعُوۡا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ لِیَحۡکُمَ بَیۡنَہُمۡ اِذَا فَرِیۡقٌ مِّنۡہُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ وَاِنۡ یَّکُنۡ لَّہُمُ الۡحَقُّ یَاۡتُوۡۤا اِلَیۡہِ مُذۡعِنِیۡنَ اَفِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ مَّرَضٌ اَمِ ارۡتَابُوۡۤا اَمۡ یَخَافُوۡنَ اَنۡ یَّحِیۡفَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ وَرَسُوۡلُہٗ بَلۡ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ترجمہ یعنے اور جسوقت اونکو بلاوین بطرف خدا اور رسول کے محاکمہ کرین اونسے ناگاہ ایک گروہ اونمین سے روگردانے کرتے آتی ہین اگر ہو واسطے اونکے حق آتے ہین طرف رسول تصدیق کرنے والے آیا بیچ دل اونکے مرض ہے آیا شک کرتے ہین یا ڈراتے ہین یہ کہ ظلم کرے خدا اوپر اونکے اور رسول اوسکا بلکہ یہ گروہ ظالمونسے ہین فقط جب حال نزول آیہ عثمان نے سنا ناچار ہوکے جناب امیر علیہ السلام کو اوس زمین مین شریک کیا فقط اس آیہ سے یہ بات ثابت ہے کہ مہربانی خدائے تعالی کے جناب علی علیہ السلام پر ہر ایک اصحاب و انصار سے زیادہ تر تہے یہ بات کسی صحابہ مین نہین پائی جاتی ہے فقط اعثم کوفی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ صحابہ جناب رسولخدا نے باہم مشورہ کر کے ایک کاغذ بطور نصیحت نامہ لکہکر عمار بن یاسر کو کہ اصحاب مقبولہ رسولخدا کے تہے دیا کہ تم عثمان کے پاس لے جاؤ چنانچہ وہ کاغذ عمار نے

حال قبضہ (؟) عثمان کا عمار یاسر کو بلا ثبوت گناہ کہ جس کے عارضہ فتق کا ہو گیا

کہنے لگا عمار نے کہا کہ مین تیرا خیرخواہ ہون یہ کاغذ اصحاب رسولخدا کا ہے اونہون نے واسطے
اگاہی تیری کے دیا ہے عثمان نے کہا کہ تو کاذب ہے اور اپنے غلامون سے کہا کہ عمار کو مارو غلامون نے
یہانتک مارا کہ عمار گر کے بیہوش ہو گئے اور خود بھی اسقدر اونکے شکم پر لات ماری
کہ عارضہ فتق کا ہو گیا اقربائے عمار خبر پاکر عمار کو مکان پر اوٹھا لیگئے اور صبح سے تا نصف شب
عمار بیہوش رہے یہانتک کہ نمازین ظہر و عصر و مغرب و عشا کی فوت ہوئین جب بعد نصف شب کے
عمار کو ہوش آیا وضو کر کے قضا ادا کیا چنانچہ یہ امر موجب زیادتی رنج جمیع صحابہ کا
ہوا فقط اسمقام پر لوگ عثمانکو ظالم قرار دیتے ہین کہ بلا ثبوت گناہ کے ایک صحابی کو
ناحق ظلم کیا فقط حق سبحانہ تعالی پارہ ۲۷ سورہ نجم رکوع ۱ مین شان جناب
رسالت مآب مین فرماتا ہے قولہ تعالی وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ
عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ترجمہ یعنے اور نہین گویا ہوا خواہش سے نہین ہے وہ مگر وحی ہے
کہ وحی کی گئے ہی تعلیم کیا محمد کو نہایت قوت والے نے فقط اس آیہ سے ظاہر ہے کہ
جناب رسالت پناہ کے اقوال و احکام بمنزلہ وحی خدا ہے چنانچہ مشہور رہے کہ جناب
سرور انبیا نے حکم ابن عاص اور مروان بن حکم کو بایماے رب العالمین مدینہ منورہ سے
پچیس فرسخ باہر نکلوا دیا تہا اور تا عہد خلیفہ ثانی یہ دونون مردود نہین آنے پائے
بعد ازان جب عہد عثمان کا ہوا اختیار پاکر برخلاف حکم جناب رسالت مآب کے
دونون مردود دونکو دو ہزار درہم خرچ راہ بہیجکر پہر مدینہ منورہ مین طلب کر کے قریب
منبر رسولخدا کے دونون کو جگہہ دی اور بکمال احترام و تعظیم پیش آیا روز اول لاکہہ دینار
حکم بن عاص کو دیا اور دونون کو اپنا وزیر و مشیر مقرر کیا لیکن عثمان باوجود جاننے
قرآن کے اس آیہ کریمہ سے جو پارہ ۲۸ سورہ مجادلہ رکوع ۳ مین واقع ہے

مطعن … قصہ نزدیک رکہنا عثمان کا مروان و حکم کو جو مردود رسولخدا تہے

یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءہم او ابناءہم او اخوانہم او عشیرتہم

ترجمہ یعنے نہ پاویگا تو قوم کو کہ ایمان لاے ساتھ خدا کے و بروز قیامت کہ وہ محبت
کرین اوس شخص سے کہ مخالفت کرے خدا و رسول کے اگرچہ ہون وہ باپ یا بیٹے یا برادران
یا قبایل اونکے فقط اس آیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مومن کو چاہئے کہ کفار اور منافق کو
دوست نہ کہین فقط اکثر لوگ خلیفہ ثالث کو کہتے ہین کہ اس آیہ سے برخلاف کیا تو گویا
خدا و رسولکے مخالفت کی پس اوسکے حق مین یہہ آیہ کریمہ جو پارہ ۵ سورہ النسا
رکوع ۷ مین واقع ہے لازم آے گا قولہ تعالی ومن یشاقق الرسول من بعد
ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت
مصیرا ترجمہ یعنے اور کوئی مخالفت کرے رسول کی جب معلوم ہو جاے اوسکو راہ کے
بات اور چلے سب مسلمانونکے راہ سے کج ہم اوسکو بھیجین گے اوسی طرف جو اوسنے پکڑے
اور ڈالین گے اوسکو دوزخ مین بہت بری جگہہ پونہچا فقط قول اہل تشیع ان آیات
کریمہ سے ظالم ہونا اور مخالفت کرنا خدا اور رسولکا اسے خلیفہ ثالث کا پایا جاتا ہے
پس بمصداق آیہ کریمہ جو پارہ ۱۲ سورہ ہود رکوع ۱۰ مین واقع ہے قولہ تعالی
ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار وما لکم من دون اللہ من اولیاء
ثم لا تنصرون ترجمہ یعنے نہ میل کرو تم طرف اونہون کے کہ ظلم کیا ہے پس مس کرے
تمکو آتش دوزخ اور نہین ہے واسطے تمہارے والے خدا سے کوئی دوست بعد اوسکے
نہ یاری دیے جاوگے تم فقط جب امر خلافت عثمان پر مستحکم ہوا قصد کیا کہ قرات
قرآن مطابق زید بن ثابت کے قرار دیوے چنانچہ منادی کروائے کہ صحائف قرآن
جسکے پاس جسقدر ہو حاضر کرے جسنے دیا لے لیا اور جسنے انکار کیا بجبر و تعدے

فقط عمداً مارڈالنا عبداللہ بن مسعود کو و کلام اللہ کا جلانا عثمان کا

قرآن تہا اوسنے چہپایا ہر چند حیلہ و حوالہ کیا یہانتک کہ خود عثمان اوسکے مکان پر جاکر بظلم قرآن
اوسکے گھر سے نکلواکے لایا اور جو کچہہ چاہا اوسمین لیکر مثل اور مصاحف کے جلا دیا جب عبد اللہ کو
یہہ خبر معلوم ہوئی مسجد مین جاکر طعن و تشنیع کیا یہ خبر عثمان کو پونہچی تب حکم دیا کہ عبد اللہ کو مارین
چنانچہ بحکم عثمان لوگون نے عبد اللہ بن مسعود کو اسقدر مارا کہ بعد تین روز کے وہ مرگیا جب
یہ خبر عایشہ کو پونہچی اوسنے کہا اَقْتُلُوْا اَحْرَقَ الْمُصَاحِفَ یعنے قتل کرو جلانے والے مصحف کو
اسمقام پر نسبت قتل کرنے عبد اللہ بن مسعود کے پارہ ۵- سورہ نسا رکوع ۱۳ مین
واقع ہے قولہ تعالی وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَہَنَّمُ خَالِدًا فِیْہَا وَغَضِبَ اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیْمًا ترجمہ یعنے اور جو شخص قتل کرے مومن کو دانستہ پس جزا
اوسکی جہنم ہے کہ ہمیشہ بیچ اوسکے رہیگا اور غضب کیا ہے خدا نے اوپر اوسکے اور لعنت کیا ہے
اوسپر اور مہیا کیا ہے واسطے اوسکے عذاب بزرگ کو فقط اب خلیفہ ثالث کیا کرینگے
اور یہہ قرآن جو فی الحال موجود ہے اسمین ضرور ہیر پہیر بہت ہوئی چنانچہ ایک ہیر پہیر واسطے
تصدیق کلام کے آیہ نمبری ۱۴ مین مندرج ہوا ہے اور بعضون نے لکہا ہے کہ مروان بن حکم
اور زیاد بن سمرہ کو کہ کاتب عثمان کے تہے حکم کیا کہ جمیع مصاحف سے تہوڑا تہوڑا لیکر جمع کرین
اور جو تصرف اسمین چاہا کیا اور باقی کو طشت مین رکہہ کر دہو ڈالا اور آگ مین جلا دیا
تاکہ کوئی شخص اون قرآن پر واقف نہو قول اہل حق ہر چند کہ عثمان نہایت کم عقل ہے
لیکن اونکو لازم تہا کہ جن جن سے مصاحف لیا تہا بعد نقل کے بجنسہ اون لوگونکو واپس
کر دیتے کہ وے لوگ بہی جامع قرآن سے مقابلہ کرکے اپنی اپنی تسکین کر لیتے نہ الزام تحریف کا
اون پر ہوتا و نہ محرق القرآن کہلاتے اب اس امر سے زیادہ تر ثابت ہوتا ہے بلکہ یقین
کامل پایا جاتا ہے کہ ضرور با لضرور تحریف کیا ہے اسے وجہ سے مصاحف کو جلایا

وصیت کی کہ عثمان اوسکے جنازے پر نماز نہ پڑہے چنانچہ عمار نے معہ چند اشخاص نماز جنازہ
پڑہ کر اوسکو دفن کیا جب یہہ خبر عثمان نے سنے عمار سے کہا کہ مجھکو کیون نہ خبر کے اوسنے کہا کہ وصیت
اوسکی تہی کہ میرے جنازہ پر عثمان نماز نہ پڑہے یہ سنکر عمار سے آزردہ ہوا اور کینہ اوسکے
دل مین عمار کے جانب سے پیدا ہوا کہ حال اوسکا اوپر بیان ہو چکا ہے اور ابن ابی الحدید شرح
نہج البلاغت مین اور علامہ حلے نے منہاج الکرامت مین نقل کی ہے کہ جب خبر شدت مرض
عبد اللہ بن مسعود کی عثمان نے سنی عیادت کو اوسکے گیا پوچہا کہ تجھکو کیا بیماری ہے اور کس چیز کا
شکوہ ہے اوسنے کہا کہ مجھکو اپنے گناہون کا شکوہ ہے عثمان نے کہا کہ تیرا دل کیا چاہتا ہے
اوسنے کہا کہ بجز رحمت خدا کے میرا دل کچھہ نہین چاہتا ہے عثمان نے کہا کہ تیرے لئے طبیب کو
بلاؤن اوسنے کہا کہ مجھکو طبیب نے بیمار کیا ہے عثمان نے کہا کہ جو عطا مینے تیرے موقوف کی ہے
تجھکو پہیر دون اوسنے کہا کہ جسوقت مجھکو احتیاج تہی تو نے چہین لیے اور جب مین اوس سے
مستغنی ہون تو مجھے دیتا ہے عثمان نے کہا کہ اگرچہ تجھکو احتیاج نہین ہے تو تیرے اولاد کے
کام اویگے اوسنے کہا کہ رزق میری اولاد کا خدا پر ہے اور خدا اونکے لئے کافی ہے
عثمان نے کہا یا ابا عبد الرحمن میرے واسطے استغفار و طلب آمرزش کر اوسنے کہا کہ امیدوار
ہون اور سوال کرتا ہون خدا سے کہ بروز حشر میری داد تجھسے لیوے یہ سنکر عثمان
چلا گیا اور عبد اللہ داخل رحمت الٰہی ہوا اور اکثر علمائے اور اہل سیر و تواریخ نے
نقل کی ہے کہ قبل اسکے عثمان نے بجرم اسباب تکے کہ تو قریہ زبدہ مین داخل ہوا اور دیکہا
کہ ابوذر غفاری مر گیا ہے اوسپر نماز کیون پڑہے اور شریک دفن کیون ہوا کیا
نہین جانتا تہا کہ وہ میرا مغضوب تہا چالیس تازیانہ عبد اللہ کو مارا تہا فقط اب اہل
انصاف غور کرین کہ اس سے ظالم تر کون شخص ہو گا کہ قرآن کو جلاوے اور نماز جنازہ

مبالغ کلی بیت المال سے واسطے تقسیم بنی امیہ کے طلب کیا حسب اتفاق اباذر غفاری
کسی کام کو اوسکے پاس گئے تہے عثمان نے ابوذر سے پوچہا کہ تجہکو یہ معلوم ہے کہ یہ مبالغ کسقدر
ہوگا ابوذر نے کہا کہ نہین معلوم عثمان نے کہا کہ یہ چہہ ہزار درہم ہین اورا تنے ہی اور منگوائے
ہین مجہکو اختیار ہے کہ جسکو چاہون دے دون ابوذر نے کہا تجہکو اختیار ہے لیکن مجہکو
یاد ہے کہ ایک روز صبح کے وقت جناب رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوا مین اوسوقت
حضرت کو دلگیر پایا مینے سبب ملال دریافت نہ کرسکا بعدہ اوسی روز بوقت ظہر پہر مین
حضرت کے خدمت مین گیا دیکہا تو حضرت خوش و خرم ہین عرض کیے مینے کہ یا رسول اللہ
بوقت صبح آپ ملول تہے اور اسوقت حضور بشاش ہین سبب اسکا کیا ہے فرمایا
کہ وقت صبح بیت المال مینے ایک جماعت کو تقسیم کیا تہا اوسمین سے چار دینار باقی تہے
کوئی ایسا مستحق نہ تہا کہ اوسکو دیتا اس جہت سے مین رنجیدہ تہا اسوقت قبل آنے کے
ایک شخص مستحق اوسکا آگیا وہ چار دینار اوسکو مینے دیے اس سبب سے خوشحال ہون
اوسوقت عثمان نے کعب الاخبار سے پوچہا کہ اے کعب اگر امام بیت المال سے تہوڑا سا
مستحق کو دیوے اور تہوڑا سا اسلئے رکہہ لیوے کہ بہر روزایام جسکو چاہے دیوے
تو کیا حرج ہے اوسنے کہا کہ اس امر مین امام پر کوئی گناہ نہین ہے ابوذر نے کہا کہ اے
کعب تو احکام شریعت نہین جانتا اور یہ آیہ جو پارہ ۱۰ سورہ توبہ رکوع ۵ مین
واقع ہے تلاوت کیا قوله تعالى وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ترجمہ یعنے جو لوگ سونا و چاندی جمع
کرتے ہین اور راہ خدا مین نہین دیتے اونکے واسطے خوش خبری دی تو عذاب

آوارہ وطن ... خلیفہ ثالث

رسولخدا سے مین نے [illegible] اگر باندیکر میرے [illegible] کیون نہ [illegible]

کرونگا ابوذر نے کہا کہ تم میرے قتل پر قادر نہین ہو مینے زبان مبارک رسولخدا سے سنا ہے

کہ مینے جب آل عاص کے تیس عدد ہونگے تو قرآن کو اپنی رائے پر تاویل اور دین کو تباہ

کرینگے اور تجھکو شہر و آبادی سے اخراج کرینگے یہہ سنکر حضار مجلس سے عثمان نے پوچھا کہ تمنے یہ حدیث

سنی ہے رسولخدا سے سبنے بپاس خاطر عثمان تکذیب ابوذر کی کے عثمان نے کہا کہ علی

علیہ السلام کو بلاؤ جب حضرت تشریف لائے عثمان نے حضرت سے پوچھا کہ تمنے یہ حدیث

رسولخدا سے سنی ہے حضرت نے تصدیق کی پس ابوذر نے رو کر کہا الحمد للہ کہ مین کاذب

نہین ہوا عثمان نے ابوذر سے کہا کہ تجہے قسم ہے رسولخدا کی کہ تو کہان رہا چاہتا ہے ابوذر نے

کہا کہ مین حرم مین رہنا چاہتا ہون کہ عبادت خدا کی کرون لیکن رسولخدا نے مجہے خبر دی ہے

کہ تجھکو حرم سے محروم کرینگے بلکہ تجھکو ربذہ مین بہیجینگے اور تو تنہا رہیگا اور تنہا مریگا اور تنہا

محشور ہوگا اور تنہا داخل بہشت ہوگا اور جب دنیا سے مفارقت کریگا ایک جماعت

عراق سے آویگی تیری تجہیز و تکفین کرینگے عثمان یہہ سنکر خشمناک ہوا اور حکم دیا کہ ابوذر کو

مدینہ سے اخراج کرین اور شتر برہنہ پر سوار کرکے ربذہ مین بہیجین اور منادی کردی گئی

کہ کوئی شخص مشایعت ابوذر کی نکرے چنانچہ بموجب حکم عثمان کے ایک شتر تعین کیا گیا کہ وہ شتر برہنہ

پر ابوذر کو سوار کرکے ربذہ مین پہونچا دے لیکن جناب امیر و امام حسنین علیہم السلام و سلمان فارسی

و عبداللہ بن عباس نے مشایعت ابوذر کی تا حد وسیع کیا فقط مخفی نرہے کہ عثمان نے

یہہ بہت برا کیا جسطرح سے ابوذر سے قسم لی تہی اور ابوذر نے مکہ معظمہ کے درخواست کی تہی

مطابق اوسکے عمل مین لاتے برعکس ابوذر کے خواہش کی نکرتے کیونکہ برعکس کرنا فعل دیوزاد

کا ہے نقل چنانچہ شاہنامہ مین لکہا ہے کہ جب اکوان دیو نے رستم کو معہ اوسکے

سوچاکہ دیوزادونکا قول برعکس ہوتا ہے اگرمین اوسکو ساتہ دریاکے چاہا پہینکدے تو
برعکس کسی پہاڑ یا زمین سخت پر پہینکدے گا پس رستم نے کہاکہ تو مجہے کسی پہاڑ یا زمین سخت
پر پہینکدے اوسنے برعکس اوسکے کہنے کے دریامین رستم کو پہینکدیا پس اسجگہ پر عثمان کو لازم تہا
کہ ابوذر سے کہ وہ بہی صحابہ رسول تہے اونکے ساتہ کار دیوزادکا نکرتے فقط الغرض جب
ابوذر معہ اپنی دخترکے زبدہ مین داخل ہوئے وہان ایک سر دو رمیان بیابانکے ہی اور پچیس فرسخ
گرد اوسکے نشان آبادی کا نہین ہے اور بجز آب شور شیرین نایاب وہان پر مقیم ہوئے حتے کہ
بیمار ہوے اور انتقال کیا دختر اونکے حیران و پریشان تہی شعر بکسے میری التصوکیجیو اوسکے دستو
لاش کفنائی پڑے ہی گورکن ملتا نہین * ناگاہ قافلہ عراق سے وارد ہوا اوس دختر نے
خبر رحلت ابوذر غفاری کے میر قافلہ سے بیان کیا اہل قافلہ نے ابوذر کے تجہیز و تکفین
حلہ فاخرہ سے کرکے اونکو سپرد زمین کیا اور ایک روایت مین وارد ہے کہ ابوذر کے
ہمراہ دختر و غلام اونکا تہا اون سبکو اہل قافلہ نے ہمراہ اپنے لیکر شہر مین داخل ہوئے فقط
اہل انصاف ایسے شخص کو ظالم مین شمار کرینگے یا نیک جانینگے اور ایسا شخص لایق یادے حال قتل عثمان خلیفہ ثالث کے
یا بیزاری کے ہے فقط عثمان نے اپنے عہد خلافت مین عبد اللہ بن مسعود بن عاص کو کہ وہ
فاسق و شارب الخمر و ظالم تہا حاکم مصر مقرر کرکے روانہ کیا اوس شخص نے مصر مین جاکر مسلمانون
پر ظلم و تعدی شروع کیا جب وہ لوگ نہایت تنگ ہوئے بہت سے مسلمان فریادے
مدینہ مین پیش عثمان آئے اور بالکل حال جور و ظلم عبد اللہ کا بیان کیا چنانچہ عثمان نے
ظاہرا اون سبکے تسلی کرکے واپس کیا اور پیچہے سے عبد اللہ کو لکہا کہ اہل مصر تیری شکایات
لیکر میرے پاس آئے تہے مینے اونکو روانہ کیا ہے ہرگاہ وہ سب وہان پونہچین پس
تو آگے سے زیادہ اون پر دست تعدی دراز کرنا کہ پہر حوصلہ آنے کا باقی نرہے
بعض

ہے یہین کہ سنہ بارہ ایک نوبت ... ہوئے ... اور عثمان نے کہا کہ یا تو آپ

خلافت سے معزول کردیا اپنے حاکم کو مصر سے تبدیل کر مسلمان اوسکے ہاتھہ سے اسقدر

تنگ ہوئی ہین کہ نوبت جان تک پہونچے ہے چنانچہ سب صحابہ نے متفق ہوکے باتو دہا یہ بات

ٹہرائی کہ محمد بن ابوبکر حاکم مصر مقرر ہو اور عبداللہ معزول کیا جائے اور فرمان لکہا گیا

بعد مہر و دستخط کے محمد کو دیا گیا جب بوقت رخصت محمد حضرت امیر علیہ السلام کے خدمت مین

گیا حضرت نے کہا کہ اس سفر مین تو اپنے کو احتیاط کرنا کیونکہ عثمان تیرے قتل کی تدبیر مین ہے

عجب نہین ہے کہ عنقریب تو راہ سے واپس آوے فقط حسب فرمان جناب امیر علیہ السلام

خود محمد اور رفقائی محمد کمال احتیاط سے جاتے تھے ایک روز ایک منزل پر قافلہ اوترا

مصریان واسطے سیر کے گئے تھے دیکھا کہ ایک شتر سوار مدینہ سے سمت مصر جاتا ہے اوس سے

پوچھا کہ تو کہان سے آیا ہے اور کہان جائے گا وہ گہبرا کے رہ گیا مصریونکو شک ہوا

اوسکو گرفتار کرکے محمد کے پاس لائے اور اوسکے تلاشی لی تو ایک ہمریق خشک مین

ایک خط پایا لفافہ پر نام کاتب عثمان تہا اور بنام عبداللہ بن مسعود بن عاص

لکہا تہا اوسکو کہولا اور پڑہا تو اوسمین یہ لکہا تہا کہ من عثمان الی عبداللہ اذا اتاک

محمد فاقتلہ وقرّ علی عملک واحبس المتظلمین حتّے یاتیک رائی فقط یعنے یہ خط

عثمان کا ہے واسطے عبداللہ بن مسعود کے جب محمد داخل مصر ہوا وسکو قتل کر

اور بدستور تو اپنی حکومت پر رہ اور متظلمین کو قید کر جب تک مین کوئی حکم نہ دون فقط

جب محمد بن ابوبکر اس حال سے واقف ہوے واپس ہوکر مدینہ مین آئے اور علی مرتضے پر

خطبہ مین عثمان کے کہ سب صحابہ و انصار جمع تھے عثمان سے پوچھا کہ کیا کہتا ہے تو اوس شخص کے

حق مین کہ جو دعوی اسلام و امامت اہل اسلام کرتا ہو وہ بے گناہ اپنے برادر

مسلمان ... کے ... قتل ... ہے

تب محمد نے وہ خط کھول کر برملا منبر پر کھڑے ہو کے پڑھا اور حضار و عثمانکو دکھلایا تب عثمان نے
کہا کہ یہ خط میں نے نہیں لکھا ہے محمد نے کہا کہ مہر تیری اسپر موجود ہے اوسنے کہا کہ مروان نے
مہر کردی ہوگی محمد اور اہل مصر نے کہا کہ اگر یہ خط مروان نے لکھا ہے تو مروان کو ہمارے حوالہ کر
عثمان نے کہا کہ یہ مجھسے نہوگا اس گفتگو سے مہاجر و انصار اوٹھ کھڑے ہوئے تب عثمان
منبر سے کود کے بھاگ کر گھر میں اپنے گھس گیا اور دروازہ بند کر لیا اوس وقت مہاجر و انصار سب
اپنے اپنے گھر چلے گئے اور مصریون نے مکان عثمانکا محاصرہ کر لیا اور پانی بند کر دیا آخر
تیسرے روز باتفاق مہاجر و انصار مصریان نے سیڑھی لگا کر اندر مکان کے آئے اور
دروازہ کھولدیا کہ بہت سے لوگ اندر مکان کے آئے عثمانکو مار ڈالا گیا اور تین روز تک لاش اونکی
تمام کوچہ و بازار مدینہ میں ایک تختہ پر باندھ کر گھسیٹا کئے بعدہ مزبلہ میں پھینک دیا
شب کو مروان وغیرہ نے یہودیونکے مقبرہ میں گاڑ دیا چنانچہ معاویہ نے بعد اپنے اوسقدر
زمین کو ایک دیوار کھینچ کے شامل بقیع کے کردیا ہے اب بھی دیکھنے سے صاف معلوم
ہوتا ہے کہ یہ زمین بقیع کی نہیں ہے یہ قبرستان یہودیانکے ہے فقط اس مقام پر اہل انصاف
ایسے شخص کو کیا کہینگے اور ایسا شخص لائق یاری یا بیزاری کے ہے فقط چنانچہ اس امر کا
استفتار علمائے اہل سنت کے پاس بھیجا گیا تھا ہنوز جواب نہ آیا وہ یہہ ہے استفتار
کیا ارشاد فرماتے ہیں علمائے اہل سنت و جماعت اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص
خلیفہ وقت و جانشین جناب رسالتمآب صلعم سے مخالفت کرے یا کسی وجہ سے
خلیفہ وقت کو قتل کرے یا پانی بند کرے یا اوسنے پیدا جنگ و جدال کرے کہ جسکے
باعث ہزاروں مسلمانکا خون ہوا ہو یا سب و دشنام کرے پس ایسے شخص کے حق میں
از روی عقاید و شرع شریف کیا حکم ہے اور اوسکو کیا کہنا اور کیا سمجھنا چاہئے

استفتار در بارہ سب خلیفہ وقت

وشرح معاف صاف فرق نہین کر دیتے یعنی خود حضرت ہمیشہ او توجہ و افقط و در اکثر معاندین مثل
معنی بہنانے والے آیات و احادیث کے اس خط نوشتہ عثمان مین بیچ چہپانے ہین کہ فاقتلہ
و فاقبلہ مین نقطے کا فرق ہے بجائے اسکے مصریون نے حرف تا اپنی طرف سے نقطہ دیکر ظاہر
کیا تہا فقط یہہ سب باتین بناوٹ کی ہین اولاً اگر یہہ نقطے کا پہیر بدل صحیح ہوتا تو اوس وقت
عثمان نے کہا ہوتا کیون خط سے انکار کیا اور کہا کہ مہر میری مروان نے کر دی ہوگی ثانیاً
اگر نقطے کا اختلاف تہا تو خلیفہ کا بہاگ جانا کیسا اور جب مصریون نے مروانکو خلیفہ سے
طلب کیا تہا تو انکار کیسا کہ ہم اوسکو نہ دینگے ثالثاً اوس مقام پر مہاجر و صحاب و انصار
موجود تہے اونہون نے بہی اوس خط کو دیکہا تہا کیا اون لوگونکو بہی اختلاف نقطے کا معلوم
نہوا فقط اب یہہ بندش ہاردنگی ہے ورنہ جو اصل بات تہی راویون نے لکہا ہے وقد بیان حال
عایشہ دختر ابوبکر کا یہہ ہے کہ راوی کہتا ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے ایک روز فرمایا
کہ صفورہ دختر شعیب پیغمبر کہ وہ زوجہ حضرت موسی علیہ السلام کی تہی بعد رحلت موسی کے
حضرت یوشع بن نون وصی پیغمبر پر خروج کیا اور یوشع نے صفورہ کو اسیر کر کے بسبب
حرمت حضرت موسی علے نبینا کی رہائی دی اسیطرح سے میرے ازواج سے ایک عورت
بعد میرے میرے وصی پر خروج کریگی اور اسیر ہوگی یہہ خبر سنکر ازواج خدمتمین جناب
پیغمبر کے حاضر ہوکر درجہ درجہ عرض کیا کہ آپ دعا فرمائے کہ ہم سے یہہ فعل وقوع مین نہ آوے
اوسوقت حضرت نے یہہ آیہ تلاوت فرمایا قولہ تعالی وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا
تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ ترجمہ یعنے اور رہو تم اپنے گہرونمین اور نہ باہر جاؤ تم مثل باہر پہرنیوالیکے
جیسا کہ ایام جاہلیت مین وہ آرایش کرتے تہین اور برپا رکہو تم نماز کو اور دو تم زکوۃ کو

واقع ہے فقط آیہ دیگر قولہ تعالی یانساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ
یضاعف لہا العذاب ضعفین ط وکان ذالک علی اللہ یسیرا ترجمہ یعنے اے زنان
پیغمبر جو بجالاوے تم مین سے معصیت کو کہ ظاہر ہو زیادہ کیا جاویگا واسطے اوسکے عذاب دونا
اور ہے یہہ امر نزد خدا کے آسان فقط یہہ آیہ اوسی پارہ وہی سورہ وہی رکوع مین واقع ہے فقط
اور حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجھکو برسالت طرف حق کے بھیجا ہے جبرئیل نے مجھکو خبر دی ہے کہ
اصحاب جمل ملعون ہین فقط اور بخاری نے صحیح مین ابوبکرہ سے کہ یہہ شخص اہل جمل سے تہا
وہ کہتا ہے کہ مینے دیکھا جب لوگون نے حضرت عایشہ کا ہودج گھیر لیا تو مجھکو تردد عظیم ہوا
دفعتًا مجھکو یہ بات یاد آئی کہ ایک روز مین خدمت مین جناب رسالت پناہ کی بیٹھا تھا
کسی نے ذکر کیا کہ حاکم اہل فارس عورت ہے حضرت نے فرمایا کہ لن یفلح اللہ قوما ولوا امرہم
امراۃ فقط یعنے ہرگز فلاح ورستگاری نہین ہے اوس جماعت کو کہ جنکے حاکم عورت ہو فقط
الغرض بعد وفات جناب سرور کائنات واصحاب ثلثہ کے جب جناب امیر علیہ السلام نے
مسند خلافت ظاہری پر جلوس فرمایا یعنے حق بمرکز قرار گرفت اوسوقت عایشہ زوجہ پیغمبر
کہ آتش عداوت دیرینہ اوسکے قلب مین شعلہ زن ہوئی ظاہرا بہ بہانہ حج کیواسطے بدلا
لینے خون عثمان کے امام زمان وصی برحق وخلیفہ وقت وجانشین پیغمبر سے لڑنے پر تیار ہوئے
اور طلحہ وزبیر دونون زیر وشیر اوسکے ہوئے چنانچہ ایک قطعہ اس مقام پر کیا خوب یاد آیا ہے
قطعہ حمیرہ جنگ جو باحیدر آمد * کہ جنگش جنگ باپیغمبر آمد * پدر بوبکر تر سوگ و
جہان بود * ولیکن دختر ش جنگی بر آمد * بلکہ اس بارہ مین ایک استفتا علمائے
اہلسنت وجماعت سے کیا گیا آج تک کسی نے جواب اسکا نہین دیا وہ یہ ہے استفتا
کیا ارشاد فرماتے ہین علمائے اہلسنت وجماعت اس مسئلہ مین کہ یہہ آیہ کریمہ قولہ تعالی

استفتا

حال جنگ جمل

وَاتَّقِينَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قولہ تعالٰی یَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَنْ يَأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ

يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا اگس بارہ مین جو کسکے واسطے

نازل ہی اور ان آیات کریمہ سے جو کوئی تخلف کرے پس اوسکے حق مین اطلاق قولہ تعالٰی

وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ کا ہوسکتا ہے یا نہین بینوا و توجروا

جواب اسکا تفسیر کلام الٰہی سے معہ نام او تفسیر کے مفصل و مشرح مزین بمہر و دستخط

فرمت ہو فقط القصہ ابو نعیم و ابن ابی الحدید وغیرہ نے نقل کی ہے کہ عایشہ معہ طلحہ و زبیر

مشیران اپنے ہزار ہا بنی امیہ کو ہمراہ لیکر بقصد جنگ جناب امیر علیہ السلام مکہ سے

روانہ بصرہ ہوئے بروقت روانگی ایک شتر عسکر نامی کہ بلند قامت تہا واسطے سواری کے

لوگ لائی جب عایشہ نے نام شتر کا عسکر سنا پشیمان ہو کر کہا کہ رسول خدا نے مجھکو خبر دی تہے

کا اجتناب و احتیاط کرنا شتر عسکر کے سواری سے پس طلحہ و زبیر نے نام شتر تبدیل کر کے

اور پوست پلنگ اوسے شتر عسکر پر ڈالکر عایشہ کو اپنے دام فریب مین لاکر سوار کرایا اور

جب مقام حواب مین پونہچے کتون نے وہانکے بھونکنا شروع کیا آواز سگونکے سنکر عایشہ نے

کہا کہ اس موضع کا کیا نام ہے لوگون نے کہا کہ حواب کہتے ہین اوسوقت عایشہ کہنے لگے

کہ مینے رسول خدا سے خود سنا ہے کہ ایک عورت میرے ازواج ناحق پر میرے وصی سے لڑیگی

اور جب موضع حواب مین داخل ہو کے سگان وہانکے اوسکو دیکہہ کر بھونکینگے اوسدن

پہر وہی مشیران نے پچاس آدمیون سے گواہی دلوائی کہ یہ موضع حواب نہین ہے جب مقام

جمل مین مقابلہ ہوا اوسوقت قریب سولہ ہزار مردونکے قتل ہوے اور عایشہ اسیر ہوئی مگر جناب امیر

علیہ السلام نے عایشہ کو باعث زوجہ رسول خدا کے باعزت و حرمت لاکر مدینہ مین بٹہلایا

لیکن باوصف پشیمان ہونیکے اپنے کینہ سے وہ ناشدنی باز نہ اکر پیراہن خون آلودہ عثمان کا

وذی عقل سے استفسار ہے کہ باوجود ہونے زوجہ پیغمبر کے اور جاننے و سننے آیات خدا کے اور احادیث
جناب رسولخدا کے برعکس مثل ایام جہالت کے دہ بدہ پہرنا و خلیفہ وقت و وصی برحق رسولخدا سے
ناحق جنگ و جدال کرنا جسکے سبب سے ہزارہا بندگان خدا کا خون ہوا مصداق آیہ کریمہ پارہ
۶ سورہ مایدہ رکوع ۷ میں واقع ہے قولہ تعالیٰ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ
ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ ترجمہ یعنے اور جو کوئی نہ حکم مانے ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کیا ہے خدا نے
پس وہ کافر ہے فقط پس ایسی عورت کو کیا کہینگے اور ظاہر ہے کہ یہی عایشہ نے عثمان کے
حق میں جب وسنے کلام اللہ جلایا تھا اُقْتُلُوا اِحْرَاقَ الْمُصْحَفِ کہتے تھی اور نام اوسکا نعثل
رکھتا اور نعثل نام ایک یہودی دراز ریش کا یعنے مشکل خلیفہ ثالث کے تھا اسوجہ سے
عایشہ نے نام رکھا تھا اور جب عثمان نے محمد ابن ابوبکر یعنے برادر عایشہ کو قتل کیو اسطے
خط لکھا تھا وہ سب باتین صرف جناب امیر کے خلافت ہونیکے باعث سے بھول گئی اونسے
لڑنیکو دفعتا کمر باندہے اپنے بہائی محمد کا کچہہ پاس و لحاظ نکیا ان سب حرکات سے عداوت
عایشہ کے ساتھہ جناب امیر علیہ السلام کی ثابت ہے بلکہ قبل اسکے ایکروز عایشہ نے ام سلمہ سے
کہا تھا کہ رسولخدا نے مجھسے فرمایا کہ اے عایشہ تو علی سے ہرگز مخالفت نکرنا وہ بات ام سلمہ کو
یاد تھی بعد جنگ جمل کے ایک روز بطور تذکرہ کے ام سلمہ نے کہا کہ کیون عایشہ ابھی حال کی
بات ہے کہ جب عثمان نے عبد اللہ بن مسعود کو جانسے مارا قران جلایا اور عمار یاسر کو
اسقدر مارا کہ عارضہ فتق کا ہوا اور محمد تیرے بہائی کو بارادہ قتل اوسکے خط لکھا او
وہ ظاہر ہوا اوسوقت تو عثمان کو ساتھہ کفر کے نسبت دیتی تھے اور قتل کا اوسکے
حکم دیتی تہی اور وہی عثمان ہے کہ اب بعد مارے جانے سے اوسکے اپنے بہائی محمد سے
بالکل خبر گیا ... سکینگا کہ جسکے باعث سے عثمان مارا گیا اسم کیا وجہ ہے کہ ابتک ...

خجل ہوکر سکوت کیا فقط سچ ہے بقول شیخ سعدی عاقبت گرگ زادہ گرگ شود ۔
گرچہ با آدمی بزرگ شود ۔ ایضاً پرتو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بدست ۔ تربیت
نا اہل را چون گردگان بر گنبد است ۔ الغرض عائشہ بعد جنگ جمل جب مدینہ مین آئے
تو پوشیدہ پوشیدہ بصلاح طلحہ وغیرہ کے پیراہن خون آلودہ عثمان کا شام مین معاویہ کے
پاس واسطے بدلا لینے خون عثمان کے بھیجکر اوسکو برانگیختہ کیا کہ جنگ صفین ہوے فقط
اور ایک کیادی دیگر عائشہ یہ ہے کہ درمیان جناب امام حسن علیہ السلام و عائشہ کے
عہد و پیمان ہوا تہا کہ ہم تم مین سے جو پہلے مرے وہ روضہ رسول خدا مین مدفون ہوویگا ۔
جناب امام حسن علیہ السلام بزہر دغا شہید ہوے اور تابوت جناب کا لوگون نے
مطابق عہد و وعدہ کے روضہ رسول خدا پر لیگئے برخلاف اوسکے عائشہ خود شتر یا خچر پر
سوار ہوکے معہ مروان بن حکم باجماع کثیر بنی امیہ کو لیکر آئی اور نعش جناب امام حسن پر
تیرباران کی حتے کہ چالیس تیر تابوت سے نکالے گئے آخر کار عباس نے بہزار محنت و مشقت
اوس فتنہ کو رفع کیا یہہ روایت حد تحقیق مین ہے اور جنت البقیع مین دفن کیا فقط اسجگہ پر
انصاف شرط ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام سبط رسول اللہ تہے اور آیات
نمبر ۱ و ۲ و ۳ و احادیث نمبر ۴ و ۵ و ۶۴ و ۶۵ مین شریک ہین یا نہین اور تخلف
کنندہ ان آیات و احادیث کا کافر ہے یا نہین پہر ایسا شخص قابل یاری یا بیزاری کے ہے فقط
ہر چند کہ معاندان خاندان رسالت و پیران اصحاب ضلالت سے جب کچہہ نہ بن آئے
تو یہ بات واسطے رفع الزام کے نکالی ہے کہ یہ مقابلہ جنگ جمل کا با خود ہا ساس و داماد کا ہے
اسمین احتیاج چون و چرا کی نہین ہے اور اصحاب جنگ جمل نے توبہ کی ہے فقط سبحان اللہ

احوال تیرباران کرنا نعش جناب امام حسن علیہ السلام پر

اولاً توبہ کہین سے ثابت نہین ہے کہ اونہون نے کی ہے بالفرض و التقدیر کیسی ہی سچ سے طوعاً و کرہاً
توبہ قبول بھی کر لی جائے بعد جنگ جمل جب عایشہ مدینہ مین آئے تو چپکے چپکے پیراہن
خون آلودہ عثمانکا شام مین معاویہ کے پاس بھیجنا کیسا ہے یہ بھی توبہ مین داخل ہے یا علیحدہ ہے
ثانیاً جنگ جمل مین قریب سولہ ہزار مسلمانکے مارے گئے پس یہ خون ناحق کسکے گردن پر
عاید ہوگا یہ خون مسلمانونکا توبہ کرنے سے معاف ہوجائے گا کیونکہ پارہ ۵ سورہ نسا
رکوع ۱۳ مین حق تعالی فرماتا ہے قولہ تعالے وَمَن یَقتُل مُؤمِناً مُتَعَمِّداً فَجَزَاؤُہٗ
جَہَنَّمُ خَالِداً فِیہَا وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیہِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَاباً عَظِیماً - ترجمہ یعنے اور جو شخص
کہ قتل کرے مومن کو دانستہ مین پس جزا اوسکی جہنم ہے کہ ہمیشہ اوسمین رہیگا اور غضب کیا ہے
خدانے اوپر اوسکے اور لعنت کی اوسپر اور مہیا کیا ہے واسطے اوسکے عذاب بزرگ کو فقط
ہرگاہ ایک مومن کو قتل کرنے کا اسقدر عقاب ہے اور جنگ جمل مین تخمیناً سولہ ہزار مسلمان قتل
ہوئے ہین ثالثاً باوصف وعدہ کے تابوت جناب امام حسن علیہ السلام پر تیر باران
کرنا کیسا ہے تو توبہ سے بھی بڑھ گیا بلکہ دونا گناہ ہوگیا اب تو لینے کے دینے پڑے رابعاً
مثل مشہور ہے کہ ڈاین کو بھی داماد پیارا ہوتا ہے یہ کیسی ساس تھی کہ ایسے داماد سے کہ جسکے
ثنا و صفت خدانے کلام اللہ مین برابر کی ہے اور رسول خدا نے کیسے کیسے اوصاف
بیان کیے ہین علاوہ اسکے جوانمرد و شجاع و کرار غیر فرار جسکو خدانے ذوالفقار عطا کی شعر
سخی وہ کہ تلوار قاتل کو دی ٭ انگوٹھی مصلے پہ سایل کو دی ٭ اور عالم ہے علوم کا ایسے
داماد سے ساس کا جنگ و جدال کرنا کیا باعث خاص تھا یہ رشتہ داری ساس و داماد کے
واسطے بچاؤ کے قایم کی گئی ہے ورنہ درحقیقت عایشہ کو عداوت قلبی خاندان نبوی سے
تھی چنانچہ صاحب عمدہ تحقیق نے فصل ۲۴ مین خود عایشہ سے روایت لکھی ہے

رہوتی اونکو بہت چاہتے تہے اور بعد وفات اونکے اکثر گوشت بکرے کا ذبح کرکے

اونکے دوستدار عورات کو تقسیم کرتے تہے اور مسٹر گبن مورخ دہریہ کے نسبت صاحب تحقیق

لکہتا ہے کہ اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ علی علیہ السلام کو حصول خلافت مین بوجہ سازش کے

عایشہ کے تین بار شکست ہوئی اگرچہ خلافت بدرجہ چہارم حضرت علی کو ملی لیکن اوسکا یہ

انجام بوجہ سازش عایشہ کے یہ ہوا کہ طلحہ و زبیر کو لیکر خود لڑی اور کرتا خون آلودہ عثمان کا

دمشق مین معاویہ کے پاس بہیجا اور حضرت امام حسنؑ کو باوصف وعدہ سابق کے روضہ بار

رسول خدا مین دفن ہونے نہ دیا فقط بس یہ ایسی ہی ساس تہی کہ داماد کو دیکہ نہ سکتے تہے

جب دیکہتی تہی کلیجا اپنا مسوس کی خون جگر اپنا پی کے رہ جاتی تہی آخر کار ایسے غم و غصہ مین

اندہی ہو کے بیٹہی کیون نہ نعوذ باللہ توبہ شکست ہوئی اور عداوت عایشہ کے ساتہ

خاندان نبوت کی پائی گئی یا نہین بس ایسی عورت لایق پادری یا بیزارے کے ہے فقط

حال حفصہ

اور حال حفصہ کا یہ ہے کہ یہ عورت زشت رو و بدقوارہ و کج منظر از حد تہی اور سن سیدہ تہی

مدارج النبوت مین لکہا ہے جب شوہر اول حفصہ کسی غزوہ مین مارا گیا عمر نے عثمان سے

واسطے عقد اوسکے کہا اونہون نے باعث زشت خوئی و بدشکلی کے نامنظور کیا تب ابوبکر سے

درخواست عقد کی اوسکے خواستگار ہوا ابوبکر نے بہی بوجہ کج منظر ہونیکے انکار کیا

تب ناچار ہو کے عمر نے حضرت سے بطور استغاثہ کے عرض کیا کہ حفصہ کو کوئی شخص مسلمانون سے

قبول نہین کرتا ہے اب ہم کیا کرین چونکہ اوسوقت مین مسلمان کم تہے حضرت کو یہ خیال

ہوا کہ ایسا نہو کہ عمر بہی بسبب نہونے عقد حفصہ کے خود کافر ہو کے کسی کافر سے عقد

اپنی دختر کا کر دیوی اور دین سے دست بردار ہو کے شریک کفار ہوجاوے لہذا

فرمایا کہ اگر کوئی نہین قبول کرتا ہے تو ہمنے حفصہ کو اپنے اوپر لیا چنانچہ حضرت نے

بہ نسبت اوسکے کم سن کنواری کنیان بہ رنگ مرغ ہے بلایا م اوسکا حصر سے تمیز رکہا تہا
اور حفصہ عایشہ کے تابعداری کرتے تہی ہر حال مین اوسکے شریک ہاتی تہی اثر صحبت سے
وہ بہی دشمن جناب امیر علیہ السلام کی ہو گئے راوی کہتا ہے کہ جب جناب حیدر کرار واسطے
جنگ جمل کے متوجہ بصرہ ہوئے ایک منزل مین بانتظار لشکر کے متوقف ہوی چونکہ عایشہ
مقام جمل مین پونہچ گئے تہی ایک خط حفصہ اپنی سوت کو جس سے زیادہ تر ارتباط تہا لکہا
کہ باعث خوف و رعب میرے علی علیہ السلام بصرہ مین مقیم ہین نہ یہانتک آتی ہین نہ پہر جاتے
ہین جب وہ خط مدینہ مین آیا حفصہ نے زنان مغنیہ کو طلب کر کے اوس مضمون خط کو منظوم
کر کے مغنیہ کو بتا دیا وہ دف بجا بجا کر اونہین اشعار کو گاتی تہین اور حفصہ معہ ہمراہیان
اپنے خوشی کر رہے تہی ناگاہ جناب ام کلثوم دختر جناب امیر علیہ السلام کا گذر اوسکے مکانین
ہوا دیکہا کہ مذمت جناب امیر علیہ السلام کی مغنیہ دف بجا کر گا رہی ہے اور حفصہ خوشی
سرور مین ہے لیکن باعث نقاب برقع وغیرہ کے پہچانی نگئی اون جناب کو نہین پہچانا جب حفصہ نے
بخوبی سن لیا نقاب چہرہ سے اپنے اوٹہا لیا حفصہ نے دیکہا اور اپنے کردار کا خیال کر کے
خشک ہو گئے اور عذر خواہی کرنے لگی جناب ام کلثوم نے کہا کہ تیرا اور عایشہ کا اور تم دونو نکے
باپکا ظلم ہمارے خاندان پر تازہ نہین ہے بلکہ قدیم سے ہی جیسا کہ تو نے اور عایشہ نے آج
قصد ہلاکت میرے باپ کا کیا ہے اوسیطرح سے عمر اور ابو بکر نے بہی قصد ہلاکت جناب سرور خدا
کا کیا تہا کہ حق تعالی نے اونکو شر سے اون ظالمونکے محفوظ رکہا اور یہہ آیہ جو پارہ ۲۸ مین
سورہ تحریم رکوع ۱ مین واقع ہے تلاوت کر کے اپنی مکان پر واپس آئین قولہ تعالی
وَاِنْ تَظَاہَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ مَوْلٰاہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰئِکَةُ بَعْدَ
ذٰلِکَ ظَہِیْرٌ ۔ ترجمہ یعنے اور اگر مدد کرو تم دونون اوپر اوسی قصد کے پس بدرستیکہ

واقع ہے آیہ عایشہ حفصہ کے بارہ مین نزول ہوا ہے جسوقت کہ رسولخدا نے راز اپنا

درباره ماریہ قبطیہ کے حفصہ سے کہا اور فرمایا کسی پر ظاہر نکرنا اوسنے باوجود منع کے عایشہ سے

کہدیا کہ حضرت نے میرے خاطر سے ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام فرمایا ہے اور عایشہ نے کنایتًا

حضرت سے کہا اوسوقت یہ آیہ نازل ہوا یعنے عایشہ وحفصہ دونون اگر اپنے قصد پر مدد کرتی

ہین تو مددگار پیغمبر کا خدا و جبریل و علی مرتضی ہین و بعد اسکے ملائکہ مددگار ہین فقط اس مقام سے

ثابت ہوا کہ حفصہ جناب امیر علیہ السلام کے دشمن کے دوست ہی پس یہ بھی دشمن تصور کیجاینگے

جیسا کہ عنوان تمہید مین ذکر اسکا ہو چکا ہے فقط صحیح بخاری مین اس آیہ کی تفسیر مین

جو پارہ ۲۸ سورہ تحریم رکوع ۱ مین واقع ہے قوله تعالیٰ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلیٰ بَعْضِ

اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا ترجمہ یعنے وقتیکہ پیغمبر نے راز اپنا بعض ازواج سے کہا اور منع فرمایا کہ ظاہر

نکرنا کسی پر فقط اسطرحسے لکہا ہے کہ عبد اللہ بن حسین کہتا ہے کہ مینے ابن عباس سے

سنا کہ وہ کہتے ہے کہ جب یہہ آیہ نازل ہوا مینے قصد کیا کہ دریافت کرون مین حال اسکا

عمر سے اور پوچہا مینے کہ وہ دو عورات کون ہین جنہون نے افشاے راز رسولخدا کا

کیا ہے میرا کلام پورا ہو نے نپایا تہا کہ عمر نے کہا کہ عایشہ وحفصہ تہین فقط اب

اہل انصاف کے نزدیک ایسی عورات لایق یاری یا بیزاری کے ہین فقط بعضی خارجی

معاویہ شاہی کہتے ہین کہ ہرگاہ جناب پیغمبر نے خلفای ثلثہ و طلحہ و زبیر و سعد ابن

ابی وقاص و عبد الرحمن بن عوف و عبیدہ بن جراح و سعد ابن زید کے واسطے

بشارت جنت کی دی ہے اور یہی لوگ معہ علیؑ کے داخل عشرہ مبشرہ کے ہین

اور عایشہ وحفصہ زوجہ و ہمبستر رسولخدا کی تہین پس یہہ سب لوگ کیونکر سواے

علیؑ کے دوزخ مین جا سکتے ہین اہل تشیع دروغ گو ہین ناحق لعن و طعن کہکر خود

عزازیل معلم الملکوت کے واسطے کس طرحکا درجہ و رتبہ دیا تہا کہ تمام فرشتونکا سردار و مقرب بارگاہ
رب العالمین تہا پس اندک نافرمانی مین جناب باری تعالی کے باعث نکرنے سجدہ آدم علی نبینا علیہ
السّلام کے ایسا راندا گیا کہ ابلیس ملقب بہ شیطان ہوگیا چنانچہ پارہ ۱۔ سورہ بقر
رکوع ۴ مین اللہ تعالی فرماتا ہے قولہ تعالی وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا
اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ۔ ترجمہ یعنے اور جس گھڑی کہا ہمنے فرشتون سے
کہ سجدہ کرو آدم کو پس سجدہ کیا ملائکہ نے مگر عزازیل یعنے ابلیس نے انکار کیا اور غرور کیا اور
ہوا وہ کافرون سے فقط پس یہ لوگ تو بعد جناب رسولخدا کے جو جو ظلم و بدعت و فساد اہلبیت
علیہم السّلام کے ساتہ و دیگر صحابہ کے ساتہ کئے ہین اور جناب امیر علیہ السّلام کی امامت کے قایل
نہین ہوے بلکہ اونسے لڑے ہین تو کیونکر لایق جنت کی ہونگے شمار ایسے لوگونکا کافرونمین ہے
بلکہ حدیث نمبری ۸ ۲ ۹ ۹ ۹ و آیہ نمبر ۹ سے صاف ثابت ہے کہ سب قابل دوزخ کے ہین فقط کتب تواریخ
وغیرہ سے بخوبی ثابت ہے کہ جب ابوبکر مسند حکومت پر بیٹہا اور جناب امیر نے حق اپنا طلب کیا تب باہم خود ہا
مشورہ کر کے باغ فدک چہین لیا کہ ہرگاہ نان نفقہ باقی نرہیگا تو خود فکر معاش مین مبتلا ہو جاینگے
اور لوگونکی نزدیک حقیر ہو جاینگے کوئی شخص انکے بات نہ سنیگا دعوی خلافت نکر سکینگے
جب یہ خبر ابی سفیان کو معلوم ہوئی اوسنے جناب امیر کے پاس کہلا بہیجا کہ ہم سواران کے
و پیادہ سے زمین عراق کی بہر دینگے آپ اپنے حق کا دعوی کیجئے حضرت نے باعث بی اعتماد
قول و فعل اوسکے کی قبول نکیا یہ حال ابوبکر و عمر سنکر گہبرائے اور ابوسفیان کے پاس جا کر بوعدہ
دینے حکومت ملک شام اوسکے بیٹے معاویہ کو راضی کیا چنانچہ اوسنے قول و قرار حسب
اطمینان اپنے کر کے سکوت کیا چنانچہ شیخین نے معاویہ کو مطابق قول اپنے کے حاکم و
حاکم ملک شام کا کر دیا اوسنے اپنے دور مین اسقدر اقتدار و تسلط اپنا بڑہایا کہ بطور خود

کچھ حقیقت باقی نرہی نہایت ذلیل وحقیر ہو گئے ہر ایک امور مین اوسکے راے پر کام جاری
ہوتا تہا چنانچہ بے عقل ہونا خلیفہ ثالث کا صاحب تحقیق نے فصل ۵ صفحہ ۳۴۷ مین
اپنی رائے مین لکہا ہے اور عائشہ تو اوسکا پانی بہرتی تہی ہرگاہ خلافت ظاہری پر جناب امیر
علیہ السلام متمکن ہوے پہلے عائشہ نے اپنی عداوت دیرینہ کو ظاہر کرکے باغی ہوے جب جنگ جمل سے
پشیمان ہوئی تب پہر باغواے طلحہ وزبیر کے پیراہن خون آلودہ عثمان بدعوی لینے عیوض
خون عثمان معاویہ کے پاس بہیجا اوس نے یہ حیلہ پاکر وصی برحق وجانشین مطلق رسولخدا
وامام زمان پر خروج کیا اور ناحق امام زمان سے ہتہیار لیکر لڑا کہ نام اوس جنگ کا صفین
مشہور ہے چنانچہ عبداللہ بن عمر بن خطاب بہی بوجہ روپیوں کے معاویہ کیطرف سے جنگ صفین
مین لڑا ہے حال اوس مکار کا یہ ہے کہ جب حجاج بن یوسف واسطے تاراجی مدینہ کے آیا اور
عبداللہ بن زبیر کو دار پر کہینچا تو اوس نابکار نے وقت شب اوسکے پاس گیا حجاج نے باوجود
پہچاننے کے اوس سے پوچہا کہ تو کون ہے اور کس واسطے یہان آیا ہے اوسنے کہا کہ عبداللہ
ابن عمر خلیفہ دویم کا پسر ہون مینے رسولخدا سے سُنا ہے کہ جسنے امام زمانکی بیعت نکی اور مرگیا
تو وہ بحالت کفر مرا پس ہاتہ بڑہا کہ مین تجہسے بیعت کرون کہ تو امام زمان اور منصوب عبدالملک
مروان ہے اوسوقت حجاج نے اپنا بایان پاؤن بڑہایا اور کہا کہ میرے ہاتہ کو تیرے بیعت سے
ننگ آتا ہے پاؤن موجود ہے کیونکہ ہرگاہ تونے حضرت علیؑ علیہ السلام سے بیعت نکے
باوجودیکہ فضل وکمال سے اون حضرت کے خوب واقف تہا آج تو بحیلہ مکاری وتدویر میرے
پاس آیا ہے کہ بہ نیابت عبدالملک فاسق حجاج سے بیعت کرے یہ کہہ کر نکال دیا اور
ایک روز کا ذکر ہے کہ ہنگام لڑائی مین عبداللہ کو جب سب لوگون نے لشکر کے ملامت کیا
کہ تو کسی دن ہیدا نہین۔ جا کر کسی سے نہین لڑا جہوٹا دعوی شجاعت کا کرتا ہے اوسوقت

حال عبداللہ بن عمر خطاب

اور رجز خوان ہوئے پس دیکھتی ہی اونکے عبد اللہ جان چھوڑ کے بھاگا پھر کبھی لشکر مین
نہ آیا اور ایسی عبد اللہ کے ورغلانے سے عمرو عاص نے انکو معاویہ سے بیعت کر کے
سردار لشکر میمنہ معاویہ کا ہوا تہا اور اوسی جنگ صفین مین واصل جہنم ہوا اور ان دونونکو
دیکھہ کر بہت لوگون نے بیعت معاویہ سے کی اور سعد بن وقاص و موسیٰ عشری وغیرہ شریک
معاویہ ہو کے ثالث مقرر ہوئے اور معاویہ کو اپنے نزدیک تسلط دے دیا اوس بدبخت ازلی نے
تا زندگی اپنی تو ابعان و مطیعان اپنے سے بر سر منبر سب جناب امیر علیہ السلام برابر کرتا رہا
یہانتک واصل جہنم ہوا معاذ اللہ سب نفس پیغمبر عین سب رسولخدا ہے اور سب رسولخدا
عین سب خدا ہے بلکہ اوس گمراہ نے اپنے عہد مین حکم قاطع جاری کیا تہا کہ جس شخص کو
اطاعت جناب امیر علیہ السلام مین پاؤ فوراً قتل کرو اور اوسکا گھر غارت کرو چنانچہ
ہزارہا مومن بے گناہ قتل و غارت ہو گئے اور ایسی پیرایہ مین معاویہ والون نے اپنے دشمنونکو
بنام زد شیعہ کے قتل کیا پس معاویہ کا فر ازلی ظاہر اشریک کلمہ اسلام کا تہا ورنہ
باطن مین اپنے آبا و اجداد کے دین پر تہا جسکے مصرع خود موا تو بت گلی مین والکی
حالانکہ کتب تواریخ وغیرہ مین بجز سُنیان معاویہ شاہی کے راویان ثقات ہر فریق نے
مطاعن اوس سب کے اسقدر لکھے ہین کہ گنجایش رسالہ ہذا مین غیر ممکن ہے اور جو لوگ
معاویہ شاہی ہین اونہون نے نسبت اوس گمراہ کے احادیث اوسکی صفت مین بطبع
زر کے وضع کر کے سلسلہ اوسکا رسولخدا تک ملا دیا ہے اور خلیفہ پنجم اپنا قرار دیا
اور طرفہ یہ ہے کہ جنگ صفین و سب حضرت امیر کو خطائی اجتہادی قرار دیا ہے
چونکہ جواب خطای اجتہادی کا بخوبی اہل تشیعہ کے جانب سے ہو چکا ہے اسمقام پر ضرورت
تحریر کے باعث طول ہو جانے رسالہ ہذا کے نہین ہے اور یزید پلید علیہ اللعن و العذاب تو

زمین و احجار و اشجار کئے دن تک خون روئے ہین یعنے خاندان رسالت کو ایسا تباہ

و برباد کیا کہ بجز آدم آل عبا یعنے جناب امام زین العابدین علیہ السلام کے کوئی زندہ نرہا

حتے کہ شش ماہہ بچہ تک راہ خدا مین شہید کیا اور نعشہاے شہدا کو بے گور و کفن و بے نماز

جنازہ چھوڑ کر اہل حرم محترم کو سر برہنہ بے مقنع و چادر قید کر کے کربلا سے تا کوفہ و کوفہ سے

تا شام ہر دیار مین پہراتے ہوے لیگئے مثل کفار ترک و دیلم کے قید خانہ مین قید کیا اور

انواع طرحکی ذلت و خواری دی ہے خدا لعنت کرے یزید پر و توابعان و لشکریان یزید

پلید پر انہین سبہونکے حق مین حق تعالی نے جو پارہ-۱۹-سورہ شعرا رکوع ۱۱- مین

واقع ہے فرمایا ہے **قولہ تعالی** وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ - اور شجرہ

ملعونہ انہین بنی امیہ سے مراد ہے جو پارہ-۱۵-سورہ بنی اسرائیل رکوع ۶- مین واقع ہے

قولہ تعالی وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ - اور بعد شہادت جناب خامس آل عبا علیہ السلام کے

اوس بے ایمان نے نکاح بہائی بہن کا جایز کر دیا اور مدینہ منورہ کو بجز خاندان رسالتمآبکی

اسقدر تاراج و برباد کیا اور اوسکے لشکریان نے اسقدر زناکاری مدینہ مین کیے کہ ہزارہا

لڑکے و لڑکیان اوس سال مین جو تولد ہوئے سب زنان زادہ تہے بلکہ حرہ اون سبکا

لقب ہوا سیواے خاندان رسالت مآب کے حضرت زین العابدین علیہ السلام ہر روز

مسجد مین جا کر نماز پڑہ کر اپنے مکانمین جاتے آتے تہے ورنہ بجز دس پانچ مرد کے کوئی

پیر و جوان نہ بچا سب تہ تیغ ہوئے اور خانہ کعبہ پر کلوخ اندازی کی اور پردہ کعبہ کا جلا دیا

اب اس سے زیادہ تر حرکت ناشایستہ اوس کافر ازلی سے کیا ہو گی اوسپر یہ خارجی معاویہ کے

اوس ملعونکو خلیفہ و امام ششم اپنا قرار دیتے ہین اور خلافت و امامت دوازدہ گانہ

چنانچہ نعمت خان عالی نے کیا خوب حسب حال کہا ہے قطعہ تا جرائے پسر ہند جگر خسید [illegible]

او بہ پیغمبر چہ رسید ؛ پدر اُو دُر دندان ہمہ پیمبر بشکست ؛ مادر او جگر عم پیمبر بمکید ؛ او بناحق حق داماد پیمبر بگرفت

پسر او سر فرزند پیمبر ببرید ؛ گر برین قوم تو لعنت نکنی لعنت باد ؛ لعنت اللہ یزید و علی آل یزید ؛

اور اسکے باپ معاویہ نے پہلے وصی رسول خدا یعنے جناب علی مرتضےٰ کو شہید کرا دیا بعد ازان جناب

امام حسن کو زہر ہلاہل دلوایا شعر پلایا زہر شبر کو کیا شبیر کو بے سر ؛ مٹایا خاندان احمد ابتر آہستہ آہستہ ؛

توضیح حق یہ ہی شہادت سے جناب خامس آل عبا امام حسین کے مذہب حقہ کے زیادہ تر مضبوطی ہو گئی

اسلئے کہ جب جناب امیر نے مقابلہ معاویہ سے سکوت کیا اوسوقت جہلا نے یہ سمجہا کہ معاویہ

ہاویہ حق پر تہا اسیوجہ سے جناب امیر نے طرح دی اور جب جناب امام حسن نے باعث ملجائی یاران

بیوفا کے بحکم الٰہی صلح کرلے تب بہی لوگون نے سمجہا کہ دین و مذہب معاویہ بہتر ہے اور جب جناب امام حسین نے

جان شیرین اپنی مع فرزندان و عزیزان و یاران و انصاران کے راہ حق مین فدا کیا مگر بیعت یزید

علیہ اللعن و العذاب کے کہ شراب خوار و فاسق و زانی تہا نہین کی اوسوقت مین عقلا و دانشمندان

نے سمجہا کہ دین و مذہب آئمہ معصوم یعنے پنجتن پاک علیہم السلام کا بے شبہہ یہی تہا اور حق پر ہے اگر یہ مذہب

برحق نہوتا تو ہرگز ہرگز جناب خامس آل عبا یہ سب ظلم و ستم دیدہ و دانستہ نہ اوٹہاتے بیعت قبول کرلیتے

دین و مذہب یزید پلید علیہ اللعن و العذاب کا محض فاسق تہا صرف بطمع زر کے تہا لہذا حضرت نے

شہادت اپنی قبول کی اور دین معاویہ ہاویہ کا قبول نکیا اگر کسی نہج سے صحیح ہوتا تو حضرت اپنی ایسے تہلکہ مین

نڈالتے اور بعد یزید پلید علیہ اللعن کے زمانہ بنی امیہ و عباسیہ مین تو سادات و اماموں پر ایسے ایسے ظلم و بدعت

ہوے اور اسقدر سادات کشی ہوگئی کہ زمین بغداد کے خون سے سرخ ہوگئی اور چاہای عمیق لاشہای سادات سے

پٹ گئے اور دار الخلافت و قلعہ کی نیووُن مین ستونمین سادات زندہ چن دیگئے اور ہزارون بیگناہ مارے گئے اور ہزارون

بخوف جان آوارہ وطن ہوے اور نام و نسب اپنی بدل ڈالی اگر حال مفصل سادات لکہا جاوے تو کئی جلد کتاب کی تمام ہو جاوی

[illegible]

اسم مبارک	تاریخ ولادت شمسی (قمری)	نام ماہ و سنہ	تاریخ وفات (قمری)	نام ماہ و سنہ	خلاصہ شہادت	کیفیت نام قاتلان
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۷	ربیع الاول عام الفیل یوم جمعہ	۲	ربیع الاول	بقول بعضے از زہر	زہر دیا ایک یہودیہ نے کا طعام بوقت غزوۂ خیبر و بقولے زہر دیا عائشہ و حفصہ نے اور تاریخ وفات میں اختلاف ہے از ۲۸ صفر تا ۱۲ ربیع الاول لکھا ہے بلکہ بارہ وفات قائم کیا ہے فقط مزار شریف در مدینہ
علی المرتضےٰ وصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ	۱۳	رجب عام الفیل ۳۰	۲۱	رمضان سنہ ۴۰ھ	از تیغ در سجدہ	معاویہ کے بھیجے قطامہ ملعونہ کو ترغیب یا اونے عبد الرحمن ابن ملجم لعین ملعون نے ۱۹ رمضان المبارک مسجد کوفہ میں بحالت سجدہ تلوار ماری ۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ کو جان بحق تسلیم ہوئی مزار در نجف
فاطمہ زہرا دختر رسول خدا و زوجہ علی علیہم السلام	۲۰	جمادی الثانی سنہ ۵ از بعثت	۳	جمادی الثانی سنہ ۱۱	باعث اسقاط حمل محسن	بضرب عمر اسقاط حمل محسن کا ہوا اوس عارضہ میں اور ملال ہجر رسول خدا میں انتقال فرمایا مزار شریف در جنت البقیع متعلق مدینہ
امام حسن مجتبےٰ علیہ السلام	۱۵	رمضان سنہ ۲ھ	۲۸	صفر سنہ ۴۹ھ	از زہر	بور غلانے معاویہ بادیہ کے جعدہ ملعونہ نے زہر دیا اور نام اوسکا اسماء بھی تھا فقط مزار شریف در جنت البقیع
امام حسین ابا عبد اللہ علیہ السلام	۳	شعبان سنہ ۴ھ یوم پنجشنبہ یا جمعہ	۱۰	محرم الحرام سنہ ۶۱ھ	از سنان و تیغ و خنجر و غیرہ	قاتل بہت ہیں لیکن سنان ابن انس و شمر و خولی وغیرہ لشکر عمر سعد و عبید اللہ بن زیاد و یزید علیہم اللعن والعذاب مزار شریف در کربلائے معلےٰ
امام زین العابدین علیہ السلام	۵	شعبان سنہ ۳۸ھ یوم جمعہ	۲۲	محرم الحرام سنہ ۹۵ھ	از زہر	قاتل آنجناب ہشام بن عبد الملک بادشاہ ملعون زہر دیا گیا فقط مزار شریف در جنت البقیع
امام محمد باقر علیہ السلام	۱	رجب سنہ ۵۷ھ	۷	ذی الحجہ سنہ ۱۱۴	ایضاً	بحکم ہشام بادشاہ یا بحکم ابراہیم بن ولید والی مدینہ زہر دیا گیا مزار در جنت البقیع ہشام بن عبد الملک نے ایک زین بہت زہرآلودہ [illegible] پاس مدینہ میں بھیجی ابراہیم نے حضرت کو [illegible] حضرت [illegible] زہر [illegible] بدن ورم کر گیا تین روز [illegible] شہید ہوئے
امام جعفر صادق علیہ السلام	۱۷	ربیع الاول سنہ ۸۳ھ	۱۵	رجب سنہ ۱۴۸ھ	ایضاً	بحکم منصور دوانقی علیہ اللعن زہر دیا گیا فقط مزار شریف در جنت البقیع
امام موسی کاظم علیہ السلام	۷	صفر سنہ ۱۲۸ھ	۲۵	رجب سنہ ۱۸۳ھ	ایضاً	بحکم ہارون رشید ملعون زہر دیا گیا فقط مزار شریف در کاظمین متعلق بغداد
امام رضا علیہ السلام	۱۱	ذیقعدہ سنہ ۱۵۳ھ	۱۷	صفر سنہ ۲۰۳ھ	ایضاً	مامون رشید نے انگور میں زہر کھلایا فقط مزار شریف در طوس ملک خراسان
امام محمد تقی و جواد علیہ السلام	۱۰	رجب سنہ ۱۹۵ھ	۱۰	ذیقعدہ سنہ ۲۲۰ھ	ایضاً	ام الفضل نے زہر دیا فقط مزار شریف در سر من رائے
امام علی نقی علیہ السلام	۲	رجب سنہ ۲۱۲ھ	۳	رجب سنہ ۲۵۴ھ	ایضاً	معتز خلیفہ ملعون نے زہر دلوایا و بعضے متوکل ملعون کو کہتے ہیں مزار شریف در کاظمین
امام حسن عسکری علیہ السلام	۱۰	ربیع الثانی سنہ ۲۳۲ھ	۸	ربیع الاول سنہ ۲۶۰ھ	ایضاً	معتمد ملعون خلیفہ نے زہر دلوایا فقط مزار شریف در سر من رائے
امام صاحب الزمان [illegible]	۱۵	شعبان [illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	باعث دشمنی خلفای عباسیہ کے بحکم حق سبحانہ تعالے [illegible]

اور فرقہ اہل سنت معاویہ شاہی و پیشوایان وقت جو مخالفان خاندان نبوت تہے

رسالت پناہ تہے یا ہین اون سبکو اصل اہتمام اس امر کا ہمیشہ سے رہا کیا اور اب بہی ہے

کہ ایسی کوئی صورت نکلے کہ جس ترتیب و تدریج سے حکومت ظاہرے خلفای ثلثہ کے

یکے با دیگرے ہوگئی ہے اوسی طور سے از روے نص آیات قرانی و احادیث نبوی کے

ثابت کرنا چاہئے تا کوئی شخص یہ نہ کہے کہ شیخین نے از روے غصب کے منصب خلافت

و باغ فدک لے لیا ہے اس تمہید پر بعد ۱۴۰ سنہ سے تا سنہ ۲۰۰ ہجری بہت سے احادیث موضوع

ہوگئین اور نئے نئے طور سے آیات قرانی ہین اور احادیث اصح مین جو کتب فریقین مین

بہی ہین معنے پہنائے گئے ہین اور ہر ہر احادیث مین کمی و بیشی کر کے عیب شیخین کا

چہپایا گیا ہے کہ جس سے افضل ہونا شیخین کا جناب امیر علیہ السلام پر پایا جاوے اور

توہین جناب امیر علیہ السلام کے بمقابلہ شیخین کے دکہلائے جاوے اور جس آیہ مین

معنے حتے الامکان اپنے پہنا نہ سکے اور کچہ بس نہ چل سکا اوس سے چشم پوشی کر کے

خود دشمنان اہل بیت علیہم السلام مین داخل ہوگئے اور زمانہ معاویہ ہاویہ مین

تو بہت سی احادیث کہ شان جناب علے مرتضے علیہ السلام مین موضوع کر کے داخل کتب

اہل سنت کے کر دی گئین ہین چنانچہ احمد نسائی کو کہ بڑا عالم اہل سنت کا ہے باعث

کہنے مناقب و فضایل جناب امیر علیہ السلام کے بدبختون نے انہین اوسکا کوٹ کوٹ کر

جان سے اوسکو مارڈالا اصل غرض معاویہ کے یہ تہے کہ کوئی شخص توجہ خاندان

نبوت کے جانب جیلتا خواہ صریحًا نکرے اور حکومت بنی امیہ کی قایم و برقرار رہے دنیا

عجب مقام ہے کہ صحابی و انصاری و علماے بہی بطمع زر و لالچ مین گرفتار ہو کے

بقول شخصے کہ مرتا کیا نہ کرتا حسب ایمائے معاویہ ہاویہ احادیث موضوع کرنے لگے

حال سنت [illegible] معاویہ و پیشوایان [illegible]

کتب فقہ وغیرہ میں [illegible]

کہ کتب احادیث مثل دوکان عطار کے ہے جسطرح سے دوکان میں ہر طرح کی چیزیں بہتر و ناقص ہوتی ہیں سب رہتی ہیں اور وہ سب احادیث باخود ہا ایسا خلط و ملط ہو گئیں کہ علوم نہیں تمیز ہو سکتا ہے کہ کون صحیح ہے اور کون غلط ہے مثل اسکے بہت سے طعام لذیذ میں اگر اندک غلیظ مخلوط کر دیا جائے تو بالکل طعام لذیذ خراب ہو جائے گا اوسی طور سے اب بالکل کتب اہل سنت کے باعث مخلوط ہونے احادیث وضعی کے مثل ردی کے بیکار ہو گئیں ہیں مثل مشہور ہے کہ آپکے آپ گئے ساتھ ہاتھ پکہا بھی لیتے گئے ہر چند کہ اپنے زعم میں کوئی بات اوٹھا نہیں رکھی ہے مثل اسکے کہ مولا بمعنے حاکم و ناصر و ولی کے کہیں قرار دیا ہے اور کہیں پر بمعنے دوست کے لیا ہے اور معنے اہلبیت کے کسی جگہہ پر ازواج سے اور کہیں سنی سے مراد لیا ہے اور معنے انفسکم کے کہیں پہ برادر عمزاد کے اور کہیں پہ داماد کے (؟) حالانکہ جس جس مقام پہ معنے و مراد چھپائے گئے ہیں اوس جگہہ بصراحت ظاہر ہو جاتا ہے بناوٹ اونہونکے پیش رفت نہیں جاتی ہے اپنی زبان ہمیشہ سے غلطاں و پیچان رہے ولا کہہ طرح سے چلتے ہیں کہ کوئی آیہ کلام اللہ سے ایسی ملجائے کہ جس سے خصوصیت خلفائے ثلثہ کی پنجتن پاک و دوازدہ امام پر پائی جاوے بخیال اسکے کہ اگر فضیلت شیخین کی آئمہ معصومین علیہم السلام پر خصوصاً حضرت علی علیہ السلام پر ثابت ہو جائیگی تو عداوت معاویہ کی درہم و برہم ہو جائیگی پہر لعن و طعن اوسکے نہ پڑیگی و نہ صحابہ کبار پر عاید ہوگی چونکہ معاویہ کو سنیان نے ایک چوہرا خلفائے ثلثہ کا قایم کر رکھا ہے کہ لعن و طعن یہیں تک سے آگے نہ بڑہے لیکن بمقتضائے قول حق سبحانہ تعالی

کے چارہ [illegible] قولہ تعالی یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ

بوجہا دین روشنی خدا کو ساتہہ دہن اپنے کے اور خدا اتمام کرنے والا ہے روشنی اپنی کو
اگرچہ کراہت کرین کافرین فقط پس حق کسی طرح سے پوشیدہ نہین ہوسکتا ہے مثل مشہور ہے
کہ دودہ کا دودہ پانیکا پانی ہوجاتا ہے اور حق تعالی نے انہین اشخاص کے حق مین پارہ
ا۔ سورہ بقر رکوع ا۔ مین فرمایا ہے قوله تعالی ختم الله علی قلوبهم وعلی سمعهم وعلی ابصارهم
غشاوة ترجمہ یعنے مہر کیے خدا نے اوپر دلون اونکے کے اور اوپر کانون اونکے کے اور اوپر انکھون اونکی کے پردی ہے فقط
مگر اہل سنت کیا یہ نہین جانتے ہین کہ اہل تشیعہ شیخین کو بانی اسبانی قرار دیتے ہین کہ تخم
ظلم و ستم کا اول نے بویا اور اوس شجر بدعت و عداوت کو ثانی کے آب جور و جفا سے سینچکر
تیار کیا و گل عناد و کدورت اوس شجر کا ثالث نے دختر خلیفہ اول و پسر خلیفہ ثانی و طلحہ و زبیر
وسعد ابن ابی وقاص و عبداللہ ابن عوف و ابو عبیدہ بن جراح وسعد ابن زید و موسے
عشرے وغیرہ نے چنا اور ثمر لعن طعن کا معاویہ ہاویہ و یزید پلید و توابعان و لشکریان
اونکے نے چکھا لیکن علماے اہل سنت باوصف جاننے جور و ظلم شیخین وغیرہ کے ان سبکو
اپنا پیشوا جانتے ہین اور معاویہ و یزید علیہما کو پنجم و ششم خلیفہ اپنا گردانتے ہین
اور ان سبکے عیوب کو پوشیدہ کرتے ہین بلکہ اپنے امام شافعی کو بسبب کہنے مدح اہلبیت کے
رفض سے نسبت دیتی ہین اور مجوس کہا ہے اور اب بہی وہی زمانہ موجود ہے شعر
یک حسینم نیست کو گردد شہید ٭ ورنہ بسیار اند در عالم یزید ٭ بقول لارڈ بیگن صاحب کے
کہ رگ وہی ہے مگر خون وہ نہین ہے اور بسبب عداوت اہلبیت علیہم السلام کے
اپنے دین و ایمان سے ہاتہ دہو بیٹہے ہین یہانتک کہ وضو مین دربارہ دہونے مرافق و
کرنے مسح پاؤن کے آیہ کریمہ جو پارہ ۶۔ سورہ مائدہ رکوع ۲۔ شروع مین واقع ہے
[illegible] قوله تعالی یا ایہا الذین

وَاَرجُلَکُم اِلَی الکَعبَین - ترجمہ یعنے اے وہ لوگو ایمان لائے وقتیکہ کہڑے ہو تم طرف
نماز کے پس دہوؤ تم روہاے اپنے کو اور ہاتہونکو اپنے ساتہ کہنیونکے اور مسح کرو تم
سرہاے اپنے کو اور پاہاے اپنے کو برآمدگی دو استخوان قدم تک فقط اب یکہنا چاہیے
کہ اس آیہ مین کہین نہین پایا جاتا ہے کہ بعد مسح سر کے دہوؤ تم اپنے پاؤن کو پس یہ لوگ
برخلاف آیہ کریمہ کے وضو کرتے ہین اور نماز مین رفع یدین کو ترک کیا ہے کہتے ہین کہ یہ
عادت شیعونکی ہے اور صوم مین حمرت مشرقیہ زایل نہین ہونے پاتی ہے کہ روزہ
افطار کرلیتے ہین بلکہ دومرتبہ مولف نے بچشم خود دیکہا کہ بعد افطار کے ٹکڑا ابر کا پہٹ گیا
اور آفتاب دیکہلائی دیا ہے چنانچہ ابوحنیفہ کوفی نے بہتسے احکام شرعی مین بجہت
خوشنودی خلفائے وقت کے برخلاف و بالعکس شرع کے فتوے قیاسی دئے ہین
بلکہ کتاب خزانہ مین بصفحہ ۲۶۲ لکہا ہے کہ خلیفہ دویم نے عین نماز کے حالت مین تمام ملک کے
خراجکا حساب کر ڈالا اور نماز باطل نہین ہوئی فقط اور نماز جماعت مین یہہ بات
مقدم رکہہ لیا ہے کہ کوئی شخص ہو دہنیا جولاہہ قصاب کبڑا موکیری اندہا کانا لولا
لنگڑا کوڑہی کسیطرحکا حایل ہو اگرچہ پاے اشہد کے اسہد کہتا ہو اور پوری آیہ بہی اوسکو
یاد نہو جہٹ دہوتی کہولکے آگے کہڑا ہوگیا اوسکے پیچہے سب سنیان کہڑے ہوگئے
اب کیا کہنا ہے نماز تو قبول ہوگئے فقط مخالفان علی را نماز نیست درست ✦
اگرچہ سنبلہ اشتر کنندہ پیشانی ہرگاہ ان لوگون نے بوجہ عداوت اہلبیت علیہم
السّلام کے اپنے روزہ و وضو و نماز کو ضایع و باطل کردیا تو اب اس سے زیادہ تر عداوت
کیا ہوگی چنانچہ ایسے بارہ مین ایک استفتاء علمائے اہلسنت سے طلب کیا گیا
ہرچند کہ اونکے دین و ارکان کی بات ہے مگر کسی عالم سنی نے جواب نہ دیا وہ یہ ہے

فرماتے ہین علماے فرقہ حقہ اہلسنت وجماعت [illegible]

پنجگانہ مذاہب اربعہ کیا ہے کیونکہ عہد جناب رسول اللہ صلعم سے آج تک برابر ہر روز

اہل اسلام نماز پڑہتے چلے آئے اور اس عمل کو رات دن مین پانچ مرتبہ بجالاتے ہین

اور نماز رسول مقبول اور صحابہ کبار کے صورت یکے با دیگرے دیکھا گئے پس عقل سلیم

قبول نہین کرتے کہ اختلاف رواۃ احادیث ایسی مثل عام پنجگانہ روزمرہ مین باعث

اختلاف کا کیا ہو اس صورت مین دو حال سے خالی نہین یا یہ کہ چارو مذہب کے طریقے کے

نمازین مطابق نماز رسول مقبول وصحابہ کبار کے ہین اور صحیح ہین یا یہہ کہ ایک

انمین سے صحیح ہے اور باقی باطل ہے شق ثانی کا کوئی شخص ہم مین سے قایل نہین ہے

اور شق اول مین کمال تردد وحیرت ہے کہ کیا رسول مقبول وصحابہ کبار کبہی نماز

باختلاف ارکان ہاتہہ کھول کے اور کبہی سینہ پر ہاتہہ رکھکر اور کبہی بالاے ناف

وگاہی زیر ناف ہاتہہ باندہ کر پڑہتے تہے اور ان صورتوں سے نماز پڑہنے پر مجاز وممتاز

تہے یا ایک ایک وقت نماز ایک ایک طور پر پڑہنے کا حکم تہا بلکہ بیت اللہ شریف مین

چار مصلے ہین اون پر چار طریق سے نماز پڑہی جاتی ہے مخالفین مذہب اسکا تذکرہ

بہت طعن وتشنیع کرتے ہین امید کہ جو طریقہ نماز جناب پیغمبر خدا واصحاب کبار کا صحیح ہو

بصراحت ارشاد فرمایا جاوے اور جنے درمیان مین بعد جناب رسول مقبول وصحابہ

کبار کے اختلاف ڈالا ہو نام اوسکا معہ سال وتاریخ کے مشرح ومفصل بیان فرمایا

جاوے کہ تسکین ہو جاوے بینوا وتوجروا فقط چونکہ علماے اہل سنت اور جو جو

اشخاص پیروان معاویہ ہاویہ ہین یہ سب واسطے بہکانے وترغیب دینے

جہلا یعنے دہنئے جولاہے کنجڑے قصائی رنگی نان بائی اہیر گنڈریے تیلی

وعدہ کرنے لگے اور بہار جو ن تھے اونکے جاہلونکو دام فریب مین لاکر پہانس دیتے ہین ہر روز بقوے
ڈہول کے رستی بجتے ہین دنیا تو اندہی بہیڑ ہے اب رجوعات ہونے لگی بعضے باعتقاد و بعضے
بوجہ تماشے کے و بعضے دنیا بامید قایم کے اطراف و جوانب سے غول کے غول غٹ کے غٹ میان
جومی ومیان منگلے ومیان بدہو ومیان جمراتی ومیان شعبان ومیان رجب ومیان
رمضان و عیدو ومیان بقرعیدو ومیان مدارو ومیان سلارو چلے آتے ہین کوئی شخص
تیل کوئی پانی کوئی مگریلا کوئی اسبغول کوئی سونف کوئی عرق الاچی کوئی لونگ کوئی مرچ
کوئی دہنیا لئے چلا آتا ہے فقط باندہ کر صف دو رویہ بیٹھے ہین اور پیر جی دونو جانب سے
پٹے کے ہاتہہ دو دستے اوڑاتے ایک چہو مین دس دس پندرہ پندرہ اشخاص کو دم کرتے
چلے گئے اور جو جو دور سے آتے تھے اونکو فقرے دیکر بہار جون نے پہلے پیر جی کا مرید کرایا بعدہ
پیر جی کی نذر دلوائی آپ اپنا چراغ اوٹھالیا اونکو فقیر کرکے چوترے پر مندا باندہ کر چھوڑ دیا غرض باعث
بہار جونکے پیر جیکے خوب دوکان جاری ہوگئے اب پیر جی کو چھو چھکڑ کے بہی فرصت باقی نرہی
اور ہر روز روپیہ چلے آتے ہین او ور دعوتین خوب کہائے جاتے ہین ایک سمت تعویز و شجرہ
تقسیم ہو رہا ہے ایک طرف مریدان کہہ رہے ہین یا حضرت محرم مین ہم لوگ لہو کا گہونٹ
پے پی کے رہے ہین اب حکم جہاد کا دیجئے چہری بند بہائی سب تیار ہین جہنڈا اگر نہیگی
دیر ہے اب پیر جی پہولے نہین سماتی ہین اسجگہہ پر ایک نقل یاد آئی ہے نقل ایک پیر میان
اپنے مریدون کو نماز جماعت مغرب پڑہا رہے تہے عین حالت نماز مین دفعتاً منہ سے
پیر جیکے لفظ دوت دوت کا نکلا مریدان یہ سنکر ہچ کچنے ہوے جب پیر جی نماز سے
فارغ ہوے مریدان نے پوچہا کہ یہ کیا حرکت تہی کہ جو نماز مین آپ بولے پیر میان نے

جماعت پڑہا رہا تہا ناگاہ ایک سنگ اندر کعبے چلا او سوقت میلے یہ کلمہ کہا کہ وہ بہائ
انشاء اللہ تعالی اگر تم لوگ بہی میرے طرح سے اعتقاد توجہ کروگے تو تہوڑے دنونمین دل تمہارا
منور و بینا ہوجایگا پس آنکہہ بند کے او کعبہ مین پونہچے یہ سنکر اعتقاد مرید ونکا پیرصاحب کیطرف
روز بروز بڑہتا جاتا تہا پہر تو پیرجی مکے بن آئے دن عید او رات شب برات ہونے لگے فقط
الغرض ان سبہونکو کچہہ دین و مذہب سے واسطہ و سروکار نہین زر کے طالب ہین مصرع
روٹی تو کسیطور کما کہاے مچہندر ۔ اگر کسی مرید نے کوئی مسئلہ پیرجی سے پوچہا اول پیرجی
بدحواس ہوگئے پہر کچہہ دلمین سمجکر اوس سے کہا کہ میان میرے اسکے جواب مین بڑی بڑی دقتین
ہین پہلے سمجہہ نہ سکوگے مفت مین ہمارا دماغ پریشان ہوگا بہتر یہ ہے جو ہمنے شجرہ تمکو دیا ہے
اوسپر اعتقاد اپنا رکہو کسی غیر کو نہ دیکہانا ورنہ کرامات جو اوسمین ہے خبط ہوجایگے پہر اسکو
بہت مشکل تمہارے لئے ہوگی فوراً دین مین خلل اجائے گا اور چہوٹی امت والی تو
پیر میان جی مکار کے باعث سے اپنی چال ڈہال ہمیشہ تک بہول گئے بقول میان مجے جو نور کے
عشق بچہ مستزاد پہلے پیسی مانڈی سے کرتی تہی لبڑ چٹائی ۔ پنچو خرچی رہی کہوتا سے
جب سے ہوئی مرید پیر کے سیکہی یہ چترائی ۔ اگلی باتونکو برائی ۔ اب تو ہوئی گدیلے حافظ پیر کے
اللہ خدائی ۔ چہوٹے گر کہہ بہتر سے پائی ۔ دنکو تیجارات تراویح گہری حاجی آئی ۔ تا نا کون
تنے گا بہائی ۔ اہل سنت کے عقاید و خیالات فاسد بہی عجب طرح کے ہین اول عقاید یہہ
اولاً افضل البشر بعد رسول خدا کے ابوبکر بعدہ عمر بعدہ عثمان بعدہ علی ہین بموجب
ترتیب خلافت کے اپنی اصول دین مین قایم کیا ہے ثانیاً یہ ہے کہ باخود ہا اختلاف صحابہ
نہ دیکہو اور جو لکہنے والے لکہہ گئے ہین تو الزام اونکی گردن پر ہو چکا اونکے فضایل و معجزات
کیا کم ہین اوسی کو دیکہو ثالثاً یہ کہ اگر معاویہ پر کف اللسان ہو تو کچہہ نہ کہو اور جو

نہ دیکھا جاوے گا تو اصل صحابہ کا مخفی رہے گا اسلئے اس بارہ مین تاکید شدید ہے اور جو
معاویہ نے سب علی علیہ السلام پر کیا و یا کرایا ہے اور اوسکے سبب خون ہزارہا بندہ
خدا کا ناحق ہوا ہے اور امام حسنؑ کو زہر دلوایا ہے یہ سب بات خطائے اجتہادی آجاویگی
تو وہ بھی بری الذمہ ہوجایگا ورنہ یہہ عیوب خلفائے ثلثہ تک پونہچینگے معاویہ تک لعن و
طعن ہی رہیگی آگے نہ بڑہیگی خلفائے ثلثہ بہی بدنام نہونگے فقط وہم خیالات سنیان
ایک سنی کا یہ خیال ہے کہ فضیلت جناب امیرؑ کے جو اقوال امام شافعی و خواجہ حافظ وغیرہ سے
پائے جاتے ہین وہ از قسم فقرا و تصوف کی ہے اور تفضیل شیخین ایک امر شرعی ہے فقط
صاحب حد تحقیق نے جواب اسکا یون لکھا ہے کہ یہ مغالطہ ہی اور دہوکا ہے اسلئے کہ افضلیات
حضرت علی علیہ السلام کے آیات قرآن و احادیث سے ثابت ہی اور بمقابلہ قرآن کے شیخین سے نقد
دوئم ایک سنی کا یہ خیال ہے کہ ذات جناب امیر علیہ السلام کے ایسے نہین ہے کہ اختلافات
معاویہ وغیرہ سے اونکو کچھہ تکدر پایا جاوے جواب اسکا یہ ہے کہ گو جناب امیر علیہ السلام کو
بمقتضائے صبر کے کچھہ تعرض دنیا مین نہو لیکن نتیجا صبر کا اللہ تعالے کہ عادل ہے بے شک
جناب امیرؑ کو عطا فرمائے گا اور جو سلوک شیخین و معاویہ وغیرہ نے جناب امیرؑ کے ساتھ
کیا ہے ضرور سزا اونکو اللہ تعالے دیوے گا صبر کے گناہ کا ہرگز رائیگان جاوے گا کیونکہ
حق سبحانہ تعالے عادل ہے فقط سیوم ایک سنی کا یہ خیال ہے کہ معنے تولا کے سات
ہین کہ انسان محامد و مناقب جناب امیر و اہلبیت علیہم السلام کو یاد کرے اور ذکر و خیال
اونکے دشمنونکا کچھہ ضرور نہین ہے اسجگہہ صاحب حد تحقیق لکھتا ہے کہ تولا بے تبرہ کے کسی طرح سے
درست نہین ہو سکتا ہے یعنے جب تک کہ معاملات دشمنان ذکر و خیال نہ کئے جائین

ہوسکتی ہے چہارم ایک سنی کی یہ عذر ہے کہ عیب جوئی ...
درود پڑہیے فقط جواب اسکا یہ ہے کہ شیطانکو برا کہنا یا لاحول کہنا ضرور نہین ہے خداکو
یاد کرنا کافی حقیقت یہ ہے کہ جو جیسا ہوتا ہے ویسا کہا جاتا ہے حال فرعون کا بمقابلہ
موسیٰ علے نبینا کے سمجھ لینا چاہیے فقط پنجم ایک سنی کا خیال یہ ہے کہ ہرگاہ خلافت معاویہ
کی ازروے مصالحہ امام حسن علیہ السّلام کے ہوئی تو اب حقیقت خلافت معاویہ مین کیا گفتگو
ہوسکتی ہے جواب یہ ہے کہ تسلیم خلافت کی ہرگز ازروے مصالحہ کے صحیح طور پر نہین ہوئی
اس بات کو دیکھنا چاہیے کہ کس حالت مجبوری مین جناب امام حسن علیہ السّلام نے بوجہ نہونے
اعوان و انصار کے اور بایمائے آیہ کریمہ کہ پارہ ۲ سورہ بقر رکوع ۲۴ مین واقع ہے
قولہ تعالیٰ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ - ترجمہ یعنی خرچ
کرو تم بیچ راہ خدا کے اور نہ ڈالو تم اپنے ہاتھ ہلاکت مین فقط خلع خلافت کا کیا ہے اور
بقول اہلسنت کے ہرگاہ اصل خلافت تیس سال تک ہے اور بعد اوسکے ایک بادشاہ گزندہ سے
ہوگا کونسا کمال ہوا اگر معاویہ گزندہ بادشاہ ہوا کچھ خلیفہ نہین ہوا اور نہ امام ہوا بادشاہت
اور ہے اور امامت اور ہے فقط علاوہ اسکے معاویہ ہاویہ نے جناب امیر علیہ السّلام کو شہید
کروایا اور تا مرگ اپنی سب کہنا و کہلانا سر منبر جاری رکھا اور جناب امام حسن علیہ السّلام کو
زہر دلوایا پس ایسے ہی شخص کو خلیفہ اور امام کہین گے سبحان اللہ کیا دین اور اسلام ہے ایسے
دین و اسلام کو ہمارا اسلام ہے شعر کوئی جانا سے خاک لائینگے ؎ اپنا کعبہ جدا بنائینگے ہ اور
صاحب تحقیق فصل ۱۱۵ مین لکھتا ہے کہ بنیاد انکے مذہب کے احادیث پر ہے اور حال
احادیث کا یہ ہے کہ بروایت مروان و معاویہ و عمرو بن عاص و عبداللہ بن عمر و عائشہ
و طلحہ و زبیر وغیرہ ایسے ایسے اشخاص کہ کتب صحاح ستہ مین موجود ہین کہ جو قطعاً اہلبیت علیہم

معاویہ شاہی کا ہے یہ لوگ خلفائی ثلثہ کو حضرت علی علیہ السلام پر فضیلت دیتے ہین اور فضیلت خلفائی ثلثہ بغیر توہین و تنقیص شان جناب امیر علیہ السلام کے نہین ہو سکتی ہے اس امر کا اہتمام زیادہ تر ہے اور احادیث صحیح و آیات قرانی سے جو بشان اہلبیت علیہم السلام مین وارد ہین اونسے چشم پوشی واجب ہو گئی ہے اسلئے کہ جب عزت حضرت علی علیہ السلام کے باقی نہ رہیگی تو عداوت معاویہ کی درہم و برہم ہو جائیگی اور سب کرنا معاویہ کا حضرت پر سہل عذر پایا جائیگا اور یہ بھی مسئلہ خطائی اجتہادی مین داخل ہو جائیگا اور معاویہ کو بھی خلفائے دوازدہ گانہ مین داخل کر کے انہین احادیث وضعی سے سلسلہ تا ولید ابن عبد الملک پہنچا دیا گیا ہے لیکن از روے نص قرآنی یا احادیث صحیح سے ثابت نہین کر سکتے ہین یہ لوگ بے شبہ داخل خوارج و نواصب و دشمنان دوازدہ امام کے ہین فقط تمام ہوا کلام صاحب تحقیق گرچہ کہ خود صاحب کتاب عالم اہلسنت ہے اس فرقہ کو خوارج و نواصب و دشمنان ائمہ معصومین علیہم السلام مین داخل کیا ہے اور لکھتا ہے کہ کوئی آیہ قرآنی و احادیث صحیح سے خلافت خلیفہ اول ثابت نہین کر سکتے ہین تب یہ ملمع سازی کیا بکار آمد ہو سکتے ہے مصرع اتنو قلعی آئینہ کے کھلی اسمین اہل تشیعہ کا کچھ قصور نہین ہے خود گھر کے لکڑی نے اونکی آنکھ پھوڑی ہے اگرچہ یہ فرقہ ہزار احادیث وضع کیا کرین مگر اہل تشیعہ سے تحریر و تقریر مین ہمیشہ سرنگون رہتے ہین چنانچہ ایک نقل جو بتہ یاد آئی ہے نقل ایک ایرانی دہقانے ہند مین کسی امیر سنی مذہب کے پاس جا کر کہا کہ من سنی ہستم رافضے مرا تنگ مے نمایند و ہیچ نمی دہند حالا بر بدرت آمدہ ام چنان با من سلوک شود کہ بدیار خود برسم امیر نے کہا کہ اگر مذہب اہل سنت و جماعت داری التحیات بخوان مرد ایرانی نے گبھرا کر امیر سے عرض کیا کہ اے امیر ابو قت صد التحیات یا دنیست مگر یک نادعلے یاد دارم کہ صد التحیات بگاید امیر سنا معلوم کیا کہ شیعہ ہے کچھ لوا دیا

اون پر غالب ہینگے لازم ہے کہ اب سنیان تفضیل شیخین معاویہ شاہی عداوت اہلبیت علیہم

السلام کو ترک کرین کیونکہ نہ امید ملک شام و نہ ملک رےؔ و نہ معاویہ ہاویہ کے دستر خوان کا

لقمہ باقی رہا مصرع طمع را سہ حرف ہست ہر سہ تہی اس زمانہ مین اب دوزخ و بہشت کا

سامنا ہے جو شخص جسکی محبت کریگا حشر اوسکا اوسیکے ساتھہ ہوگا ہر چند کہ یہ سب باتین

محبت ہی تعلق رکھتے ہین کہ جسکی محبت زیادہ تر دل مین ہوتی ہے اوسی کی پیروی سب سے

کیجاتی ہے دیکھو محبت معاویہ مین اہلسنت نی عقاید اپنے دیدہ و دانستہ بدل ڈالے خاندان

نبوت کو چھوڑکر پیروی و فکر اسکی رہ گئی ہے کہ کسیطرح سے افضلیت اصحاب ثلثہ کی جناب امیرؑ پر

قایم ہو جاے اور خلافت معاویہ ہاویہ و یزید پلید علیہما کے ثابت کر دیجیئے کہ جسمین لعن

و طعن سے بری ہوں اور آگے دوسرون پر بہتان پاوے اور سچ ہے کہ محبت کی دو علامت آثار و

نشانات ہوتے ہین اول یہ کہ ہر شخص اپنے دشمن سے کنارہ کشی چاہتا ہے نہ کہ دوستی دشمن کے

حمایت کرے دویم یہ کہ دوست کے ذکر خیر مین دوست کو خوشی حاصل ہوتی ہے نہ کہ رنگ چہرہ کا

فق ہو جاوے چنانچہ یہ حال اب بھی معاندان خاندان نبوی کا دیکھا جاتا ہے کہ جب نام

جناب امیر علیہ السلام کا افضلیت کی ساتھہ حقا مثل کلمہ اذا نکے یعنی اشہد ان امیر المومنین

و امام المتقین علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل زبان پر آیا سنتے ہی رنگ چہرہ کا

مثل گرگٹ کے بدل گیا سینہ سے تیر الم دو سار ہوا نشتر غم جگر کے پار ہوا پہر تو جنگ و جدال کو

مستعد ہو گئے کسی اپنے بیگانے کا خیال نہین رہا اوسیوقت پنچایت ہو گئے رو

جمع ہو گیا جھوٹے گواہی دینے پر قسم کہا کر آمادہ ہو گئے اب دیکھیئے کہ غول کے غول

کچہری چلے جاتے ہین کوئی کوٹھے پر جنٹ کے کوئی مجسٹریٹ کے چلا جاتا ہے بعد

نے لگا رفتہ رفتہ سب

ہے کہ ہے یہ نقصان ہوگا بقول کوتاہی کی تہمت پھری اور اپنا نقصان کیا مفت

ہوگئی اور کچھ نہوا فقط رائے مولف بطور خاتمہ کے میری دانست مین باخود ہا

اہل تشیعہ و اہلسنت افضل الشیخین معاویہ شاہی ناحق بحث و تکرار کرتے ہین کسواسطے کہ پہلے

جب اہل سنت تہے اپنا وقت پاکر احادیث وضع بنا کر اپنے کتب مین اطمینان سے درج کرکے جو جو

توہین و حقارت حضرت علے علیہ السلام کے نسبت چاہا دل کہول کے سر منبر بیان کیا کوئی اہل تشیعہ سے

نہ بولا سب سنا کئے اور جب اہل تشیعہ وہمین کے کتب سے جرائیم خلفاے ثلثہ وغیرہ کے ثابت کرکے

گریبان گیر خلفاے ثلثہ وغیرہ کے ہوئے تب کیون اہلسنت اونسے لڑتے جہگڑتے ہین

پہلے جو اہلسنت نے چاہا وہ کیا اب اہل تشیعہ جو چاہتے ہین وہ کرتے ہین اسکے تکرار کیا ہے

بقول شخص ہے کہ عیوض دار دگلہ ندارد دہمکو دیکہو کاس لڑائی و تکرار سے کچھہ سروکار نہین ہے

اپنا دین و ایمان اپنے ساتہہ ہے مثل نہ گوہ مین اینٹ ڈالئے نہ چہینٹ پڑے ۔ نہ کسیکو

بکئے و نہ کہلاے بقول دلگیر جو غم کہاتے ہین شبہ کا اونکو کبہ مطلب تبرے سے وطعام

خوش کے آگے ذکر بدبو ہو نہین سکتا پس انسانکو لازم ہے کہ مطابق حکم خداوند تعالی

و رسول خدا صلعم کے جو اونسے راہ نیک بتائی ہے اوس راہ پر چلئے پہلے بعد حق سبحانہ تعالے

کے چہاردہ معصومین علیہم السلام یعنے جناب محمد مصطفے صلعم و جناب علی علیہ السلام اخی

و وصی رسول اللہ و جناب فاطمہ زہرا بضعۃ رسول خدا و جناب امام حسن و جناب امام حسین

شہید کربلا سبطین رسول اللہ و جناب امام زین العابدین و جناب امام محمد باقر و جناب

امام جعفر صادق و جناب امام موسی کاظم و جناب امام رضا و جناب امام محمد تقے و جناب

امام علے نقی و جناب امام حسن عسکری و جناب امام محمد مہدی اخر الزمان صلواۃ اللہ

علیہم اجمعین کو امام و پیشوا و شفیع اپنا جانے اور دل سے پہچانے اور یہ معلوم کرے

پس اونکے دل و جانسے محبت و اطاعت و مودت و فرمان برداری اختیار کرے اور انکی
خوشی مین خوشی اور انکے رنجمین رنج کرے یعنی جو جو تاریخ انکی ولادت باسعادت تاریخ وفات
رنج ہو تو بروز خوشی کے خوشی و سرور کرے اور بروز رنج و غم انکے مین خود رنج و غم مین
مبتلا رہے اور مطابق ہدایت کے زیارات پڑہے و نماز ادا کرے و روزہ رکہے و درود پڑہے
یعنی جو طریقہ آئمہ معصومین کا ہے اوسی طریقہ کو اختیار کرے ہر چند کہ جیسا طریقہ ان بزرگوار انکا
تھا اوس طریقے کا ادا ہونا ہم گنہگار انسے غیر ممکن ہے لیکن تاہم اپنی حتے الامکان قصد کرے
اور سرگرم و مستعد ہو انکو اونکے برکت سے اللہ تعالے انجام بخیر کریگا اور جو جو دوست انکے
گذر گئے ہون خواہ موجود ہون انکی محبت دل سے رکہے اور جو جو انکے دشمنان مر گئے ہون
یا موجود ہون خواہ انکے دشمن کے دوست ہون اونکو حتے الامکان بخوبی کسی اپنے طریق کے
عالم سے دریافت کرکے ایسے شخصونسے بیزار رہے اختیار کرے یہی راہ نجات کی ہے اور بہشت
عنبر سرشت مین لیجاینگے اور اسی سے پروردگار عالم خوش و خرم رہے گا اور یہی بزرگوار وقت
مرگ تا روز قیامت اپنے دوستونکے کام آوینگے اور دوزخ سے نجات دینگے اور جام کوثر عطا
فرماینگے اور سیوائے ان بزرگوار کے کوئی شخص انبیا و اولیا و اوصیا ہر سل مین ایسا نہین ہے
کہ بروز قیامت بچاوے بالکل پیغمبران وس وز نفسی نفسی پکارینگے لیکن ہمارے پیغمبر محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمتی اُمتی اوس دن فرماینگے اور اپنے محبان و دوستان اہلبیت اپنے کو بچا
ہر ایک کا گناہ بخشاینگے اور ہر محبان کو پل صراط سے مثل برق پار اوتار کے بہشت مین لیجاینگے
اور یہی چہاردہ معصوم علیہم السلام از مرگ تا قیامت اپنے محبانکے ہر طرح کے امداد کرینگے
اسپر ایک ادنی دلیل یہ ہے کہ جسوقت حضرت جبرئیل محضر شہادت جناب خامس آل عبا علیہ
السلام کا حضرت رسول خدا صلعم کے پاس لائے اور کہا کہ حق تعالے نے آپ پر تحفہ درود

ہے کہ امام حسین علیہ السلام بیابان کربلا مین بھوکے پیاسے ... مین ... کہا

پیاسا میری راہ مین مع عزیزو اقربا و انصار اپنے کہ جنکا نام اس محضر مین مندرج ہے کہ سخت

مصیبتین اوٹھا کر شہید کیا جایگا حتے کہ چہ شماہہ تک پیاسا تیر ظلم سے اوسکے ہاتھہ پر شہید

کیا جایگا و نعش اوسکے پامال سم اسپان ہوگی اور بعد شہادت تمام جسم برہنہ ریگ گرم پر

بے دفن و کفن و بلا نماز جنازہ اعداے دین چھوڑ کر اوسکے عیال و اطفال کو شش سندے شرکے روم

کے قید کر کے بے مقنع و چادر شہر بشہر و گلی و کوچہ مین تشہیر کر کے شام بدانجام مین قید کرینگے

اگر آپکو اور حسین علیہ السلام کو اور اوسکی والدین کو قبول منظور ہو تو خلاصی امت کے آپکے

خداوند تعالی ضرور کر دیگا اس محضر مین یہی وعدہ اور یہی شرط لکھی ہے حضرت نے رو کر فرمایا

کہ اے جبریل یہ شہادت میرے اور والدین کے حسین کے سامنے ہوگی جبریل نے عرض کی کہ بعد آپ کے

اور والدین حسین کے بعد یہ واقعہ ہوگا پس حضرت نے جناب امیر و فاطمہ زہرا علیہا السلام کو طلب کیکے

بالکل حال محضر کا سنایا جناب امیر و فاطمہ زہرا نے محضر کو پڑہ کر بہت روئے اور عرض کیا کہ یا رسول

اللہ اگر شہادت حسین کے بخشش امت پر ہے تو ہمکو بھی قبول ہے اوسوقت جبریل نے جناب

رسولخدا سے عرض کی اسپر آپ اور حضرت علی و فاطمہ زہرا دستخط اپنا اپنا ثبت کر دیجئے چنانچہ

ہر سہ بزرگوار نے دستخط اپنا اپنا محضر پر کر دیا جبریل وہ محضر لیکر روانہ ہوے اور پھر

اوسی ساعت واپس آئے اور عرض کی کہ حق تعالے نے بعد تحفہ درود اور سلام کے

فرمایا ہے کہ جو شخص ہماری راہ مین یہ سب مصیبتین جھیل کے شہید ہوگا اوسکا تو دستخط

اس محضر پر نہین ہے تا ہنوز نامکمل ہے اوسکا اور اوسکے بہائی کا کہ وہ بہی دار ثے ہے ہونا چاہئے

اوسوقت جناب رسولخدا نے جناب امام حسن و جناب امام حسین کو طلب کر کے گلے لگایا اور

بالکل حال محضر کا جناب امام حسین علیہ السلام سے بیان کیا حضرت امام حسین علیہ السلام نے

عرض کی کہ ... اللہ تعالی اگر امت کو بخشدیگا حضرت نے فرمایا

کہ ہان حضرت امام حسین [illegible]

بخشش امت تیرے نانا کی اسی شہادت پر منحصر ہے یہ بیان حضرت جبریل سنکر فورًا روانہ ہوئے
اور پہر واپس آکر عرض کیا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کہدو حسین سے کہ اگر تو شہید ہوگا بموجب
تحریر محضر کے تو مین ضرور تیرے نانا کی امت کو بخشدونگا چنانچہ جناب پیغمبرؐ نے امام حسینؑ سے
مفصل حال بیان فرمایا اوسوقت جناب امام حسین نے عرض کیا کہ اے ناناجان اگر اللہ تعالے نے
بخشش امت کا میری شہادت پر اقرار کیا ہے تو یہ سب مصیبت اوٹہانیکو مجہے صبر بہی عطا کرے
چنانچہ یہ بات جبریل سنکر پہر بارگاہ جناب احدیت مین پہنچے اور پہر پلٹ آے اور جناب رسولخدا سے
کہا کہ اللہ تعالے نہایت درجہ اسوقت امام حسین سے راضی ہے اور فرمایا ہے کہ مینے حسین کو
صبر کا درجہ بہی ہر انبیاے مرسل سے زیادہ تر عطا کیا اوسوقت جناب امام حسنؑ و جناب امام حسینؑ
دونو بزرگوار نے دستخط اپنا اپنا محضر پر لکہہ دیا فقط پس ہر گاہ جناب امام حسین علیہ السلام نے
تو مطابق نوشتہ محضر کے وعدہ اپنا خدا سے وفا کیا اب وعدہ خدا کا باقی رہا پس کیا اللہ تعالے
وعدہ اپنا جو مکرر فرمایا ہے وفا نکرے گا یہ بات غیر ممکن ہے وہ پاک پروردگار ضرور بالضرور لامحالہ
وعدہ اپنا وفا کرے گا اور ضرور محبان اہلبیت علیہم السلام کے بخشش ہوگے بشرطیکہ انسان
ولاے اہلبیت علیہم السلام کے خاص جان و دل سے رکہے اور اونکے دشمن کو دشمن جانی اپنا
سمجہے اور اونکے دشمن کے دوست کو بہی دشمن جانی تصور کرے اور اگر کوئی شخص ان چہاردہ
معصومین علیہم السلام سے خردل یا خس کے برابر بہی دنیا مین بغض و عداوت رکہے گا یا اونکے
دشمنان سے یا اونکے دشمن کے دوست سے دوستی رکہے گا تو نجات اوسکے غیر ممکن ہے اور اگر منجملہ
ان حضرات کے ایک سے بہی تولا ترک کریگا تو اوس شخص کے بخشش محال ہے اور بغض رکہنے والا
انسے لاریب کافر و خبیث ہے اور اگر ان بزرگوار کے دشمن سے بہی اور انسے بہی دوستی رکہے

[illegible]

یا سنگ ہو جاوے اور درحقیقت وہی شخص دوست خالص ہے جو ان حضرات سے بدل و جان یاری اور

اونکے دشمن سے اور اونکے دشمن کے دوست سے بیزاری اختیار کرے اور دوستی مین ایسا بھی نہ کرے

کہ انکے رتبہ کو اسقدر زیادہ کر دیوے کہ اطلاق کفر کا اوسپر ہو جاوے و نہ انکے مرتبہ سے انکو

اسقدر گہٹاوے جہان تک ان بزرگوار کا رتبہ ہے وہین تک کہی بڑہانا گہٹانا اچھا نہین ہے

کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ جناب رسالت مآب تمام مخلوقات یعنی جن و انس و ملایکہ سے افضل ترین

اور مراتب حضرت علی علیہ السلام کے آیات نمبرے ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۱۲ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۵۴ سے

اور احادیث نمبرے ۱۴ و ۱۵ و ۲۲ و ۲۵ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۳ و ۴۱ و ۴۹ سے

ثابت و آشکار ہین پس جبکہ جناب رسولخدا ہر نبی سے افضل ترین تو آیات و احادیث کے روسے

بعد جناب پیغمبر کے حضرت علی بھی افضل انبیائے مرسل سے ہو سکتے ہین اور اہل سنت کا اس بارہ مین

یہ قول ہے کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ امام کا مرتبہ نبی سے بڑہ جاوے نبوت جڑ ہے اور امامت

شاخ ہے جواب اسکا یہ ہے کہ مذہب اہل حقہ کے نزدیک آیمہ معصومین علیہم السلام بیشک

شاہ ہین لیکن جناب پیغمبر صلعم کہ خاتم النبیین مثل شاہنشاہ کے ہین اور ظاہر ہے کہ ہر انبیا سے

افضل ترین مثل اسکے کہ جیسے وزیر شاہنشاہ کا چھوٹے چھوٹے بادشاہون سے افضل ہوتا ہے

جیسا کہ بقول اہلسنت کے عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل یعنی امت میری مثل انبیائے

بنی اسرائیل کے ہین ہر گاہ جب امت علمائے نبی کی قرار پائی پس حضرت علی علیہ السلام جو حسب

آیات نمبرے ۲۳ و ۲۴ و ۳۵ و ۳۳ و ۳۴ کے ہر علما سے افضل ہوے تو بالضرور ہر انبیا سے

بھی افضل تر ہوے اور کوئی ہم رتبہ جناب امیر کا فرشتون مین یا انبیا مین نہین ہے اسلئے کہ فرشتون

مین فقط نیکی کا پہلو ہے نفس امارہ اون پر مسلط نہین ہے اور آیمہ معصومین مین دو وجہ ہین

[illegible]

آئمہ معصومین علیہم السلام کا خدا نے واجب فرمایا ہے اس بارہ مین آیات و احادیث پہلے بیان ہو چکی ہین احتیاج دوبارہ کی نہین ہے اور خود جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ھلک فی اثنان محب غال و مبغض قال یعنے دو شخص ہلاک ہونگے میرے باب مین ایک وہ کہ بوجہ دوستی کے مجھکو میرے رتبہ سے بڑہا دے اور ایک وہ کہ بوجہ دشمنی کے میرے رتبہ کو گھٹا دے اور دیگر حدیث مین فرمایا ہے ھلک فی رجلان محب مفرط یعنی ہلاک ہونگے میرے باب مین دو شخص ایک وہ کہ جو افراط کریگا میرے حق مین اور دوسرا وہ کہ جو دشمن میرا مجھکو گھٹا دے میرے مرتبہ سے اس سے ظاہر دیتا ہے کہ جسطرح سے قوم نصیر معہ توابع اوسکے نے جناب امیر کو اسقدر بڑہایا کہ خدا کہنے لگے اور اہل سنت معاویہ شاہی نے اسقدر توہین پر جناب امیر کے کمر باندہی کہ جو چاہا برا کہنے لگے اور اسقدر گھٹایا کہ صحابہ ثلثہ کو حضرت پر فضلیت دینے لگے اور جیسا کہ اہلسنت نے والدہ جناب امیر کو متہم بکفر کیا مثل اسکے کہ کفار نے والدہ حضرت عیسی کی متہم کیا تہا فقط اور جو اہل تشیع مین اکثر لوگ کہتے ہین کہ فلان شیعہ غالی ہے یہ امر نہایت بد و نازیبا ہے ایسا نام رکہنا برا اور ایمانیکے واسطے نہایت برا ہے لفظ شیعہ کا کیا کم ہے یہ لقب تو نہایت گرامی و مبارک ہے اور کلام اللہ سے ثابت ہے بلکہ لقب سنت جماعت قران سے کہین نہین پایا جاتا و نہ کوئی کلام اللہ سے ثابت کر سکتا ہے فقط ہر چند کہ شناخت دوست و دشمن کے حتے الامکان اپنے لکہدی ہے اگر انسان اندک بہی عقل سلیم کو زور دیگا تو اس تہوڑی تحریر سے بہت سا دریافت کر لیگا اور اگر اس سے زیادہ منظور ہو تو دیگر کتب ملاحظہ کرے یا کتاب استقصاء الافحام جو جواب ہے منتہی الکلام و تحفہ اثنا عشریہ کے ہے دیکہے حال مفصل معلوم ہوجایگا فقط

غزل مولف

دوستی کا یہ صلا آل عبا دیتی ہین * کہ گنہگار ہو انکو دوزخ سے بچا دیتے ہین * کوثر و نہرین حور و قصور و جنت * اہلبیت اپنی محب کو یہ صلا دیتے ہین * ہمکو مذہب مین لڑائی سے نہین کچھ مطلب * اصل جو بات ہے وہ تمکو سنا دیتی ہین * دیکہو انصاف کرو ... غور سے تم

یہ بات سکھا دیتے ہین ٭ الفت آل پیمبر ہے کلید جنت ٭ راہ سیدہی ہی چلے جاؤ بتا دیتے ہین ٭

گر چہ پاؤگے تو عقبے مین جنان پاؤگے ٭ ہم تمہارے لئے یہ پہیر مٹا دیتے ہین ٭ الفت پنجتن پاک ہے

راہ ایمان ٭ بخدا ہم تمہین رستہ یہ لگا دیتے ہین ٭ چین سے بیٹھتے رہیو روز مئے خم غدیر ٭

یہ وہ چہینٹے ہین کہ دوزخکو بجہا دیتے ہین ٭ ہین جو اعدائے آیمہ وہ ہین اعدائے رسول ٭

قعر دوزخ مین ملک اونکو سزا دیتے ہین ٭ اونکے دشمن جو ہین پیمبر ہے لازم اون سے ٭

یہ خبر صاف رسول دوسرا دیتے ہین ٭ دشمن آل نبی سے رہو ہشیار عظیم ٭

آگ پانی مین یہی لوگ لگا دیتے ہین ٭ **نظم خاتمہ** للہ الحمد کہ اتمام کو پونہچی یہ کتاب ٭

خوب آغاز سے انجام کو پونہچی یہ کتاب ٭ گلشن مدح آیمہ کی ہی خوشبو اسمین ٭ اور آیات و احادیث سے

مملو اسمین ٭ بعد آیات و حدیثونکے ہوا یہ سامان ٭ دشمن و دوست آیمہ کی ہی اسمین پہچان ٭ ہی یہ

مجبون سے کرا طفالون کو ٭ خوب دلجوی سے سکھلائین یہ سب حالون کو ٭ تا کہ بہکائے

نہ کوئی اونہین ہشیار رہین ٭ اور اعدائے آیمہ سے وہ بیزار رہین ٭ ای عظیم ابتو

دعا مانگ برب حیدر ٭ اجر تالیف کا مین پاؤن بروز محشر ٭ جو محب دیکہین

اسے اسکا ثواب اونکو ملے ٭ جو عدو رنج کرین اس سے عذاب اونکو ملے ٭ **تمام شد**

قطعہ تاریخ رسالہ ہذا در بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض مسبغ

شکر کہ یہ کتاب مذہب مین ٭ افضال خدا سے ہوگئی انجام ٭ کیا خوب عظیم نے لکہی تاریخ ٭ بہتر ہے لکہی مودت اسلام
سنہ [illegible]

مفعول مفاعلن مفاعیلان مفعول مفاعلن مفاعیلان مفعول مفاعلن مفاعیلان مفعول مفاعلن مفاعیلان
اخرب مقبوض مسبغ سالم اخرب مقبوض سالم مسبغ اخرب مقبوض مسبغ سالم اخرب مقبوض مسبغ سالم

بخط خام بعجلت تمام حقیر افضل مرزا التحریر نمود

صحت نامہ کتاب دعوت الاسلام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۴	فرمایا ہے	فرماتا ہے	۲۲	۱۳	رکوع مین	رکوع میں
۵	۱۴	انکارہ	حجت	۲۴	۱۰	بلکس الا	بلکین لا
〃	۱۹	مصنفین	منصفان	〃	۱۳	سفقت	شفقت
۸	۱۵	روزہ	ذرّہ	〃	〃	ابوبکر ثابت	ابوبکر پر ثابت
۹	۸	ابکیے	انکے	۲۶	۱	ساتھہ تو شریکیہ	ساتھہ ہو تو شریکیہ
۱۳	۵	اُمّتِہٖ	اُمّتِہٖ	〃	۶	حدنب	حدیث
۱۴	۲۰	لِیَذْہَبَ	لِیُذْہِبَ	۲۸	۴	اطاعت رسول	اطاعت اپنی و درمیان الاطاعت
۱۵	۱	یَطْہَرَ	یُطَہِّرَ	۳۵	۷	ہصر	ہضم
〃	۱۳	یَطْہَرَ	یُطَہِّرَ	۳۶	۳۰	نتنزل	تتنزل
۱۶	۸	وقت کی	وقت دعا کی	۳۷	۲۰	یہ صوت	یہ وہ مودت
〃	۱۲	دیدہ دانستہ	دیدہ ودانستہ	۳۸	۱۴	نیت ہرو	نیت خدا ہر
〃	〃	ہوگئی قطع	ہوگئی سچ ہے	۳۹	۱۷	حد	خدا
۱۸	۳	پیشو	پیشوا	۴۰	۱	اوسکے بغیر	اوسکے کی بغیر
۲۰	۱	ثوریمیں	ثوری میں	〃	〃	و رسول	والرسول
〃	۴	تنظر	تنصر	۴۱	۲	تعلبی	ثعلبی
〃	〃	تصر	نصر	〃	۱۶	پس آیہ	پس اس آیہ
〃	۱۰	گرانہ	گرداتا	۴۳	۳	جرتیل	خرقبیل
۲۱	۱۱	نہو	نہوا	〃	۷	لتصدق لقابہ	لیصدق وتصدق بہ
〃	۱۷	صاحبہ	صاحبہٗ	۴۶	۵	ستول	مشغل
							ونائی